مُسند فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

تالیف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

عبد الحمید مدنی



مسند فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

تالیف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتحقیق

عبد الحمید مدنی



شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مسند فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

باہتمام ـــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ـــــــ اگست 2016ء

سرورق ـــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور

طباعت ـــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ـــــــ -/280 روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ھو القادر

تنبیہ

ہمارا ادارہ شبیر برادرز کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔



ترتیب









عرضِ مترجم

حمد ذاتِ واجب کی، جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فکر وبصیرت کا مرکز ومحور بنایا، پھر اس مرکز ومحور سے کائنات کو مستفیض کرنے کے لئے اہلِ بیتِ اطہار اور اصحابِ وفا شعار علیہم الرضوان کی صورت میں دو مبارک سرچشمے جاری فرمائے، جن کے فیض نے علم وعمل اور حکمت وآگہی کی مختلف نہریں جاری کیں، امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر السیوطی علیہ الرحمۃ بھی انہی فیض کی نہروں میں سے ایک ہیں، سوال کیا جائے کہ کس شخصیت نے علم کے ہر گوشے اور زاویے پر قلم اٹھایا تو بلاشبہ پہلا نقش لوحِ ذہن پر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ابھرتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''مسند سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا'' بھی امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر ہے، جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے متعلقہ دوصد چوراسی روایات جمع کیں، چند ایک روایات کے علاوہ بقیہ ساری روایات کی اسناد حذف کر کے روایت کے آخر میں اس کا حوالہ ذکر کر کے اس کے راویوں پر بھی مختصر تبصرہ ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی روشنی میں کیا۔

''مسندِ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا'' انوار المعارف حیدر آباد ہند سے ۱۴۸ صفحات پر مشتمل حافظ عزیز بیگ کی مختصر تحقیق کے ساتھ ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی، جس پر ''دار ابن خلدون مصر'' کا مونوگرام بتا رہا ہے کہ دار ابن خلدون مصر سے یہ پہلے شائع ہو چکی ہے، ایک اشاعت ۱۹۸۵ء میں ''مکتبہ عزیزیہ'' کی بھی ۱۲۸ صفحات پر مشتمل نظر سے گزری، ''مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت'' نے بھی ۱۰۳ صفحات پر مشتمل ایک نسخہ ۱۹۹۳ء میں شائع کیا، مذکورہ جملہ اشاعتوں میں متن کی اغلاط پائی جاتی ہیں، تحقیق وتخریج بھی برائے نام ہے، مصادر کی طرف نہایت کم توجہ دی گئی ہے، بلکہ دوسرے اور تیسرے درجہ کے مراجع پر اکتفا کیا گیا ہے، پھر ''دار ابن حزم بیروت'' نے ۱۹۹۴ء میں فواز احمد زمرلی کی تحقیق وتخریج کے ساتھ ۲۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب شائع کی، اس اشاعت میں سابقہ اشاعتوں کی بہت سی خامیوں کو دور کر دیا گیا، لیکن چند ایک خامیاں پھر بھی رہ گئیں جن کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- روایت کے اصلی مآخذ کا ذکر کر کے بعض اوقات تیسرے درجہ کے مراجع کا حوالہ دیا گیا، مثلاً ایک روایت کا ماخذ مسند الفردوس ہے، تو اس کی تخریج میں لکھا ہوا ہے کہ "رواه الديلمي في الفردوس عن فاطمة البتول۔ انظر

کنز العمال . . . "اس طرح قاری کی رسائی روایت کے اصلی مصدر تک ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہو جاتی ہے۔

-روایات کی ترقیم کہیں کی گئی، کہیں نہیں، اور کہیں مستقل طور پر نہیں کی گئی، مثلاً "مستدرك علی الصحیحین" کی مجلد اور صفحہ کا ذکر تو کیا گیا لیکن اس کی ترقیم مستقل طور پر نہیں کی گئی۔ اسی طرح سنن ابن ماجہ کا حوالہ دیتے ہوئے صرف ترقیم کا ذکر ہے، مجلد اور صفحہ کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا، اس طرح بھی قاری کی روایت کے اصلی ماخذ تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔

-بعض مقامات پر روایت کے مصدر کا ذکر کر کے لکھ دیا گیا ہے کہ تلاشِ عمیق کے باوجود یہ روایت کتابِ مذکور میں نہیں مل سکی، مثلاً روایت (۲۶۸،۱۷۹) ملاحظہ ہوں، حالاں کہ راقم الحروف کو وہی روایت اسی کتاب سے مل گئی۔

اس کے علاوہ بھی چند ایک چھوٹی چھوٹی خامیاں ہیں، بہر کیف یہ مؤخر الذکر اشاعت ان چھوٹی موٹی کمیوں کے باوجود کافی افادیت کی حامل ہے، راقم الحروف نے زیادہ تر اسی کی تحقیقات سے استفادہ کیا، اور اسی کی تخریج ذکر کی، البتہ چند امور کا اضافہ کیا گیا، جو قارئین کے لئے اس کتاب کا مطالعہ زیادہ آسان بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

-روایات پر اعراب لگا دیئے گئے۔

-ترجمہ کرتے ہوئے کوشش کی گئی کہ بامحاورہ اور سلیس و رواں اردو ترجمہ ہو، تاکہ روایت کی کما حقہ تفہیم ممکن ہو۔ نیز بعض مترجمین کی غلطیوں کی بھی نشان دہی کی گئی۔

-بعض روایات پر مختصر حاشیہ بھی دیا گیا تاکہ قاری کے لئے مشکل مقامات کی تفہیم آسان ہو جائے، نیز احادیث کو عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا۔

-جہاں کسی روایت کی تخریج میں اس کے اولین مصدر و ماخذ کا صرف ذکر کیا گیا، وہاں اس کے اولین ماخذ و مصدر کا مکمل حوالہ درج کیا گیا۔

-جہاں کسی روایت کا حوالہ مجلد و صفحہ کی حد تک دیا گیا تھا، وہاں اس روایت کی ترقیم بھی اس کے اصلی ماخذ سے ذکر کر دی گئی۔

-بعض روایات کی سرے سے تخریج ہی نہیں کی گئی، ان کی بھی تخریج کر دی گئی۔ اور جن روایات کے نہ ملنے کا ذکر کیا گیا تھا، ان کا بھی مکمل حوالہ درج کر دیا گیا۔

متن کی بعض اغلاط اور بعض الفاظ کی وضاحت بھی کر دی گئی۔ الغرض زیادہ سے زیادہ کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کو قارئین کے لئے سہل الفہم بنایا جائے۔

کتاب کی ترجمانی کا کام دسمبر ۲۰۰۶ء تک مکمل ہو چکا تھا، لیکن چند گھریلو معاملات کی بے ترتیبی نے اسے پردۂ التوا میں رکھا، اللہ کریم کی کرم نوازی نے ہمت دی اور پھر رضی اللہ عنہ اب اس کی تعریب، تحقیق، تخریج و تحشیہ کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

میرے شیخ و مرشد، شیخ الجامع سید ریاض حسین شاہ دامت فیوضہم نے راقم کی شخصیت کے اجزائے ترکیبی کچھ اس طرح

سے ترتیب دیئے، کہ علومِ حدیث سے عشق نہیں بلکہ جنون کی حد تک دلچسپی آپ ہی کے فیضِ تربیت ونسبت کی مرہونِ منت ہے۔ کچھ لکھنے، پڑھنے اور پڑھانے کا سلیقہ آپ ہی کی خاکِ پا کی زکوٰۃ ہے۔

جن احباب کی محبتوں، سخن سنجیوں، شعلہ نوائیوں اور نکتہ آرائیوں نے کبھی تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیا، ان میں برادرم علامہ لیاقت علی، علامہ رضوان انجم، علامہ حسنات احمد مرتضٰی، علامہ حافظ محمد اکبر، علامہ حافظ محمد اشرف، علامہ حافظ محمد قاسم شیخ، علامہ حافظ عبد الصبور، علامہ محمد اقبال قریشی، برادرم عابد قادری، برادرم وحید ریاست اور بہت سے ساداتِ کرام واہلِ علم وتقویٰ جن کے تذکرہ کے لئے متعدد صفحات بھی کم ہیں، دل کی عمیق کائنات سے ان جملہ احباب کے لئے ہدیہ ہائے خلوص۔

اور آخر میں شبیر برادرز لاہور کے لئے دل دعا گو ہے، جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا، اس اشاعتی ادارے نے دینی ادب کی ترویج واشاعت میں جس درجہ قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں وہ بلاشبہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ اللہ کریم اس ادارے کو روز افزوں ترقیوں سے نوازے۔ آمین

عبد الحمید مدنی

۱۴ر جولائی ۲۰۱۶ء، راولپنڈی

مصنف کتاب کا مختصر تعارف

نام ونسب:

جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن کمال ابوبکر بن محمد بن سابق الدین بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن محمد بن ہمام الدین الخضیری السیوطی الشافعی۔ بعض یہ لفظ ''سیوط'' لکھتے ہیں، اور بعض ''اسیوط'' بھی لکھتے ہیں۔

ولادت:

۸۴۹ھ بروز اتوار، ماہِ رجب میں ہوئی۔

تربیت وتعلیم:

پانچ سال کی عمر تھی کہ آپ علیہ الرحمہ کے والد کا وصال ہوا، بچپن سے ہی حصولِ علم کی طرف مائل تھے، بایں وجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ گرامی آپ کو شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بھی لے کر گئے تھے۔ چنانچہ آٹھ برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ اور پھر ۸۶۴ھ ربیع الاول میں باقاعدہ حصولِ علم کے لئے مشغول ہوئے، دور دراز کے سفر بھی کئے، نابغہ ہائے عصر سے مختلف علوم وفنون میں کسبِ فیض کیا، اور وہ مقام حاصل کیا کہ خود فرماتے تھے، سات علوم (تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع) میں مجھے وہ مہارت حاصل ہے کہ میرے شیوخ میں سے بھی کوئی وہ مقام حاصل نہیں کر سکا۔

اساتذہ وشیوخ:

اپنے اساتذہ پر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خود ایک معجم کبیر لکھی جس میں ہزاروں شیوخ واساتذہ کا ذکر کیا، جن میں شیخ تقی الدین شمنی حنفی، شیخ محی الدین کافیجی حنفی، شیخ شرف الدین مناوی الشافعی اور شیخ جلال الدین محلی الشافعی بہت مشہور ہیں، اور ان کی جلالتِ شان کا ایک زمانہ معترف ہے۔

تلامذہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ وشیوخ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے، جن میں سے شمس الدین محمد داؤدی مصری الشافعی، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن طولون حنفی، شمس الدین محمد بن یوسف علی بن یوسف الشامی، شمس الدین بن محمد احمد بن عجیمی مقدسی الشافعی وغیرہ بہت معروف ہوئے اور اپنے زمانے کے جلیل القدر اہلِ



علم تسلیم کیے گئے۔

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر فن میں قلم اٹھایا، اور علوم و معارف کے دریا بہائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد بھی سیکڑوں میں ہے۔ جن میں سے تفسیرِ درمنثور، الاتقان فی علوم القرآن، تدریب الراوی، الحاوی للفتاوی، تاریخ الخلفاء وغیرہ کتب کو عالمگیر شہرت ملی، مسندِ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اہم تصانیف میں سے ایک ہے۔

وفات:

شب جمعہ بمطابق ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو ہوئی، وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۶۱ برس ۱۰ ماہ اور ۱۸ دن تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین اسیوط میں ہی ہوئی۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف

نام ونسب:

فاطمہ بنتِ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن مناف بن قصَی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن سالک بن نفر بن مدرکہ بن الیاس بن معد بن عدنان۔

فاطمہ بنتِ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصَی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

آپ رضی اللہ عنہا کی کنیتوں اور القابات میں سے اُمِ ابیہا، اُمِ محمد، زہراء، بتول، خاتونِ جنت، راضیہ، طاہرہ، سیدۃ خواتینِ کائنات، طیبہ، مطہرہ، راکعہ، ساجدہ، عذراء، زاہدہ، کاملہ، صادقہ وغیرہ بہت مشہور ہیں، جو آپ رضی اللہ عنہا کی عظمتِ شان کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ولادت:

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت علمائے جعفریہ کے مطابق بعثتِ نبوی کے پانچ برس بعد ہوئی، جب کہ علمائے اہلِ سنت کے ہاں بعثتِ نبوی سے کچھ عرصہ قبل ہوئی۔

تربیت و پرورش:

آپ رضی اللہ عنہا کا بچپن ایسے ماحول میں گزرا جب اسلام کا اولین دور تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جاں نثاروں پر مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے جارہے تھے، جب سیّدہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چار برس تھی تو اسلام کی تبلیغ اعلانیہ شروع ہوگئی، اور پھر اسلام پر شدائد و مصائب کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا، ایسے ماحول میں سیّدہ نے اپنا بچپن گزارا، شعبِ ابوطالب کی مشکلات اس پر مستزاد، جب کہ آپ رضی اللہ عنہا کی عمر بارہ برس تھی، یہی وجہ تھی کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی میں بڑی بڑی تکالیف نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیں، ہجرت کے بعد پھر آپ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ منتقل ہوگئیں۔

شادی واولاد:

آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے، البتہ زیادہ اقوال کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ۲

ہجری میں غزوۂ بدر سے واپسی کے بعد رمضان المبارک میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا، آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۵ برس تھی، جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۱ برس تھی، اور سات یا ساڑھے سات ماہ بعد سیّدہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی۔

آپ رضی اللہ عنہا کے کل پانچ بیٹیاں، بیٹے تھے۔ امام حسن، امام حسین، سیدۃ زینب، سیّدہ اُمِ کلثوم اور سیدنا محسن علیہم الرضوان۔

آپ رضی اللہ عنہا نہایت متقی، پرہیز گار، رکوع و سجود میں زیادہ وقت گزارنے والی، صبر و شکر کی پیکر، علم و عمل کا مرقع، الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب و روز کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ کتب احادیث میں آپ رضی اللہ عنہا سے متعدد روایات مروی ہیں۔

وفات:

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات ۳ رمضان ۱۱ھ بروز منگل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوئی، صحیح مسلم کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ بوقتِ شب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، اور رات کو ہی جنت البقیع میں آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُسندِ سیّدہ فاطمۃ الزَّھراء رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وعترتہ کی آخری صاحبزادی سیّدہ کائنات سیّدہ فاطمۃ الزَّہراء رضی اللہ عنہا سے متعلقہ روایات۔

مقصدِ رسالت اور سیّدہ فاطمۃ الزَّہراء

١- عَنْ أَبِي ثَعلَبَةَ الخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُ فَدَخَلَ المَسجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكعَتَينِ . وَكَانَ يُعجِبُهُ إِذَا قَدِمَ مِن سَفَرٍ أَن يَدخُلَ المَسجِدَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكعَتَينِ' [ثُمَّ] يُثَنِّي بِفَاطِمَةَ ثُمَّ يَأْتِي أَزوَاجَهُ، فَقَدِمَ مِن سَفَرِهِ مَرَّةً فَأَتَى فَاطِمَةَ فَبَدَأَ بِهَا قَبلَ بُيُوتِ أَزوَاجِهِ، فَاستَقبَلَتهُ عَلَى بَابِ البَيتِ فَاطِمَةُ فَجَعَلَت تُقَبِّلُ وَجهَهُ . وَفِي لَفظٍ: فَاهُ- وَعَينَيهِ وَتَبكِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبكِيكِ [يَا بُنَيَّةُ] قَالَت: أَرَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَد شَحَبَ لَونُكَ وَاخلَولَقَت ثِيَابُكَ! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَافَاطِمَةُ لاَ تَبكِي فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ أَبَاكِ عَلَى أَمرٍ لاَ يَبقَى عَلَى ظَهرِ الأَرضِ بَيتُ مَدَرٍ وَلاَ وَبَرٍ وَلاَ شَعَرٍ إِلَّا أَدخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ عِزّاً أَو ذُلّاً حَتَّى يَبلُغَ حَيثُ بَلَغَ اللَّيلُ . (طب، حل، ك)

---

(١) الطبراني، مُعجم الكبير ٢٢/٢٢٥، ٢٢٦، رقم ٥٩٥، ٥٩٦ ۔

مُسند الشاميين ١/٢٩٩، ٣٠٠، رقم ٥٢٣ ۔

الحاكم، مُستدرك على الصحيحين ١/٣٨٨، ٣٨٩ ۔

ايضاً ٣/١٥٥ ۔

ابو نُعيم، حِلية الاولياء وطبقات الاصفياء ٢/٣٠ ۔

ايضاً ٦/١٢٣، ١٢٤ ۔

۞۞ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے، مسجد میں آ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں، سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعتیں ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ عمل تھا۔ بعد ازاں سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مل کر ازواجِ مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ ازواج مطہرات سے قبل سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ملنے آئے، دروازے پر سیّدہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس چومنے لگیں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ اور آنکھیں چومنے لگیں اور رو پڑیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بیٹیا! کیوں رو رہی ہو؟ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لگتا ہے فقر و افلاس کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور کا رنگ بدلا ہوا اور کپڑے بوسیدہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! تم رو نہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے بابا کو بلاشبہ ایک عظیم مقصد کے لئے مبعوث فرمایا، زمین پر کوئی پختہ یا کچا مکان ایسا نہیں رہے گا جس میں معزز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ تمہارے بابا کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنا پیغام نہ پہنچا دے، اور یہ پیغام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے۔

وضاحت: روایت میں عظیم مقصد سے مراد دینِ اسلام کا غلبہ، عروج اور شان و شوکت ہے۔

جنتی باشندہ

۲- قَارِئُ (الْحَدِيدِ) وَ (إِذَا وَقَعَتْ) وَ (الرَّحْمٰن) يُدْعَى فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ: سَاكِنُ الْفِرْدَوْسِ ۔ (هب، فر عَن فَاطِمَةَ)

۞۞ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سورۃ الحدید، سورۃ الواقعہ اور سورۃ الرحمٰن پڑھنے والے کو زمین و آسمان کے فرشتوں میں جنتی باشندہ کہہ کر پکارا جائے گا۔

صبح و شام کا وظیفہ

۳- يَا فَاطِمَةُ مَا لِيَ لَا أَسْمَعُكِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ تَقُولِينَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي ۔ (الخطيب عن أبي هريرة)

---

(۲) البيهقي، الجامع لشُعب الايمان ۲/ ۴۹۰، ۴۹۱، رقم حديث ۲۴۹۲ ۔

الديلمي، الفردوس بماثور الخطاب ۳/ ۲۶۷، رقم حديث ۴۶۵۲ ۔

(۳) الخطيب بغدادي، تاريخ مدينة السلام ۸/ ۴۸ ۔

علي متقي هندي، كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ۲/ ۱۲۹، رقم حديث ۳۶۰۲ ۔

۞۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا بات ہے تو مجھے یہ ورد کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتی کہ ''اے زندہ اور قائم رب میں تیری رحمت کے لئے فریاد کناں ہوں' میرے تمام حالات درست فرما اور مجھ پر کوئی بوجھ نہ ڈالنا۔

۴ - يَـافَـاطِـمَةُ مَـايَمنَعُكِ أَن تُسمِعِي مَاأُوصِيكِ بِهِ أَن تَقُولِي [إِذَا أَصبَحتِ وَأَمسَيتِ] يَاحَيُّ يَـاقَيُّـومُ بِـرَحـمَتِكَ أَستَغِيثُ فَلَا تَكِلنِي إِلَى نَفسِي طَرفَةَ عَينٍ وَأَصلِح لِي شَأنِي كُلَّهُ ـ (عد، هب عن أنس)

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! جو وظیفہ میں نے تمہیں بتایا ہے وہ کیوں نہیں کرتی کہ ''اے زندہ اور قائم رب مجھے تیری رحمت درکار ہے' تو مجھ پر پلک جھپکنے کی دیر کے لئے بھی کوئی بوجھ مت ڈالنا اور میرے حالات درست فرما۔

نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ

۵ - عَنِ الشَّعبِي قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَن يُلَاعِنَ أَهلَ نَجرَانَ قَبِلُوا الـجِـزيَةَ أَن يُعطُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَقَد أَتَانِي البَشِيرُ بِهَلَكَةِ أَهلِ نَـجـرَانَ لَوتَـمُّـوا عَـلَـى المُلَاعَنَةِ حَتَّى الطَّيرِ عَلَى الشَّجَرِ أَوِ العُصفُورِ عَلَى

- - - - - - - - - - - - - - - -

(۴) بزّار، البحر الذخار المعروف مسند البزار ۲۵/۴، رقم حديث ۳۱۰۷ ـ

النسائي، عمل اليوم والليلة ص ۳۸۱، رقم حديث ۵۷۰ ـ

إبن السني، عمل اليوم والليلة ص ۲۲، رقم حديث ۴۸ ـ

إبن عدي، الكامل في الضعفاء والرجال ۳۲۸/۴ ـ

الحاكم، المستدرك ۵۴۵/۱ ـ

البيهقي، الاسماء والصفات ۱۹۲/۱ ـ

(۵) ابن ابي شيبه، المصنف ۴۲۶/۷، رقم حديث ۳۷۰۱۴ ـ

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل ۴۰۱،۴۰۰،۳۹۸/۵ ـ

الحاكم، المستدرك ۵۹۴،۵۹۳/۲ ـ

ابو نُعيم، دلائل النبوة ۱۲۴/۲ ـ

الشَّجَرَةِ، وَلَمَّا غَدَا اِلَيهِم رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آخِذاً بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَينٍ وَكَانَت فَاطِمَةُ تَمشِي خَلفَهُ ۔ (ص، ش، وَعَبدُ بنُ حُمَيدٍ وَ ابنُ جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت شعبی سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کرنا چاہا تو انہوں نے جزیہ دینا قبول کرلیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک قاصد میرے پاس اہل نجران کی ہلاکت کی خبر لایا تھا' اگر ان سے مباہلہ پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا تو وہ سب حتیٰ کہ درختوں پر بیٹھے پرندے بھی ہلاک ہو جاتے ۔ دوسرے روز بوقت صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پکڑے ان کی طرف آئے تو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں ۔

یہ شانِ کرم ہے سب سے الگ

٦ - عَن سُوَيدِ بنِ غَفَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: أَصَابَت عَلِياً خَصَاصَةٌ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ: لَو أَتَيتِ النَّبِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلتِيهِ: فَأَتَتهُ ۔ وَكَانَت عِندَهُ أُمُّ أَيمَنَ ۔ فَدَقَّتِ البَابَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ أَيمَنَ: اِنَّ هَذَا لَدَقُّ فَاطِمَةَ وَلَقَد أَتَتنَا فِي سَاعَةٍ مَاعَوَّدَتنَا أَن تَأتِيَنَا فِي مِثلِهَا [فَقُومِي فَافتَحِي لَهَا البَابَ! فَفَتَحَت لَهَا البَابَ فَقَالَت: يَافَاطِمَةُ لَقَد أَتَيتِنَا فِي سَاعَةٍ مَاعَوَّدتِنَا أَن تَأتِيَنَا فِي مِثلِ هَذَا؟!] فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَذِهِ المَلائِكَةُ طَعَامُهَا التَّهلِيلُ وَالتَّسبِيحُ وَالتَّحمِيدُ مَاطَعَامُنَا؟ قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ مَااقتُبِسَ فِي بَيتِ آلِ مُحَمَّدٍ مُنذُ ثَلاثِينَ يَوماً وَلَقَد أَتَتنَا أَعنُزٌ فَاِن شِئتِ أَمَرنَا لَكِ بِخَمسَةِ أَعنُزٍ وَاِن شِئتِ عَلَّمتُكِ خَمسَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبرَئِيلُ! فَقَالَت بَل عَلِّمنِي الخَمسَ كَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمَكَهُنَّ جِبرَئِيلُ' قَالَ: قُولِي يَاأَوَّلَ الأَوَّلِينَ وَيَاآخِرَ الآخِرِينَ وَيَاذَا القُوَّةِ المَتِينِ وَيَارَاحِمَ المَسَاكِينَ وَيَا أَرحَمَ الرَّاحِمِينَ، فَانصَرَفَت فَدَخَلَت عَلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: مَاوَرَاءَ كِ؟ فَقَالَت: ذَهَبتُ مَن عِندِكَ لِلدُّنيَا وَأَتَيتُكَ بِالآخِرَةِ ۔ فَقَالَ: خَيرُ أَيَّامِكِ (أبو الشيخ فى جزء من حديثه)' وَلَم أَرَفِي رِجَالِهِ مِن جَرحٍ اِلَّا أَنَّ صُورَتَهُ صُورَةَ المُرسَلِ، فَاِن كَانَ سُوَيدٌ سَمِعَهُ مِن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فَهُوَ مُتَّصِلٌ ۔

❁❁ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تنگدستی نے آگھیرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ

---

(٦) علي متقي هندي، كنز العمال ٢/٢٦٩، رقم حديث ٥٠٢٢ .

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا' بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذرا اپنا دامن تو پھیلا کے دیکھو۔ سیّدہ جب دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''یہ دستک سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی معلوم ہوتی ہے۔'' خلاف معمول فاطمہ کے آنے کا کیا مقصد ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اٹھ کر فاطمہ کے لئے دروازہ کھولو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ کے لئے دروازہ کھولا اور عرض کرنے لگیں کہ آپ آج خلاف معمول تشریف لائیں؟ بعدازاں سیّدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ فرشتوں کی غذا تو تہلیل' تسبیح اور تحمید ہے لیکن ہماری غذا کے متعلق فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' گھرانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو مہینہ بھر سے آگ تک نہیں جلی' ہاں ہمیں کچھ بکریاں ہدیہ کی گئی ہیں' تمہاری مرضی ہو تو پانچ بکریاں تمہیں عطا کر دیں' یا وہ پانچ کلمات تمہیں بتا دیں جو جبرائیل علیہ السلام نے میرے سامنے بیان کئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' یوں کہا کرو' اے سب سے اول' اے سب سے آخر' اے بے پناہ طاقت والے' اے مسکینوں پر رحم کرنے والے' اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے پروردگار۔ سیّدہ واپس گھر آئیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' تم نے یہ پیچھے کیا چھپا رکھا ہے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ آپ نے تو طلب دنیا کے لئے بھیجا تھا جبکہ میں آخرت لے کر لوٹی ہوں' تو آپ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ کی تحسین فرماتے ہوئے ان کے اس دن کو بہترین قرار دیا۔

اس روایت کے راوی مجروح نہیں، ہاں یہ مرسل معلوم ہوتی ہے، اگر سوید کی سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سماعت پایۂ ثبوت کو پہنچے تو پھر یہ روایت مرفوع ہے۔

فرشتوں کی غذا

۷- عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ الْمَلَائِكَةُ طَعَامُهَا التَّهلِيلُ وَالتَّسبِيحُ وَالتَّحمِيدُ فَمَا طَعَامُنَا؟ قَالَ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَااقتَبَسَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ نَارٌ مُنذُ ثَلَاثِينَ يَوماً فَإِن شِئتِ أَمَرتُ لَكِ بِخَمسَةِ أَعنُزٍ وَإِن شِئتِ عَلَّمتُكِ خَمسَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبرَئِيلُ! فَقَالَتْ: بَل عَلِّمنِي الْخَمسَ كَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمَكَهُنَّ جِبرَئِيلُ، فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ قُولِي: يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَاآخِرَ

(۷) الديلمي، مسند الفردوس ۳۳۳/۵، رقم حديث ۸۶۵۶ ۔

علي متقي هندي، كنز العمال ۲۹۱/۲، رقم حديث ۱۶۲۸۱ ۔

الآخِرِينَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ (ابو الشيخ في فوائد الأصبهانيين، والديلمي ۔ ك)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرشتوں کی غذا تو اللہ کی حمد وثنا ہے لیکن ہماری غذا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا' قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' گھرانۂ نبوی میں تو مہینہ بھر سے آگ تک نہیں جلی' ہاں تم چاہو تو پانچ بکریاں تجھے عطا کر دوں یا وہ کلمات تجھے بتاؤں جو جبرائیل علیہ السلام نے میرے سامنے بیان کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! یوں کہا کرو' اے سب سے اول' اے سب سے آخر' اے بے پناہ قوت والے' اے مساکین پر رحم کرنے والے اور سب سے زیادہ مہربان رب۔

آگ کی زنجیر

۸- يَافَاطِمَةُ أَيَسُرُّكِ أَن يَقُولَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ (وَ) فِي يَدِكِ سِلسِلةٌ مِن نَارٍ ۔ (حم، ن، ك عن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! تجھے اچھا لگے گا کہ لوگ تمہیں فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر پکاریں جبکہ تو نے اپنے ہاتھوں میں یہ آگ کی زنجیر پہنی ہو۔

۹- اِذهَب بِهٰذَا اِلَى فُلاَنٍ وَاشتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلاَدَةً مِن عَسَبٍ وَسِوَارَينِ مِن عَاجٍ فَإِنَّ هٰؤُلاَءِ أَهلُ

(۸) الطيالسي، المسند ابي داؤد، ص ۱۳۳، رقم حديث ۹۹۰۔

احمد، المسند ۲۷۹،۲۷۸/۵۔

النسائي، السنن الصغرىٰ ۱۵۸/۸، رقم حديث ۵۱۴۰۔

ايضاً، السنن الكبرىٰ ۴۳۵،۴۳۴/۵، حديث رقم ۹۴۴۱،۹۴۴۰۔

الطبراني، المعجم الكبير ۱۰۲،۱۰۱/۲، رقم حديث ۱۴۴۸۔

الحاكم، المستدرك ۱۵۳،۱۵۲/۳، رقم حديث ۴۷۲۵۔

(۹) احمد، المسند ۲۷۵/۵۔

ابن ماجه، السنن ۳۴۱/۱۔

ابو داؤد، السنن ۸۷/۳، رقم حديث ۴۲۱۳۔

ابن عدي، الكامل ۲۷۱،۲۷۰/۲

بَيتِي وَلاَ أُحِبُّ أَن يَّأكُلُوا طَيِّبَاتِهِم فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنيَا . (حم، دعن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اے ثوبان! یہ چیز فلاں کو دے کر میری فاطمہ کے لئے ایک عصب کا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ' بلاشبہ یہ میرے اہل بیت ہیں' اس لئے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ یہ جنت کی پاکیزہ نعمتیں دنیا میں ہی استعمال کرلیں۔

وضاحت: سننِ ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل وغیرہ مصادرِ حدیث میں حدیث کا یہ لفظ ''عَصَبٍ'' ''س'' کی بجائے ''ص'' کے ساتھ مذکور ہے۔ مترجم

اُمت کے شریر لوگ

۱۰ - شِرَارُ أُمَّتِي الَّذِينَ غُذُوا بِالنَّعِيمِ' الَّذِينَ يَأكُلُونَ أَلوَانَ الطَّعَامِ، وَيَلبَسُونَ أَلوَانَ الثِّيَابِ، وَيَتَشَدَّقُونَ فِي الكَلاَمِ . (ابنُ أَبِي الدُّنيَا فِي ذَمِّ الغِيبَةِ، هب عن سيّده فاطمة الزهراء)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جنہیں غذائی نعمتیں مل گئیں' اور وہ انواع و اقسام کے کھانے کھاتے' رنگ برنگے کپڑے پہنتے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

حدود اللہ کے معاملے میں سفارش

۱۱ - عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: كَانَت اِمرَأَةٌ مَخزُومِيَةٌ تَستَعِيرُ المَتَاعَ وَتَجحَدُهُ

(۱۰) ابن ابي الدنيا، كتاب الصمت ص ۱۱۱، رقم حديث ۱۵۰ .

ايضاً، ذم الغيبة ص ۲۸، رقم حديث ۱۰ .

ابن عدي، الكامل ۳۱۹/۵ .

البيهقي، الشعب الايمان ۳۳/۵، ۳۴ .

(۱۱) الطيالسي، المسند ابى داؤد ص ۲۰۴، ۲۰۵، رقم حديث ۱۴۴۸

عبدالرزاق الصنعاني، المصنف ۲۰۱/۱۰، ۲۰۲،

ابن ابي شيبة، المصنف ۲۷۳/۷، ۲۷۴، رقم حديث ۲۸۰۷۹ .

احمد، المسند ۱۶۲/۶، ۳۲۹ .

الدارمي، السنن ۲۲۷/۲، رقم حديث ۲۳۰۲ . =

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَطعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَ: يَا أُسَامَةُ لاَ أَرَاكَ تَكَلَّمَ فِي حَدٍّ مِن حُدُودِ اللّٰهِ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطِيباً فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِمَّن كَانَ قَبلَكُم أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيهِم الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِم الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، وَالَّذِی نَفسِي بِيَدِهِ لَو كَانَت فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعتُ يَدَهَا! فَقُطِعَ يَدُ المَخزُومِيَةِ . (هب)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت لوگوں سے مال ومتاع ادھار لے کر مکر جاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے اہل وعیال حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر عذر کرنے لگے تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کی سفارش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسامہ! تم حدود اللہ کے معاملے میں سفارش کررہے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا' تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور کمزور آدمی چوری کرتا تو

البخاري، الجامع الصحيح ۸۷/۷، ۸۸، رقم حديث ۳۷۳۳ .

ايضاً، ۵۱۳/۶، رقم حديث ۳۴۷۵ .

ايضاً، ۸۷/۱۲، رقم حديث ۶۷۸۸ .

المسلم، الجامع الصحيح ۱۳۱۵/۳، ۱۳۱۶، رقم حديث ۱۶۸۸ .

ابنِ ماجه، السنن ۸۵۱/۲، رقم حديث ۲۵۴۷ .

ابو داؤد، السنن ۱۳۲/۴، ۱۳۳، رقم حديث ۴۳۷۳، ۴۳۷۴ .

الترمذي، السنن ۳۷/۴، ۳۸، رقم حديث ۱۴۳۰ .

النسائي، السنن ۷۲/۸، ۷۳، ۷۴، ۷۵ .

اِبن جارود، المنتقىٰ من السنن المسندة ۱۰۷/۳، ۱۰۸، رقم حديث ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶ .

اِبن حبّان، الجامع الصحيح ۲۴۸/۱۰، ۲۴۹، رقم حديث ۴۴۰۲ .

ابو نُعيم، الحلية الاولياء ۴۳/۹ مختصراً

البيهقي، السنن الكبرىٰ ۳۳۲/۸، ۳۵۳، ۳۵۴ .

الطحاوي، الشرح المعاني الآثار ۱۷۰/۳، ۱۷۱ .

اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر فاطمہ بنت محمد بھی اس عورت کی جگہ ہوتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔ بعدازاں اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

وضاحت: بعض روایات میں مخزومی عورت کی بجائے قبیلہ قریش کی ایک عورت کا تذکرہ ملتا ہے' جس کے چوری کرنے پر اس کے اہل وعیال نے چالیس اوقیہ سونا (رشوت) دے کر اس کی جان بخشی کرانا چاہی تھی۔مترجم

اُس کے چاہے بغیر کچھ بھی نہ ہو

۱۲ - عَنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعتُ أَبَا هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُولُ: سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا المُجَاهِرِينَ، فَإِنَّ مِنَ الْأَجهَارِ أَن يَعمَلَ العَبدُ بِاللَّيلِ عَمَلاً ثُمَّ يُصبِحَ وَقَد سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ: يَافُلَانُ عَمِلتُ البَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَد بَاتَ يَستُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَستُرُهُ رَبُّهُ وَيَكشِفُ سِترَ اللهِ عَنهُ ـ وَكَانَ زَعَمُوا يَقُولُ إِذَا خَطَبَ: كُلُّ مَاهُوَ آتٍ قَرِيبٌ لَا بُعدَ لِمَا يَأتِي، لَا يُعَجِّلُ اللهُ بِعَجَلَةِ أَحَدٍ وَلَايُخلِفُ لِأَمرِ النَّاسِ مَاشَاءَ اللهُ لَا مَاشَاءَ النَّاسُ، يُرِيدُ النَّاسُ أَمراً وَيُرِيدُ اللهُ أَمراً مَاشَاءَ اللهُ كَانَ وَلَو كَرِهَ النَّاسُ، لَا مُبَعِّدَ لِمَا قَرَّبَ اللهُ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَعَّدَ اللهُ، وَلَايَكُونُ شَيءٌ إِلَّا بِإِذنِ اللهِ، وَكَانَ يَأمُرُ عِندَ الرُّقَادِ وَخَلفَ الصَّلَوَاتِ بِأَربَعٍ وَّثَلَاثِينَ تَكبِيرَةً وَّثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ تَسبِيحَةً وَثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ تَحمِيدَةً فَتِلكَ مِائَةٌ، وَزَعَمَ سَالِمُ بنُ عَبدِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكَ لِابنَتِهِ فَاطِمَةَ ـ (كر)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' مجاہرین کے سوا میرے ہر امتی کی بخشش ہوگی۔ مجاہر وہ ہے جو رات کو گناہ کر کے صبح خود ہی اپنا راز فاش کر دے' حالانکہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہو' وہ لوگوں کو اپنا رات کا گناہ خود بتاتا پھرے جبکہ اس کا رب اس کی پردہ پوشی کرے' لوگوں کے بقول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں یوں ارشاد فرمایا''عنقریب جو ہونے والا ہے ہو کر رہے گا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں' اللہ کسی کی جلد بازی کے سبب

(۱۲) البخاري، الجامع الصحيح ۱۰/۴۸٦، رقم حديث ٦٠٦٩ ـ بالاختصار

المسلم، الجامع الصحيح ۴/۲۲۹۱ ـ رقم حديث ۲۹۹۰ ـ بالاختصار

البيهقي، السنن الكبرىٰ ۸/۵۷۲، رقم حديث ۱۷۵۹۹ ـ

ابن منظور، مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر ۲۲/۳۲۹ ـ

جلدی نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں اپنی مرضی کرتا ہے' لوگوں کی مرضی نہیں چلتی' اللہ کی مرضی کچھ ہو اور لوگوں کی کچھ تو وہی ہوگا جو اللہ چاہے خواہ لوگ نہ چاہیں' اسے کون دور کر سکتا ہے جسے اللہ قریب کرے اور اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا جسے وہ دور کرے اس کے چاہے بغیر کچھ بھی نہ ہو' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چونتیس تکبیرات' تینتیس تسبیحات اور تینتیس بار تحمید کا حکم فرماتے' یوں سو کا عدد پورا ہوا' البتہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مذکورہ باتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمائیں۔

وضاحت: صحیح مسلم میں " مُعَافَى " کی بجائے " مُعَافَاةً " مذکورہ ہے، شیخ فؤاد عبدالباقی محشّی و محقق صحیح مسلم نے بھی اسی کو معتمد قرار دیا۔ مترجم

اِدھر بھی نگاہِ کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ - عَن عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: اِجتَمَعتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالعَبَّاسُ وَزَيدُ بنُ حَارِثَةَ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ العَبَّاسُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ: كَبُرَ سِنِّي وَرَقَّ عَظمِي وَكَثُرَت مَؤُنَتِي فَإِن رَأَيتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَن تَأمُرَ لِي بِكَذَا وَسقاً مِن طَعَامٍ فَافعَل، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَد فَعَلتُ فَفَعَلَ، فَقَالَت فَاطِمَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِن رَأَيتَ أَن تَأمُرَ لِي كَمَا أَمَرتَ لِعَمِّكَ فَافعَل، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَفعَلُ ذَالِكَ، ثُمَّ قَالَ زَيدُ بنُ حَارِثَةَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كُنتَ أَعطَيتَنِي أَرضاً كَانَت مَعِيشَتِي مِنهَا ثُمَّ قَبَضتَهَا فَإِن أَرَدتَ أَن تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَافعَل، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَفعَلُ ذَالِكَ، فَقُلتُ: أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِن أَرَدتَ أَن تُوَلِّيَنِي هَذَا الحَقَّ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ لَنَا فِي كِتَابِهِ مِنَ

---

(۱۳) ابن ابي شيبة، المصنف ۵۱۶/۶، رقم حديث ۳۳۴۴۹۔

احمد، المسند ۸۵،۸۴/۱۔

البخاري، التاريخ الكبير ۳۸۵/۲۔

ابو يعلیٰ، المسند ۲۹۹/۱، ۳۰۰، رقم حديث ۳۶۴۔

العُقيلي، كتاب الضعفاء ۲۵۳/۱۔

ابن عدي، الكامل ۳۵۴/۲۔

البيهقي، السنن الكبرىٰ ۳۴۳/۹۔

الـخُـمُـسِ فَأَقسِمهُ فِي حَيَاتِكَ كَي لَايُنَازِعَنِيهِ أَحَدٌ بَعدَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: نَفعَلُ ذَالِكَ، فَوَلَّانِيهِ فَقَسَمتُهُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكرٍ فَقَسَمتُهُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَّانِيهِ عُمَرُ فَقَسَمتُهُ فِي حَيَاتِهِ ۔ (ش، حم، د، ع، عق، ق، ص)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں' فاطمہ' عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم بارگاہِ رسالت میں اکٹھے حاضر ہوئے' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بوڑھا ہو گیا ہوں' ہڈیاں کمزور پڑ گئیں اور تکالیف بھی روز افزوں ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب سمجھیں تو میرے لئے اتنے وسق طعام کا حکم نامہ صادر فرمائیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے حکم دے دیا' پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جیسے آپ نے اپنے چچا جان کی آرزو پوری فرمائی' مجھ پر بھی ویسے ہی نگاہِ کرم ہو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ہم کر دیں گے۔ پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ درخواست گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری گزر بسر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قطعہ زمین عطا فرمایا تھا پھر مجھے اس عنایت سے محروم فرما دیا۔ اب پھر وہ عنایت فرمائیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کر دیں گے۔ بعد ازاں میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے وہ حق عطا فرمائیں جو کتاب اللہ میں بطورِ "خمس" اللہ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے اس کا بٹوارہ ہو جائے اور بعد میں تنازع کھڑا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ہم تمہیں اس کی ملکیت سونپ دیں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے میں (علی المرتضیٰ) نے اس کا بٹوارہ کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے میرے حق کی ملکیت سونپ دی تو میں نے اُن کے ہوتے ہوئے اس کا بٹوارہ کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی میرا حق مجھے دیا تو ان کے ہوتے ہوئے بھی میں نے اس کا بٹوارہ کر دیا تھا۔

وضاحت: مسند احمد میں " قَد فَعَلتُ " کی بجائے " نَفعَلُ " اور " بِكَذَا وَسقاً " کی بجائے " بِكَذَا وَكَذَا وَسقاً " مذکور ہے، حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نہایت دور اندیش شخصیت تھے، نیز حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ کا حق بطیبِ خاطر سونپ دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ہوتے ہوئے اس کا بٹوارا بھی کر لیا تھا، جس کا برملا اعتراف بھی کیا، اور تنازعات کا سدباب فرمایا، محققین اس حقیقت کو مدنظر رکھیں تو مسلکی افتراق و انتشار کی فضا کے گدلے پن کو کافی حد تک اُجلا کیا جا سکتا ہے۔ مترجم

خطاؤں کی بخشش کا سبب

۱۴ - يَافَاطِـمَـةُ قُومِي إِلَى أُضحِيَتِكِ فَاشهَدِيهَا فَإِنَّهُ يُغفَرُ لَكِ عِندَ أَوَّلِ قَطرَةٍ تَقطُرُ مِن دَمِهَا كُلُّ ذَنبٍ عَمِلتِيهِ، وَقُولِي: ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ

لَاشَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسلِمِينَ﴾ قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ: هَذَا لَكَ وَلِأَهلِ بَيتِكَ خَاصَةً؟ قَالَ: لَابَل لَنَا وَلِلمُسلِمِينَ عَامَةً ۔ (طب، ك، وتعقب ق عن عمران بن حصين)

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ' اور بوقتِ قربانی موجود رہو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ تمہاری لغزشوں کی بخشش کا سبب ہے' ساتھ یہ کلمات بھی کہو ﴿بلاشبہ میری نماز' قربانی' زندگی اور موت اللہ جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا تسلیم کرنے والا ہوں﴾ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ قربانی اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس میں سارے اہل ایمان شامل ہیں۔

۱۵ – يَافَاطِمَةُ قُومِي إِلَى أَضحِيَتِكِ فَاشهَدِيهَا فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطرَةٍ تَقطُرُ مِن دَمِهَا يُغفَرُ لَكِ مَا سَلَفَ مِن ذُنُوبِكِ، قَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ: هَذَا لَنَا خَاصَةً؟ قَالَ: بَل لَنَا وَلِلمُسلِمِينَ عَامَةً ۔ (ك، وتعقب عن أبى سعد)

❁❁ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ، اور بوقتِ قربانی وہاں موجود رہو، کیونکہ اس کا پہلا قطرۂ خون تمہاری سابقہ لغزشوں کی بخشش کا سبب ہے۔ سیّدہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ ہمارے ساتھ مخصوص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس میں جملہ اہل ایمان شامل ہیں۔

وضاحت: سوچئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کا کس قدر خیال ہے، لیکن امت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا خیال کرتی ہے۔۔۔؟؟؟ مترجم

---

(۱۴) ابنِ عدی، الکامل ۲۶/۷ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۲۳۹/۱۸، رقم حديث ۷۰۰ ۔

الحاكم، المستدرك ۲۲۲/۴ ۔ و البيهقي، السنن ۲۳۸/۵، ۲۳۹ ۔ ايضاً ۲۸۳/۹ ۔

(۱۵) البزار، المسند ۵۹/۲، رقم حديث ۱۲۰۲ ۔

العُقيلي، كتاب الضعفاء ۳۷/۲ ۔

الحاكم، المستدرك ۲۲۲/۴ ۔

البيهقي، السنن الكبرىٰ ۲۸۳/۹ ۔

۱۶ – يَافَاطِمَةُ قُومِي وَاشهَدِي أُضحِيَتَكِ أَمَّا أَنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطرَةٍ تَقطُرُ مِن دَمِهَا مَغفِرَةً لِكُلِّ ذَنبٍ، أَمَّا أَنَّهُ يُجَاءُ بِهَا يَومَ القِيَامَةِ بِلُحُومِهَا وَدِمَائِهَا سَبعِينَ ضِعفاً حَتَّى تُوضِعَ فِي مِيزَانِكِ، هِيَ لآلِ مُحَمَّدٍ وَالنَّاسِ عَامَّةً ۔ (ق عن علی رضی اللّٰہ عنہ)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس جاؤ، اور قربانی کے وقت وہاں موجود بھی رہو، کیونکہ اس کا پہلا قطرۂ خون ساری لغزشوں اور خطاؤں کو مٹا دینے کا باعث ہے بروز حشر اسے اس کے گوشت اور خون سمیت ستر گنا بڑھا کر پیش کیا جائے گا' پھر تیرے نامۂ اعمال میں رکھا جائے گا' یہ قربانی اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور سارے لوگوں کے لئے عام ہے۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ یمن کے امیر

۱۷ – عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كُنتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى اليَمَنِ فَأَصَبتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ مِنَ اليَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَجَدتُ فَاطِمَةَ قَد لَبِسَت ثِيَاباً صَبِيغاً وَقَد نَضَحَتِ البَيتَ بِنَضُوحٍ، فَقَالَت: مَالَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَد أَمَرَ أَصحَابَهُ فَأَحَلُّوا، قُلتُ لَهَا، إِنِّي أَهلَلتُ بِإِهلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيفَ صَنَعتَ قُلتُ: أَهلَلتُ بِإِهلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَإِنِّي قَد

---

(۱۶) عبد بن حُميد، المنتخب من المسند ص ۵۵، رقم حدیث ۷۸ ۔

الحاكم، المستدرك ۴/۲۴۷ ۔

البيهقي، السنن الكبرىٰ ۹/۲۸۳ ۔

الهيثمي،مجمع الزوائد و منبع الفوائد ۴/۴، رقم حديث ۵۹۳۴، ۵۹۳۵ ۔

علي متقي هندي، كنز العمال ۵/۱۰۲ ،رقم حديث ۱۲۲۳۷ ۔

(۱۷)اسحٰق بن راهوية، المسند ۵/۳، رقم حديث ۲۰۹۸ ۔

ابو داؤد، السنن ۲/۱۵۸ ،رقم حديث ۱۷۹۷ ۔

النسائي، السنن ۲/۳۴۶،رقم حديث ۳۷۰۵ ۔

سُقتُ الهَدْيَ وَقَرَنتُ، فَقَالَ لِي: انحَرْ مِنَ البُدنِ سَبعاً وَّسِتِّينَ أَوسِتاً وَسِتِّينَ وَأَمسِكْ لِنَفسِكَ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ أَو أَربَعاً وَثَلاَثِينَ وَأَمسِكْ لِي مِن كُلِّ بَدَنَةٍ مِنهَا بَضعَةً ۔ (د، ن)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تو میں ان کے ہمراہ تھا' وہاں آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ میرے پاس چند اوقیہ چاندی جمع ہوگئی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے واپسی کے بعد بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ میں نے دیکھا فاطمہ نے رنگدار کپڑے پہنے ہیں اور گھر کو خوشبو سے معطر کر رکھا ہے۔ میرے پوچھنے پر کہنے لگیں آپ کو کیا ہوا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا تو انہوں نے احرام کھول دیئے۔ میں نے جواب دیا کہ میرا تلبیہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلبیہ کے ساتھ ہے (یعنی قران) پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے کس کے لئے تلبیہ پڑھا؟ میں نے عرض کیا کہ میرا تلبیہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلبیہ کے ساتھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تو قربانی ہمراہ لایا ہوں اور حج قرآن کا ارادہ کیا ہے' پھر فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ سڑسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹوں کی قربانی دو' تینتیس یا چونتیس اپنے لئے الگ کرلو اور ہر اونٹ میں سے کچھ گوشت میرے لئے بھی رکھنا۔

وضاحت: حدیث سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہر صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مقدم سمجھتے تھے، اس معاملے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور نہایت محتاط رویہ رکھتے تھے، چنانچہ مسندِ امام احمد بن حنبل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس آئے تو ہم نے انہیں قربانی کا گوشت پیش کیا، فرمانے لگے میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" قربانی کا گوشت ذوالحجہ سے ذوالحجہ تک (سارا سال) کھا سکتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوں کہ پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت فرمائی تھی، پھر بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمائی تھی، یہ نسخ حدیث کی مثال بھی ہے۔ مترجم

قربانی کا ثواب

۱۸- عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ: قُومِي يَافَاطِمَةُ فَاشهَدِي أُضحِيَتَكِ أَمَا إِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطرَةٍ تَقطُرُ مِن دَمِهَا وَدِمَائِهَا مَغفِرَةً لِكُلِّ ذَنبٍ

(۱۸) حدیث (۱۶) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

أَصَبتِهِ أَمَّا اِنَّهُ يُجَاءُ بِهَا يَومَ القِيَامَةِ بِلُحُومِهَا وَدِمَائِهَا سَبعِينَ ضِعفاً ثُمَّ تُوضِعَ فِي مِيزَانِكِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدَرِيُّ أَي رَسُولَ اللهِ أَهَذِهِ لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً فَهُم أَهلٌ لَّمَا خُصُّوا بِهِ مِن خَيرٍ أَم لِآلِ مُحَمَّدٍ وَالنَّاسِ عَامَةً؟ قَالَ: بَل هِيَ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَلِلنَّاسِ عَامَةً. (ابن منيع، و عبد بن حميد، و ابن زنجويه، والدورقي، و ابنُ أبي الدنيا في الآضاحي، ق) وَضَعَّفَهُ عَن يَزِيدِ بنِ (أَبِي) حَبِيبٍ (عَن سُلَيمَانَ بنَ أَبِي سُلَيمَانَ عَن أُمِّهِ أُمِّ سُلَيمَانَ، وَكِلاَ هُمَا كَانَ ثِقَةٌ قَالَت دَخَلتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلتُهَا) عَن لُحُومِ الأَضَاحِي فَقَالَت: لَقَد كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنهَا ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا، قَدِمَ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ مِن سَفَرٍ فَأَتَتهُ امرَأَتُهُ فَاطِمَةُ بِلَحمٍ مِن ضَحَايَاهَا فَقَالَ: أَوَلَم يَنهَ عَنهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ قُلتُ: اِنَّهُ قَد رَخَّصَ فِيهَا فَدَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَن ذَالِكَ، فَقَالَ لَهُ: كُلهَا مِن ذِي الحَجَّةِ اِلَى ذِي الحَجَّةِ.

(حم، والخطيب في المتفق والمفترق)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اُٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور قربانی کے وقت وہاں موجود رہو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ تمہاری ہر لغزش کی معافی کا باعث ہے۔ بروز قیامت اسے اس کے گوشت اور خون سمیت ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا اور میزان پر تولا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اس قربانی کا ثواب صرف اہل بیت کے لئے ہے یا ساری امت کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساری امت کے لئے ہے۔

یہ روایت ابن منیع، عبد بن حمید، ابن زنجویہ، دورقی اور ابن ابی الدنیا نے ابواب الاضاحی میں ذکر کی ہے۔ یہ روایت یزید ابن ابی حبیب، سلیمان بن ابی سلیمان اور ان کی والدہ اُم سلیمان کی سند سے ضعیف ہے جبکہ مذکورہ دونوں راوی قابل اعتماد ہیں۔

اُم سلیمان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر قربانی کے گوشت بارے پوچھنے لگیں تو زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے پہل اس سے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سفر سے لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ کے پاس قربانی کا گوشت لے کر آئیں۔ آپ نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت نہیں فرمائی تھی؟ جواب دیا کہ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اب اجازت عطا فرمائی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس کا کھانا ذوالحجہ سے ذوالحجہ تک جائز ہے۔

وضاحت: مذکورہ حدیث سے نسخ حدیث ثابت ہوا یعنی اولاً قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت بعدازاں اجازت مرحمت ہوئی۔ مترجم

حدزنا

١٩ - عَنِ الحَسَنِ بنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَلَدَت أَمَةً لَهَا۔ الحديث ۔ (عب)

❁❁ حسن بن محمد سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک نوکرانی پر زنا کی حد جاری فرمائی۔

علی تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں

٢٠ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجنَا مِن مَكَّةَ تَبِعَتنَا ابنَةُ حَمزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَا وَلتُهَا بِيَدِهَا فَدَفَعتُهَا اِلَى فَاطِمَةَ فَقُلتُ: دُونَكِ ابنَةَ عَمِّكِ، فَلَمَّا قَدِمنَا المَدِينَةَ اختَصَمنَا فِيهَا أَنَا وَ جَعفَرُ وَ زَيدُ بنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ جَعفَرُ: ابنَةُ عَمِّي وَ خَالَتُهَا عِندِي يَعنِي أَسمَاءَ بِنتَ عُمَيسٍ، فَقَالَ زَيدُ ابنَةُ أَخِي، فَقُلتُ؛ أَنَا أَخَذتُهَا وَهِيَ ابنَةُ عَمِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنتَ يَاجَعفَرُ فَأَشبَهتَ خَلقِي وَخُلُقِي وَأَمَّا أَنتَ يَا عَلِيُّ فَمِنِّي وَأَنَا مِنكَ (أَمَّا أَنتَ يَازَيدُ) وَأَخُونَا وَمَولَانَا، وَالجَارِيَةُ عِندَ خَالَتِهَا فَإِنَّ الخَالَةَ وَالِدَةٌ، فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا تَزَوَّجُهَا، قَالَ: اِنَّهَا ابنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ۔ (حم، د، وابن جرير، و صححه حب، ك)

---

(١٩) احمد، المسند ١٨/٢٧١، رقم حديث ٢٦٢٩٥ ۔

(٢٠) عبدالرزاق، المصنف ٧/٣٩٣، رقم حديث ١٣٦٠٢، ١٣٦٠٣ ۔

ابن ابي شيبة، المصنف ٥/٣٩١، رقم حديث ٢٨٢٧٨ ۔

البيهقي، السنن الكبرىٰ ٨/٢٤٥ ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مکہ سے سفر کے لئے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہمارے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ مجھے چچا چچا کہہ کر پکارنے لگی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے حوالے کر دی اور کہا اپنی چچازاد کو ساتھ رکھو۔ مدینہ میں آ کر میرے، حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ کے درمیان اس بچی کے بارے میں اختلاف ہوا۔ حضرت جعفر نے کہا یہ میری چچازاد ہے کیونکہ اس کی پھوپھی اَسماء بنت عُمیس میرے گھر میں ہے۔ حضرت زید نے کہا یہ تو میری بھتیجی ہے اور میں نے کہا یہ میری چچازاد ہے اور میرے پاس ہی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جعفر! تیری صورت وسیرت میری طرح ہے، علی! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور اے زید! تو ہمارا بھائی اور دوست ہے، اور وہ بچی تو اپنی خالہ کے پاس ہے، سو خالہ تو والدہ کی جگہ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

وضاحت: صحیح بخاری پر مصطفیٰ دیب البغا کی تعلیق میں ہے کہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اس بیٹی کا نام امامہ تھا، بعض نے عمارہ بنت سلمیٰ بنت عُمیس بھی لکھا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی بھتیجی اس لئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہما کے درمیان رشتہ مؤاخات قائم فرمایا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابولہب کی نوکرانی ثویبہ کا دودھ پیا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، اور حدیث سے واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم ماہر نفسیات بھی تھے، اور تنازعات واختلافات کا ایسا خوبصورت فیصلہ فرماتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ مترجم

وراثتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۱- عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ:

---

(۲۱) احمد، المسند ۴/۲۸۹۔

البخاري، الجامع الصحيح ۴/۷۰، رقم حديث ۱۸۴۴۔

ايضاً، ۵/۳۵۷، ۳۵۸، رقم حديث ۲۶۹۹۔

ايضاً، ۷/۵۷۰، ۵۷۱، رقم حديث ۴۲۵۱۔

الترمذي، السنن ۳/۲۷۵، رقم حديث ۹۳۸۔

ايضاً، ۴/۲۷۶، ۲۷۷، رقم حديث ۱۹۰۴۔

ايضاً، ۵/۶۱۲، رقم حديث ۳۷۶۵۔

ابو يعلىٰ، المسند ۱/۳۲۵، ۳۲۶، رقم حديث ۴۰۵۔ بالاختصار

وَلَدِي وَأَهلِي، قَالَت: فَمَا شَأنُكَ وَرِثتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دُونَنَا، قَالَ: يَاابنَةَ رَسُولِ اللهِ وَاللهِ مَاوَرِثتُهُ ذَهَباً وَلَافِضَةً وَلَاشَاةً وَلَابَعِيرًا وَلَا دَاراً وَلَا غُلَاماً وَلَا مَالاً، قَالَت: فَسَهمُ اللهِ الَّذِي جَعَلَهُ لَنَا وَصَافِيَتُنَا الَّتِي بِيَدِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ يُطعَمُ أَهلُهُ مَادَامَ حَياً فَإِذَا مَاتَ رُفِعَ ذَالِكَ عَنهُم ـ وَفِي لَفظٍ: سَمِعتُهُ يَقُولُ، إِنَّمَا هِيَ طُعمَةٌ أَطعَمَنِيهَا اللهُ فَإِذَا مِتُّ كَانَت بَينَ المُسلِمِينَ ـ (ابن سعد)

۞۞ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے پوچھا' اے ابوبکر! آپ کی وفات کے بعد آپ کا وارث کون ہوگا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میرے بیوی بچے۔ تو سیّدہ نے فرمایا' پھر آپ ہمیں محروم کر کے خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث کیسے بن بیٹھے؟ تو آپ نے جواب دیا' اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قسم بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت سونا' چاندی' بکری' اونٹ' گھر بار اور نوکر وغیرہ تھے نہ مال و دولت، جس کا میں وارث بن جاؤں۔ پھر سیّدہ نے فرمایا' اللہ کا وہ عطا کردہ حصہ جو ہمارے لئے مخصوص تھا وہ تو آپ کے قبضے میں ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ نبی جب تک دنیا میں رہتا ہے اپنے اہل وعیال کو کھلاتا پلاتا ہے' اور وصال کے بعد اس کے اہل وعیال سے وہ ساز و سامان اٹھالیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ''آپ نے جواب دیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک یہ وہ نوالہ ہے جو اللہ تعالیٰ نبی کے اہل وعیال کو کھلاتا ہے اور اس کے وصال کے بعد وہ سب کچھ مسلمانوں کے حصے میں چلا جاتا ہے۔

٢٢ - عَن عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

....

ايضاً، ١/ ٢٠١ ،رقم حديث ٥٢٦ ـ

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ١١/ ٢٢٩، ٢٣٠ ،رقم حديث ٥٢٦ ـ

البغوي، الشرح السنّة ١٤/ ١٣٨، ١٤٠ ،رقم حديث ٣٩٣٧ ـ

(٢٢) مالك، الموطا ٢/ ٩٩٣ ،رقم حديث ٢٧ ـ

عبدالرزاق، المصنف ٥/ ٤٧١، ٤٧٢، رقم حديث ٩٧٧٣، ٩٧٧٤ ـ

ابنِ سعد، الطبقات الكبرىٰ ٢/ ٣١٥ ـ

اسحاق بن راهوية، المسند ٢/ ٣٣١، ٣٣٢ ،رقم حديث ٣٢٥ ـ

احمد، المسند ١/ ٦، ٧، ٩، ١٠، ٦٠، ١٤٥، ٢٦٢ =

أَرسَلَت إِلَى أَبِي بَكرٍ تَسأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِن خُمُسِ خَيبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَانُورَثُ مَاتَرَكنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِن هَذَا المَالِ ـ يَعنِي مَالَ اللّٰهِ لَيسَ لَهُم أَن يَّزِيدُوا عَلَى المَأكِلِ ـ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَاأُغَيِّرُ صَدَقَاتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَن حَالِهَا الَّتِي كَانَت عَلَيهِ فِي عَهدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَأَ عمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ

البخاري، الجامع الصحيح ٦/٢٢٦، ٢٢٧ ،رقم حديث ٣٠٩٢، ٣٠٩٣ ـ

ايضاً، ٧/٩٧،رقم حديث ٣٧١١، ٣٧١٢ ـ

ايضاً، ٧/٣٩٠،رقم حديث ٤٠٣٥، ٤٠٣٦ ـ

ايضاً،٧/٥٦٣،رقم حديث ٤٢٤٠، ٤٢٤١ ـ

ايضاً، ١٢/٧،رقم حديث ٦٧٢٥، ٦٧٢٦، ٦٧٢٧ ـ

مُسلم، الجامع الصحيح ٣/١٣٧٩، ١٣٨٢،رقم حديث ١٧٥٨، ١٧٥٩ ـ

ابو داؤد،السنن ٢/١٦٠، ١٦١،رقم حديث ٢٩٧٦، ٢٩٧٧ ـ

الترمذي، الشمائل المحمدية ص ٣٣٢،رقم حديث ٣٨٨ ـ

المروزي، مسند أبي بكر ص ٧١، ٧٧،رقم حديث ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٨ ـ

النسائي، السنن ٧/١٣٢ ،رقم حديث ٤١٤١ ـ

ابنِ جارود، المنتقىٰ ٣/٣٣٨،رقم حديث ١٠٩٨ ـ

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ١١/١٥٢، ١٥٣،رقم حديث ٣٨٢٣ ـ

ابو نُعيم، الدلائل النبوّة ٧/٣٧٩، ٢٨٠ ـ

البيهقي، السنن الكبرىٰ ٦/٢٩٧، ٢٩٨، ٣٠٠، ٣٠١،

ايضاً، ٧/٦٥ ـ

ايضاً، ١٠/١٤٢، ١٤٣ ـ

البغوي، الشرح السنّة ١١/١٣٢، ١٣٣،رقم حديث ٢٧٤١ ـ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَأَبَى أَبُو بَكرٍ أَن يَّدفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنهَا شَيئًا، فَوَجَدَت فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكرٍ مِن ذَالِكَ، فَقَالَ أَبُو بَكرٍ: وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَن أَصِلَ مِن قَرَابَتِي، فَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَينِي وَبَينَكُم مِن هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَإِنِّي لَا آلُو فِيهَا عَنِ الحَقِّ وَإِنِّي لَم أَكُن لَأَترُكَ فِيهَا أَمراً رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعتُهُ ۔ (ابن سعد، حم، خ، م، د، ن، ابن الجارود، أبو عوانة، حب، ق)

❀❀ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذریعہ پیغام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے' اس مال سے اپنے حصہ وراثت کے بارے پوچھا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال فئی کی صورت میں عطا فرمایا تھا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اموال مدینہ' اموال فدک اور بقیہ اموال خمس کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا کہ ہماری کوئی وراثت نہیں۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے' آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس میں سے صرف اس قدر لینا جائز ہے جو انہیں کھانے پینے کے لئے کفایت کرے۔ قسم بخدا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اموال وصدقات میں تبدیلی نہیں کرسکتا۔ وہ بالکل اسی طرح ہیں جیسے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں جیسے جیسے تصرف فرماتے تھے میں بھی ویسا ہی کروں گا' سو اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی نہ دیا لہٰذا سیّدہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ رویہ اچھا نہ لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ بات سمجھ گئے اور کہنے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابوبکر کی جان ہے' اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلہ رحمی کرنا مجھے اپنی اولاد سے زیادہ عزیز ہے لیکن جس معاملے میں ہمارا اختلاف ہوا اس میں حق بجانب میں ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اموال میں جیسا تصرف فرمایا میں ان میں ذرہ برابر کمی بیشی کرنے کا روادار نہیں۔

وضاحت: صحیح ابن حبان میں'' لا آلو فيها عن الحق '' کی بجائے'' لم آل فيهاعن الخير '' کے الفاظ مذکور ہیں، مذکورہ بالا روایت الفاظ ومعانی کے معمولی تفاوت سے متعدد کتب حدیث میں ملتی ہے۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے قدرے تفصیل سے لکھا۔ اس میں جو وراثت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ مذکور ہے' اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان کافی متنازعہ ہے' اس کی تفصیلی ابحاث شروحات حدیث میں ہی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ ذیلی سطور میں اختصار کے ساتھ فریقین کا مؤقف نذر قارئین ہے۔

علمائے اہل تشیع کے نزدیک فدک سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا حق تھا، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی فدک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ فرمادیا تھا اور اس کے گواہ حضرت علی المرتضٰی اور سیّدہ ام ایمن رضی

اللہ عنہا تھے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گواہی قبول نہ کی اور سیّدہ رضی اللہ عنہا کو ان کے حق وراثت سے محروم کر دیا اور قرآن کو چھوڑ کر ایک موضوع روایت کا سہارا لیا کہ انبیاء کی وراثت مال و دولت نہیں ہوتی بلکہ وہ سب کچھ صدقہ ہے جو انبیاء چھوڑ جائیں۔

علمائے اہل سنت کہتے ہیں کہ سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہبہ کا نہیں بلکہ مال وراثت کا مطالبہ کیا تھا کہ اہل بیت علیہم الرضوان کی ضروریات کی تکمیل کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیہ مال میں وراثت جاری کی جائے یعنی سیّدہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کی صحت تسلیم کر لی تھی۔اب اختلاف صرف اس بات میں تھا کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا حدیث کے مفہوم میں تخصیص فرما رہی تھیں جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے مفہوم کو عام سمجھ رہے تھے۔ بعدازاں جب آپ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کو یہ یقین دلایا کہ وہ فدک کی آمدنی سے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات پوری کرتے رہیں گے تو سیّدہ رضی اللہ عنہا اس بات پر ان سے متفق ہو گئی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شانۂ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں

۲۳- عَنِ الشَّعبِيِ قَالَ: لَمَّا مَرِضَت فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَتَاهَا أَبُو بَكرٍ الصِدِّيقُ فَاستَأذَنَ عَلَيهَا فَقَالَ عَلِيٌّ يَافَاطِمَةُ هٰذَا أَبُوبَكرٍ يَستَأذِنُ عَلَيكِ، فَقَالَت: أَتُحِبُّ أَن آذَنَ لَهُ، قَالَ: نَعَم، فَأَذِنَت لَهُ فَدَخَلَ عَلَيهَا يَتَرَضَّاهَا ۔ وَقَالَ وَاللهِ مَاتَرَكتُ الدَّارَ وَ المَالَ وَالأَهلَ وَالعَشِيرَةَ إِلَّا ابتِغَاءَ مَرضَاةِ اللهِ وَمَرضَاةِ رَسُولِهِ وَمَرضَاتِكُم أَهلَ البَيتِ وَقَالَ: هٰذَا مُرسَلٌ حَسَنٌ بِإسنَادٍ صَحِيحٍ، وَقُلتُ: مُرسَلَاتُ الشَّعبِي صَحِيحَةٌ عِندَ أَئِمَّةِ المَعرِفَةِ النَّقِدَةِ: قَالَ العَجَلِيُّ: مُرسَلُ الشَّعبِي صَحِيحٌ وَلَا يَكَادُ يُرسِلُ إِلَّا صَحِيحاً وَمَن يَّعرِضُ بِالقُدوَةِ الحَسَنِ البَصرِي كَمَا فِي مُقَدِّمَةِ صَحِيحِ مُسلِمٍ ۔

❁❁ شعبی سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بیمار پڑ گئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی‘ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا تذکرہ کیا‘ تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا‘ کیا آپ ان کی آمد پر خوش ہیں؟ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں‘ پھر سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کے لئے اندر آئے

(۲۳) البیهقی، السنن الکبری ۶/ ۳۰۱ ۔

اور کہا قسم بخدا امیر اتر کہ میرا گھر بار، مال و دولت اور اہل وعیال سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور اے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری رضا و خوشنودی کے لئے ہے۔

مذکورہ روایت ایک سند کے اعتبار سے مرسل ہے اور ایک سند سے حسن ہے، نیز اسناد صحیح سے بھی مروی ہے کیونکہ میرے (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے) نزدیک روایات شعبی جو سند کے اعتبار سے مرسل ہیں، آئمہ فن اور اصحاب نقد و جرح کے ہاں صحیح سمجھی جاتی ہیں۔ علامہ عجلی نے بھی مرسلِ شعبی کو صحیح قرار دیا ہے اور مقدمہ صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ حسن بصری کا خوشہ چین مرسلاتِ شعبی کو صحیح سمجھتا ہے۔

اموال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم

۲۴- عَنْ أَبِي الطُّفَيلِ قَالَ: جَاءَت فَاطِمَةُ اِلَى أَبِي بَكرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَقَالَت: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنتَ وَرِثتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَم أَهلُهُ قَالَ: بَل أَهلُهُ، قَالَت فَمَا بَالُ الخُمُسِ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا أَطعَمَ اللّٰهُ نَبِياً طُعمَةً ثُمَّ قَبَضَهُ كَانَت لِلَّذِي يَلِي بَعدَهُ، فَلَمَّا وَلَّيتُ رَأَيتُ أَن أَرُدَّهُ عَلَى المُسلِمِينَ، قَالَت: فَأَنتَ وَمَا سَمِعتَ مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعلَمُ، ثُمَّ رَجَعَت . (حم، م، د، وابن جرير، ق)

❁❁ حضرت ابوطفیل سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور پوچھا، اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں یا اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس پر سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر خمس کے بارے آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے

---

(۲۴) احمد، المسند ۱/۴ .

ابو داؤد، السنن ۳/۱۴۴، رقم حديث ۲۹۷۳ .

المروزي، مسند أبي بكر ص ۱۲۱، ۱۲۲، رقم حديث ۷۸ .

ابو يعلیٰ، المسند ۱/۴۰، رقم حديث ۳۷ .

ايضاً، ۱۲/۱۱۹، رقم حديث ۷۵۲ .

البيهقي، السنن الكبرىٰ ۶/۳۰۳ .

سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو رزق عطا فرمائے تو اس کے وصال کے بعد وہ رزق خلیفۂ وقت کی ذمہ داری میں ہوتا ہے' لہٰذا جب میں نے مسند خلافت سنبھالی تو مناسب یہی سمجھا کہ اموالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو فرمان آپ نے سنا ہے وہ آپ ہی بہتر جانیں، بعد ازاں آپ رضی اللہ عنہا لوٹ گئیں۔

وضاحت: مسند احمد میں ''جاء ت فاطمة'' کی بجائے'' ارسلت فاطمة '' کے الفاظ مذکور ہیں۔ یعنی فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے خود تشریف لانے کی بجائے پیغام بھیجا۔

۲۵- عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ اليَومُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُويِعَ لِأَبِي بَكرٍ فِي ذَالِكَ اليَومُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الغَدِ جَاءَ ت فَاطِمَةُ اِلَى أَبِي بَكرٍ مَعَهَا عَلِيٌّ فَقَالَت: مِيرَاثِي مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبِي (فَقَالَ أَبُو بَكرٍ أَمِنَ الرِّثَّةِ أَومِنَ العِقَدِ؟ قَالَت: فَدَكَ وَخَيبَرَ وَ صَدَقَاتِهِ بِالمَدِينَةِ أَرِثُهَا كَمَا يَرِثُكَ بَنَاتُكَ اِذَا مِتَّ، فَقَالَ أَبُو بَكرٍ: أَبُوكِ وَاللهِ خَيرٌ مِنِّي وَأَنتِ خَيرٌ مِن بَنَاتِي، وَقَد قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَانُورَثُ، مَاتَرَكنَاهُ صَدَقَةٌ ـ يَعنِي: هَذِهِ الأَموَالُ القَائِمَةُ ـ فَتَعلَمِينَ أَنَّ أَبَاكِ أَعطَاكَهَا، فَوَاللهِ لَئِن قُلتِ نَعَم لَأُقبِلَنَّ قَولَكِ وَلَأُصَدِّقَنَّكِ، قَالَت: جَاءَ تنِي أُمُّ أَيمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فَأَخبَرَتنِي أَنَّهُ أَعطَانِي فَدَكَ، قَالَ عُمَرُ: فَسَمِعتِيهِ يَقُولُ هِيَ لَكِ؟ فَإِذَا قُلتِ قَد سَمِعتِيهِ فَهِيَ لَكِ فَأَنَا أُصَدِّقُكِ فَأُقبِلُ قَولَكِ! قَالَت: قَد أَخبَرتُكَ بِمَا عِندِي ـ (ابن سعد) وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى الوَاقِدِي ـ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے۔ دوسرے روز سیّدہ فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کا پوچھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواباً پوچھا کہ آپ کی مراد گھر کے سامان سے ہے یا جائیداد سے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ فدک' اموال خیبر اور اموال مدینہ ہماری وراثت ہیں' بالکل اسی طرح جیسے آپ کی وفات کے بعد آپ کا ترکہ آپ کی بیٹیوں کے لئے ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم بخدا' آپ کے بابا مجھ سے افضل اور آپ میری بیٹیوں سے افضل

---

(۲۵) ابن سعد، الطبقات ۲/ ۳۱۵ ـ

علي متقي هندي، كنز العمال ۵/ ۶۲۲، ۶۲۳، رقم حديث ۱۴۰۹۷ ـ

ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا تھا' ہماری کوئی وراثت نہیں' ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے یعنی مذکورہ اموال صدقہ ہیں' اب آپ بہتر جانتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو یہ سب کچھ عطا فرمایا یا نہیں؟ خدا کی قسم' اگر آپ اس بات کی تصدیق کریں تو مجھے آپ کی بات قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں۔ تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ام ایمن کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فدک عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً بول پڑے، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے بذات خود سنا ہے؟ اگر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے تو پھر میں بھی آپ کی تائید کروں گا۔ آخرکار سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے آپ کے سامنے کہہ دیا ہے۔

مذکورہ حدیث کے سارے راوی' واقدی کے علاوہ ثقہ ہیں۔

وضاحت: شیخ البکری حیانی محشی ومحقق کنز العمال نے بحوالہ صحاح جوہری لفظ ''الـرِثة'' کسرہ کے ساتھ مراد لیا، الف واؤ سے بدل دیا گیا اور ھاء واؤ کے عوض لگائی گئی، یعنی والد کی میراث، جب کہ ''عـقـد'' عین کے ضمہ سے ہار مراد لیا ہے۔ جب کہ شیخ علی محمد عمر محشی ومحقق طبقات ابن سعد نے ''الرثة'' سے مراد گھر کا فالتو سامان اور ''عقد'' عین کے ضمہ سے ''عقدة'' کی جمع مراد لی یعنی وہ زمین جس میں کھجوروں کے درخت بکثرت ہوں۔ مترجم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قوتِ استدلال

۲۶ - عَن أَبِي جَعفَرٍ قَالَ: جَاءَ ت فَاطِمَةُ اِلَى أَبِي بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا تَطلُبُ مِيرَاثَهَا وَجَاءَ العَبَّاسُ بنُ عَبدِالمُطَّلِبِ يَطلُبُ مِيرَاثَهُ وَجَاءَ مَعَهُمَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، فَقَالَ أَبُو بَكرٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ، مَاتَرَكنَا صَدَقَةٌ (وَمَا) كَانَ النَّبِيُّ يَعُولُ، (فَعَلَيَّ) فَقَالَ عَلِيٌّ ﴿وَوَرِثَ سُلَيمَانُ دَاوُدَ﴾ وَقَالَ زَكَرِيَّا: ﴿يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِن آلِ يَعقُوبَ﴾ قَالَ أَبُو بَكرٍ هُوَ هٰكَذَا وَأَنتَ وَاللّٰهِ تَعلَمُ مِثلَ مَا أَعلَمُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنطِقُ فَسَكَتُوا وَانصَرَفُوا . (ابن سعد)

❀❀ ابوجعفر سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء' عباس بن عبدالمطلب اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت طلب کرنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر

---

(۲۶) ابن سعد، الطبقات ۶/ ۳۱۵ .

علي متقي هندي، كنز العمال ۵/ ۶۲۵، رقم حديث ۱۴۱۰۱ .

صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا کہ ہماری کوئی وراثت نہیں؛ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ اپنے اہل وعیال پر خرچ فرماتے تھے وہ میرے ذمہ ہے۔ اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی ﴿اور سلیمان داؤد کے وارث بنے﴾ اور ذکریا علیہ السلام نے بھی تو فرمایا تھا ﴿جو میرا جانشین ہو اور یعقوب کی اولاد کا وارث بنے﴾ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ بات درست ہے لیکن اے علی! جو میں کہہ رہا ہوں اس کا بھی آپ کو بخوبی علم ہے؛ اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب بول رہی ہے، تو سب خاموش ہو گئے اور اپنی اپنی راہ لی۔

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ

۲۷- عَن أُمِّ هَانِيء بِنتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَت أَبَا بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم تَسأَلُهُ سَهمَ ذَوِي القُربَى فَقَالَ لَهَا، أَبُو بَكرٍ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَهمُ ذَوِى القُربَى لَهُم فِي حَيَاتِي وَلَيسَ لَهُم بَعدَ مَوتِي . (ابن راهويه، وَفِيهِ الكَلبِي مَترُوكٌ)

❁❁ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کے حصے کے حصول کے لئے تشریف لے گئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے قرابت داروں کا حصہ میری ظاہری حیات تک ہے' بعداز وصال نہیں۔

مذکورہ حدیث میں کلبی متروک ہے۔

وضاحت: مسند اسحٰق بن راہویہ میں لفظ ''ذوی القربیٰ'' کی بجائے ''ذي القربیٰ'' مذکور ہے۔ مترجم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اظہار افسوس

۲۸- عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ عَوفٍ أَنَّ أَبَا بَكرٍ الصِّدِّيق قَالَ لَهُ فِي مَرَضِ مَوتِهِ . إِنِّي لَا آسَي عَلَى شَيءٍ إِلَّا عَلَى ثَلَاثٍ فَعَلتُهُنَّ، وَوَدِدتُ أَنِّي لَم أَفعَلهُنَّ، وَثَلَاثٍ لَم أَفعَلهُنَّ وَوَدِدتُ أَنِّي فَعَلتُهُنَّ، وَثَلَاثٍ وَدِدتُ أَنِّي سَأَلتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنهُنَّ فَأَمَّا الَّتِي

---

(۲۷) اسحاق بن راهوية، المسند ۲۷/۵، رقم حديث ۲۱۲۸ .

علي متقي هندي، كنز العمال ۶۲۹/۵ ، رقم حديث ۱۴۱۰۸ .

فَعَلتُهَا وَوَدِدتُ أَنِّي لَم أَفعَلْهَا وَدِدتُ أَنِّي لَم أَكُن أَكشِفُ بَيتَ فَاطِمَةَ وَتَرَكتُهُ، وَأَنِّي أَغلِقَ عَلَيَّ الحَربَ وَوَدِدتُ أَنِّي يَومَ سَقِيفَةَ بَنِي سَاعِدَةَ كُنتُ قَذَفتُ الأَمرَ فِي عُنُقِ أَحَدِ الرَّجُلَينِ أَبِي عُبَيدَةَ بنِ الجَرَّاحِ أَو عُمَرَ فَكَانَ أَمِيراً وَكُنتُ وَزِيراً وَوَدِدتُ أَنِّي حَيثُ وَجَّهتُ خَالِداً إِلَى أَهلِ الرِّدَّةِ أَقَمتُ بِذِي القَصَّةِ فَإِن ظَهَرَ المُسلِمُونَ ظَهَرُوا أَوإِلَّا كُنتُ بِصَدَدِ لِقَاءٍ (أَو مَدَدٍ، وَأَمَّا الثَّلاثُ الَّتِي تَرَكتُهَا وَوَدِدتُ أَنِّي فَعَلتُهَا فَوَدِدتُ أَنِّي يَومَ أُتِيتُ بِالأَشعَثِ أَسِيراً ضَرَبتُ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ لايَرَي شَراً إِلَّا أَعَانَ عَلَيهِ، وَوَدِدتُ أَنِّي يَومَ أُتِيتُ بِالفَجَاءَةِ لَم أَكُن أَحرَقتُهُ وَ (كُنتُ) قَتَلتُهُ سَرِيحاً أَو طَلَقتُهُ نَجِيحاً وَوَدِدتُ أَنِّي حَيثُ وَجَّهتُ خَالِداً إِلَى (أَهلِ) الشَّامِ كُنتُ وَجَّهتُ عُمَرَ إِلَى العِرَاقِ فَأَكُونُ قَد بَسَطتُ يَدَي يَمِيناً وَشِمَالاً فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الثَّلاثُ الَّتِي وَدِدتُ أَنِّي (كُنتُ) سَأَلتُ عَنهُنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَدِدتُ أَنِّي سَأَلتُهُ فِيمَن هَذَا الأَمرُ، فَلا يُنَازِعُهُ أَهلُهُ، وَوَدِدتُ أَنِّي كُنتُ سَأَلتُهُ هَل لِلأَنصَارِ فِي هَذَا الأَمرِ شَيءٌ، وَوَدِدتُ أَنِّي كُنتُ سَأَلتُهُ عَن مِيرَاثِ العَمَةِ وَابنَةِ الأُختِ، فَإِنَّ فِي نَفسِي مِنهَا حَاجَةً (أَبُو عُبَيدٍ فِي كِتَابِ الأَموَالِ، عق، وَخَيثَمَةُ بنُ سُلَيمَانَ الأَطرَابَلسِي فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، طب، كر، ص، وَقَالَ: إِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ لَيسَ فِيهِ شَيءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَد أَخرَجَ (خ) فِي كِتَابِهِ غَيرَ شَيءٍ مِن كَلامِ الصَّحَابَةِ.

۞ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ وفات کے دوران ان سے تین باتوں پر اظہار افسوس کیا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا جو میں نے کیا اور تین کام کر لیتا تو اچھا ہوتا جو میں نے نہیں کئے جب کہ تین باتیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لینی چاہیے تھیں، جو تین کام مجھے نہیں کرنے

---

(۲۸)ابو عُبید، کتاب الاموال ص ۱۴۴، ۱۴۵، برقم حدیث ۳۵۳، ۳۵۴ ۔

عُقیلی، الضعفاء ۳/ ۴۱۹، ۴۲۱ ۔

الطبرانی، المعجم الکبیر ۱/ ۶۲، ۶۳، برقم حدیث ۴۳ ۔

ابو نُعیم، الحلیۃ الاولیاء ۱/ ۳۴ ۔

ابنِ منظور، مختصر تاریخ دمشق لابنِ عساکر ۱۳/ ۱۲۲، ۱۲۳ ۔

چاہیے تھے ان میں ایک سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر کو بے پردہ نہ کرتا گو کہ بعدازاں جنگ کے وقت مجھے ایسا ہی کرنا پڑا (یعنی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مخالفت نہ کرتا)، اور یہ کہ سقیفہ بنوسعدہ کے دن معاملہ خلافت دو مردوں ابوعبیدہ ابن جراح اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیتا' ان میں سے کوئی ایک امیر ہوتا اور میں وزیر' اور یہ کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جب مرتدین کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا تھا تو اچھا ہوتا کہ میں مقامِ ذوالقصہ ہی میں ٹھہر جاتا' اگر مسلمان کامیاب ہو جاتے تو خوب وگرنہ مقابلہ کرتا اور مسلمانوں کی مدد کرتا اور جو تین کام مجھے کرنے چاہیے تھے اور نہیں کئے ان میں سے ایک اشعث جب میرے سامنے قیدی بنا کر لایا گیا تو اسے قتل کرنا چاہیئے تھا، کیوں کہ میں نے دیکھا کہ وہ بعدازاں بھی فساد کو ہوا دیتا رہا۔ اور یہ کہ فجاۃ سلمی کو جلانے کی بجائے باندھ کر مار ڈالنا چاہیے تھا یا اسے چھوڑ دینا چاہیے تھا' اور کیا اچھا ہوتا کہ خالد رضی اللہ عنہ کو شام کی طرف روانہ کیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ کو عراق کی جانب روانہ کر دیتا اور خود اللہ کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا اور جو تین باتیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لینی چاہیے تھیں ان میں سے ایک معاملہ خلافت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیتا تاکہ بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کا اس میں تنازع نہ ہوتا' دوسرا معاملہ خلافت میں انصار کی شمولیت کا بھی پوچھ لیتا اور تیسرا پھوپھی اور بھتیجی کی وراثت کے بارے میں سوال کر لیتا کیونکہ اس پر میرا دل مطمئن نہیں۔

یہ روایت محدث ابوعبید نے کتاب الاموال میں' محدث عقیلی نے اور خیثمہ بن سلیمان اطرابلسی نے فضائل صحابہ میں ذکر کی۔ محدث طبرانی' ابن عساکر' محدث عبد ابن منصور نے بھی اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ روایت حسن ہے' البتہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مذکور نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کلام صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر اسے روایت کیا۔

۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَت أَبَا بَكرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم تَطلُبُ مِيرَاثَهَا مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِعنَاهُ يَقُولُ: لَا أُورَثُ. (حم، ق و لفظه: لَا نُورَثُ مَا تَرَكنَاهُ صَدَقَةٌ)

⊛⊛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی وراثت کا مطالبہ لے کر آئیں تو انہوں نے جواب دیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری کوئی وراثت نہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے یوں بھی روایت کیا

---

(۲۹) احمد، المسند ۱/ ۲۰۴.

المروزي، مُسند ابي بكر ص ۹۴، رقم حديث ۵۴.

البيهقي، السنن ۶/ ۳۰۲.

کہ ''ہماری کوئی وراثت نہیں، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے''۔

۳۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ: وَلَدِي وَأَهْلِي، قَالَتْ: فَمَا لَنَا لَا نَرِثُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُورَثُ، وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعُولُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. (حم، ق) وَرَوَاهُ (ت،ق) مَوْصُولاً عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ: حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کے بعد آپ کی میراث کسے ملے گی؟ آپ نے جواب دیا میرے اہل وعیال کو، تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کیوں نہیں مل سکتی؟ آپ نے جواباً کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کی میراث نہیں ہوتی۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل وعیال کی ذمہ داری مجھ پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا خرچ اٹھاتے تھے اب میں ان کا خرچ اٹھاؤں گا۔

شیخین اور امام ترمذی نے یہ روایت ابوسلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے موصولاً روایت کی اور اسے حسن غریب قرار دیا۔

خلافتِ صدیقی کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی

۳۱- عَنْ أَسْلَمَ أَنَّهُ حِينَ بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلُونَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَ

---

(۳۰) احمد، المسند ۱/۱۰۔

ترمذي، السنن ۴/۱۵۷، ۱۵۸، رقم حديث ۱۶۰۸، ۱۶۰۹۔

ايضاً، الشمائل ص ۲۴۲، رقم حديث ۳۸۸۔

الدارقطني، كتاب العلل ۱/۲۱۸، ۲۱۹۔

البيهقي، السنن ۶/۳۰۲۔

(۳۱) ابن ابي شيبة، المصنف ۷/۴۳۲، رقم حديث ۳۷۰۴۵۔

يَـابِـنـتَ رَسُولِ اللهِ (وَاللهِ) مَامِن الخَلقِ أحدٌ أَحَبَّ اِلَيَّ مِن أَبِيكِ وَمَا مِن أَحَدٍ أَحَبَّ اِلَيـنَا بَعدَ أَبِيكِ مِنكِ وَأَيمُ اللهِ مَاذَاكَ بِمَا نِعِي اِن اجتَمَعَ هَوُّلاءِ النَّفَرُ عِندَكِ أَن أَمَرتُهُم أَن يُحَرَّقَ عَلَيهِمُ البَـابُ فَـلَمَّا خَرَجَ عَلَيهِم عُمَرُ، جَاءُ وا قَالَت: تَعلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَد جَاءَنِي وَقَد حَلَفَ بِاللّٰهِ لَئِـن عُدتُم لَيُحَرِّقَنَّ عَلَيكُمُ البَابَ وَأَيمُ اللهِ لَيَمضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيهِ فَانصَرِفُوا رَاشِدِينَ فَرَوُّا رَائَـكُـم وَلَاتَـرجِـعُـوا اِلَـيَّ فَـانـصَـرَفُوا عَنهَا وَلَم يَرجِعُوا اِلَيهَا حَتّٰى بَايَعُوا لِأَبِي بَكرٍ ـ (ش)

❁❁ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی المرتضٰی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں معاملہ خلافت کے متعلق گفتگو ومشاورت کرنے کے لئے آئے اور پھر چلے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے پاس آکر کہنے لگے اے بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قسم بخدا ساری دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں' اور ان کے بعد سارے جہان میں آپ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں' لیکن خدا کی قسم، آپ کی یہ محبت وعزت اس معاملے میں رکاوٹ نہیں بن سکتی کہ یہ لوگ آپ کے گھر میں جمع ہوں تو میں ان سب کے ساتھ اس گھر کو جلا دینے کا حکم نہ دوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لوٹ جانے کے بعد جب دونوں واپس آئے تو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے دونوں سے کہا' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابھی ابھی میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تھے اور قسم اٹھا کر دھمکی دے رہے تھے کہ تم نے اگر معاملہ خلافت میں اختلاف کیا تو وہ تمہارے سمیت اس گھر کو آگ لگا دیں گے اور مجھے لگتا ہے کہ وہ یقیناً ایسا کر گزریں گے لہٰذا آپ واپس جا کر اپنے فیصلے پر نظرثانی کرنے سے پہلے میرے پاس نہ آئیں، بعدازاں دونوں چلے گئے اور گھر آنے سے پہلے یہی مناسب جانا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت تسلیم کرلیں۔

وضاحت: مصنف ابنِ ابی شیبہ کی مذکورہ روایت، انساب الاشراف بلاذری اور چند ایک دوسری کتب کی روایات کی بنیاد پر علمائے اہل التشیع کا یہ موقف ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے خلافتِ صدیقی سے انکار پر آپ کے گھر کو آگ لگا دی، اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بے حرمتی و بے ادبی ہوئی، جب کہ روایت سے واضح ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے خلافتِ صدیقی تسلیم کرلی تھی جس کا اقرار علمائے اہل التشیع کو بھی ہے، لہٰذا وجہ تنازع ختم ہونے کے باوجود گھر کو آگ لگانا، اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی (معاذ اللہ) بے حرمتی و بے ادبی وغیرہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ مترجم

۳۲- عَـن زَافِرٍ عَن رَجُلٍ عَنِ الحَارِثِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن أَبِي الطُّفَيلِ عَامِرِ بنِ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنتُ عَـلَـى البَـابِ يَومَ الشُورَى فَارتَفَعَتِ الأَصوَاتُ بَينَهُم فَسَمِعتُ عَلِياً يَقُولُ: بَايَعَ النَّاسُ لِأَبِي بَـكـرٍ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنـهُ وَأَنَا وَاللهِ أَولَى بِالأَمرِ مِنهُ وَأَحَقُ بِهِ مِنهُ فَسَمِعتُ وَأَطَعتُ مَخَافَةَ أَن

يَرجِعَ النَّاسُ كُفَّاراً يَضرِبُ بَعضُهُم رِقَابَ بَعضٍ بِالسَّيفِ، ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ عُمَرَ وَأنَا وَاللهِ أَولَى بِالأَمرِ مِنهُ وَأَحَقُّ بِهِ مِنهُ فَسَمِعتُ وَأَطَعتُ مَخَافَةً أَن يَرجِعَ النَّاسُ كُفَّاراً يَضرِبُ بَعضُهُم رِقَابَ بَعضٍ بِالسَّيفِ، ثُمَّ أَنتُم تُرِيدُونَ أَن تُبَايِعُوا عُثمَانَ إِذَن أَسمَعَ وَأُطِيعَ، إِنَّ عُمَرَ جَعَلَنِي فِي خَمسَةِ نَفَرٍ أَنَا سَادِسُهُم لَايَعرِفُ لِي فَضلاً عَلَيهِم فِي الصَّلَاحِ وَلَا يَعرِفُونَهُ لِي كُلُّنَا فِيهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ، وَأَيمُ اللهِ لَو أَشَاءُ أَن يَتَكَلَّمَ ثُمَّ لَايَستَطِيعُ عَرَبِيُّهُم وَلَاعَجَمِيُّهُم وَلَاالمُعَاهِدُ مِنهُم وَلَاالمُشرِكُ رَدَّ خَصلَةٍ مِنهَا لَفَعَلتُ، ثُمَّ قَالَ: نَشَدتُكُم بِاللّٰهِ أَيُّهَا النَّفَرُ جَمِيعاً أَفِيكُم أَحَدٌ أَخُو رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيرِي؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَ لَاثُمَّ قَالَ: نَشَدتُكُم بِاللّٰهِ أَيُّهَا النَّفَرُ جَمِيعاً أَفِيكُم أَحَدٌ لَهُ عَمٌّ مِثلُ عَمِّي حَمزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَسَدِاللهِ وَأَسَدِ رَسُولِهِ وَسَيِّدِ الشُّهَدَاءِ قَالُوا اَللّٰهُمَ لَا ثُمَّ قَالَ: أَفِيكُم أَحَدٌ لَهُ أَخٌ مِثلُ أَخِي جَعفَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ذِي الجَنَاحَينِ المُوَشَّى بِالجَوهَرِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الجَنَّةِ حَيثُ شَاءَ؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَ لَاقَالَ فَهَل أَحَدٌ لَهُ سِبطٌ مِثلُ سِبطَيَّ الحَسَنِ وَالحُسَينِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا سَيِّدَي شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ؟ قَالُوا اَللّٰهُمَ لَا، أَفِيكُم أَحَدٌ لَهُ زَوجَةٌ مِثلُ زَوجَتِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَابِنتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ،قَالُوا: اَللّٰهُمَ لَا قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ كَانَ أَقتَلَ لِمُشرِكِي قُرَيشٍ عِندَ كُلِّ شَدِيدَةٍ تَنزِلُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنِّي؟ قَالُوا اَللّٰهُمَ لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ كَانَ أَعظَمَ غِنًا عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ اضطَجَعتُ عَلَى فِرَاشِهِ وَوَقَيتُهُ بِنَفسِي وَبَذَلتُ لَهُ مُهجَةَ دَمِي؟ قَالُوا اَللّٰهُم لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ كَانَ يَأخُذُ الخُمُسَ غَيرِي وَغَيرُ فَاطِمَةَ؟ قَالُوا اَللّٰهُمَ لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ كَانَ لَهُ سَهمٌ فِي الحَاضِرِ

---

(۳۲) عُقيلي،الضعفاء ۲۱۱/۱،۲۱۲۔

ابنِ جوزي،الموضوعات ۳۷۸/۱،۳۸۰۔

الذهبي، ميزان الاعتدال في نقد الرجال ۴۴۱/۱،۴۴۲۔

ابن حجر، اللسان الميزان ۱۵٦/۲،۱۵۷۔

السيوطي،اللآلي المصنوعة في الاحاديث الموضوعة ۳٦۱/۱،۳٦۲۔

ابنِ عراق، لتنزيه الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة ۳۵۸/۱،۳۵۹۔

وَسَهمٌ فِي الغَائِبِ غَيرِي؟ قَالُوا اَللّٰهُم لَا، قَالَ أَكَانَ أَحَدٌ مُطَهَّراً فِي كِتَابِ اللهِ غَيرِي حِينَ سَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبوَابَ المُهَاجِرِينَ وَفَتَحَ بَابِي فَقَامَ إِلَيهِ عَمَّاهُ حَمزَةُ وَالعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَدَدتَ أَبوَابَنَا وَفَتَحتَ بَابَ عَلِيٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَاأَنَا فَتَحتُ بَابَهُ وَلَا سَدَدتُ أَبوَابَكُم بَل اللهُ فَتَحَ بَابَهُ وَسَدَّ أَبوَابَكُم، قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ تَمَّ اللهُ نُورَهُ مِنَ السَّمَاءِ غَيرِي حِينَ قَالَ ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ﴾ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ نَاجَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِثنَي عَشرَةَ مَرَّةً غَيرِي حِينَ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ قَالُوا اَللّٰهُم لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ تَوَلَّى غَمضَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيرِي؟ قَالُوا اَللّٰهُم لَا، قَالَ أَفِيكُم أَحَدٌ آخِرُ عَهدِهِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَهُ فِي حُفرَتِهِ (غَيرِي) قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا (عق) وَقَالَ لَا أَصلَ لَهُ عَن عَلِيٍّ، وَفِيهِ رَجُلَانِ مَجهُولَانِ رَجُلٌ لَم يُسَمِّهِ زَافِرٌ، وَالحَارِثُ بنُ مُحَمَّدٍ .

حَدَّثَنِي آدَمُ بنُ مُوسٰى قَالَ سَمِعتُ (خ) قَالَ الحَارِثُ بنُ مُحَمَّدٍ عَن أَبِي الطُّفَيلِ كُنتُ عَلَى البَابِ يَومَ الشُّورَى لَم يُتَابَع زَافِرٌ عَلَيهِ اِنتَهَى، وَأَورَدَهُ ابنُ الجَوزِيِّ فِي المَوضُوعَاتِ، فَقَالَ: زَافِرٌ مَطعُونٌ فِيهِ وَرَوَاهُ عَن مُبهَمٍ وَقَالَ الذَّهبِيُّ فِي المِيزَانَ هَذَا خَبَرٌ مُنكَرٌ غَيرُ صَحِيحٍ، وَقَالَ ابنُ حَجَرٍ فِي اللِّسَانِ: لَعَلَّ الآفَةَ فِي هَذَا الحَدِيثُ مِن زَافِرٍ مَعَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَمَالِيهِ أَنَّ زَافِرَ لَم يُتَّهَم بِكِذبٍ وَأَنَّهُ اِذَا تُوبِعَ عَلَى حَدِيثٍ كَانَ حَسَناً .

❁❁ زافر' ایک شخص' حارث بن محمد اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' کہتے ہیں کہ شوریٰ کے دن میں دروازے پر تھا' اندر آوازیں بلند ہوئیں تو میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی حالانکہ یہ میری اہلیت اور حق تھا' لیکن میں نے بایں وجہ سر تسلیم خم کر دیا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور قتل وغارت کا بازار گرم نہ کر دیں پھر لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی جبکہ میں اس کا زیادہ اہل و مستحق تھا' لیکن لوگوں کے مرتد ہونے اور خون خرابے کے خوف سے میں نے سر جھکا دیا' پھر اب تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنا چاہتے ہو۔ میں پھر بھی تسلیم واطاعت کا رویہ اختیار کروں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پانچ افراد میں یوں شامل کیا کہ میں چھٹا تھا' اِن کے مقابلے میں عمر رضی اللہ عنہ نے میری کوئی قدر وفضیلت پہچانی نہ ہی انہوں نے مجھے کوئی عزت

دی' لہٰذا اس معاملے میں ہم سب برابر ہو گئے' اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں کہ لوگوں سے گفتگو کروں تو پھر کوئی عربی و عجمی اور ذمی و مردود خصلت مشرک یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ مجھ سے اختلاف کرے، میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں، پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں میرے سوا کوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برادر ہونے کا اعزاز رکھتا ہے؟ سب نے اللہ کو گواہ بنا کر کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا تم میں سے کسی کا چچا میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرح اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شیر اور شہداء کا سردار ہے؟ سب نے اللہ کو گواہ بنا کر کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کسی کا بھائی میرے برادر جعفر رضی اللہ عنہ کی طرح موتیوں سے مرصع دو پرو ں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہے اڑ سکتا ہے؟ سب نے اللہ کو گواہ بنا کر کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا' میرے شہزادوں حسن و حسین جیسے کسی کے شہزادے ہیں جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہوں؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا کیا تم میں سے کسی کی مجھ جیسی بیوی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ سب نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید مشکلات میں گھرے ہوئے تھے تو اس وقت مشرکینِ قریش سے مجھ سے زیادہ کوئی جنگ کرنے اور انہیں قتل کرنے والا تھا؟ سب نے بیک زبان کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی مجھ سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نفع بخش ہے جب شبِ ہجرت میں آپ صلی اللہ ولیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹ گیا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی؟ سب نے کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' کیا تم میں سے کوئی ہے جو میری اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرح مال خمس کا حق دار ہو؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو میرے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت و جلوت میں زیادہ شریک رہا ہو؟ سب نے بیک آواز کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی کو میرے علاوہ قرآن میں یہ اعزازِ طہارت بخشا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب مہاجرین کے دروازے بند کرا دیئے اور میرا دروازہ کھلا رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے دروازے بند کرنے اور میرا دروازہ کھلا رکھنے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ ایسا میں نے نہیں بلکہ اللہ نے کیا ہے کہ تمہارے دروازے بند کئے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا۔ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' کیا تم میں سے کوئی ہے جس کا میرے علاوہ اللہ نے آسمان سے نور مکمل کیا ہو اور ارشاد فرمایا ہو ﴿قرابت دار کو اس کا حق دو﴾؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ دفعہ سرگوشی فرمائی اور فرمان باری سنایا ہو ﴿اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ آہستہ عرض کرنا چاہو تو پہلے کچھ صدقہ کر لیا کرو﴾؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' کیا تم میں سے کوئی میرے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ اقدس بند کرنے والا ہے؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' کیا تم میں

سے کوئی ہے جو میرے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وقت میں ساتھ ہو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر انور میں اتارا جا رہا تھا؟ سب نے کہا نہیں۔

محدث عقیلی کے مطابق مذکورہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں' اس میں دو راوی غیر معروف ہیں' ایک وہ جس کا زافر نے نام نہیں لیا، اور دوسرا راوی حارث بن محمد ہے۔

آدم بن موسیٰ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ حارث بن محمد کی ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کہ "وہ شوریٰ کے دن دروازے پر تھے" زافر کی اس روایت کی تائید کسی دوسری روایت سے نہیں ہوتی۔ امام ابن جوزی نے مذکورہ روایت کو موضوع کہا اور غیر معروف راویوں سے روایت کرنے کے سبب زافر کو مطعون قرار دیا۔ میزان الاعتدال میں ذھبی نے اس روایت کو منکر اور غیر صحیح کہا۔ امام ابن حجر نے لسان المیزان میں اس روایت کو زافر کی طرف سے آفت زدہ قرار دیا جبکہ اپنے امالی میں زافر کو قابل اعتماد کہا اور اس کی روایت کو تائید ہونے کی شرط پر حسن قرار دیا۔

وضاحت: معاملہ خلافت بھی علمائے اہل التسنّن اور علمائے اہل التشیّع کے مابین نزاعی قضیہ ہے' علمائے اہلِ تشیّع کا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد خلیفۂ بلافصل سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں' کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل آپ کو ہی اپنا نائب و جانشین مقرر فرمایا تھا' جبکہ علمائے اہلِ سنّت کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل کسی کو بھی شخصی طور پر اپنا خلیفہ و نائب مقرر نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے اجماع سے خلیفہ اول مقرر ہوئے البتہ حضرت علی المرتضیٰ' حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہم نے شروع میں اختلاف کیا مگر بعد میں خلافتِ صدیقی کو تسلیم کر لیا اور تائید و نصرت کرتے رہے، الغرض ہر فریق اپنے اپنے انداز سے قرآن و سنت سے استدلال کرتے ہوئے اپنا اپنا موقف ثابت کرتا ہے، تفصیلات کے لئے شروحاتِ حدیث کا مطالعہ کیا جائے۔ مترجم

جبرائیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے پانچ کلمات

۳۳- وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ مَااقتُبِسَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ نَارٌ مُنذُ ثَلاثِينَ يَوماً (وَلَقَد أَتَتنَا أَعنُزٌ) فَإِن شِئتِ أَمَرتُ لَكِ بِخَمسَةِ أَعنُزٍ وَإِن شِئتِ عَلَّمتُكِ (خَمسَ) كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبرَئِيلُ (فَقَالَت بَل عَلِّمنِي الخَمسَ كَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمَكَهُنَّ جِبرِيلُ قَالَ) قُولِي: يَاأَوَّلَ الأَوَّلِينَ

(۳۳) الديلمي، مُسند الفردوس ۴۳۴/۵، رقم حديث ۸۶۵۶۔

علي متقي هندي، كنز العمال ۴۹۱/۶، رقم حديث ۱۲۶۸۱۔

وَيَا آخِرَ الآخِرِينَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ (أَبُو الشَّيخ فِي فَوَائِدِ الْأَصبَهَانِيِّينَ، والدَّيلَمِيُّ عَن فَاطِمَةَ البَتُول) وَفِيهِ إِسمَاعِيلُ بنُ عَمرِو البَجَلِي، قَالَ أَبُو حَاتِم وَالدَّارَقُطنِي: ضَعِيفٌ، وَذَكَرَهُ ابنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ ۔

❁❁ فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا' اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے' آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں تو مہینے بھر سے آگ تک نہیں جلی' ہاں میرے پاس کچھ بکریاں ہدیۃً لائی گئی ہیں' چاہو تو پانچ بکریاں تمہیں دے دوں یا جبرائیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے پانچ کلمات تمہیں سکھا دوں۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، مجھے تو وہ پانچ کلمات سکھا دیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبرئیل نے بتائے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسے کہا کرو' اے سب سے اول اور اے سب سے آخر' اے بے پناہ قوت کے مالک' اے مسکینوں پر مہربانی کرنے والے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے پروردگار۔

مذکورہ روایت میں ایک راوی اسماعیل بن عمرو بجلی ہے جسے امام ابوحاتم اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہما نے ضعیف قرار دیا جبکہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

اسلامی علم الکلام کی بنیاد

۳۴- قُولِي اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبَّ العَرشِ العَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ مُنَزِّلَ

---

(۳۴) ابن أبي شيبة، المصنف ۶/ ۳۹، ۲۹۳۱۳ ۔

احمد، المسند ۲/ ۵۳۶ ۔ ايضاً ۲/ ۳۸۱، ۴۰۴ ۔

البخاري، الادب المفرد، ص ۴۱۵، ۴۱۶، رقم حديث ۱۲۱۲ ۔

مسلم، الجامع الصحيح ۴/ ۲۰۸۴، رقم حديث ۲۷۱۳ ۔

ابن ماجه، السنن ۲/ ۱۲۵۹، رقم حديث ۳۸۳۱ ۔ ايضاً ۲/ ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، رقم حديث ۳۸۷۳ ۔

ابو داؤد، السنن ۴/ ۳۱۲، رقم حديث ۵۰۵۱ ۔

الترمذي، السنن ۵/ ۵۱۸، ۵۱۹، رقم حديث ۳۴۸۱ ۔ ايضاً ۵/ ۴۷۲، رقم حديث ۳۴۰۰ ۔

النسائي، عمل اليوم والليلة، ص ۴۶۳، ۴۶۴، رقم حديث ۷۹۰ ۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۲/ ۳۴۸، رقم حديث ۵۵۳۷ ۔

ابن السني، عمل اليوم والليلة، ص ۲۵۰، رقم حديث ۷۱۵ ۔

الحاكم، المستدرك ۱/ ۵۴۶ ۔ ايضاً ۳/ ۱۵۷ ۔



التَّـورَاةِ وَالْاَنجِيلِ وَالفُرقَانِ فَالِقَ الحَبِّ وَالنَّوَى أَعُوذُبِكَ مِن كُلِّ شَيءٍ أَنتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنـتَ الْأَوَّلُ فَلَيسَ قَبلَكَ شَيءٌ وَأَنتَ الآخِرُ فَلَيسَ بَعدَكَ شَيءٌ (وَأَنتَ الظَّاهِرُ فَلَيسَ فَوقَكَ شَـيءٌ فَـأَنـتَ البَـاطِـنُ فَـلَيـسَ دُونَكَ شَيءٌ) اَقضِ عَنِّي الدَّينَ وَاغنِنِي مِنَ الفَقرِ (ت حَسَنٌ غَـرِيـبٌ ه، حـب عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَ ت فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسأَلُهُ خَادِماً . قَالَ: فَذَكَرَهُ .

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک نوکر کی خواہش کا اظہار کرنے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ کو یہ وظیفہ بتایا کہ ''اے سات آسمانوں اور عرشِ عظیم کے رب' تورات وانجیل وقرآن نازل کرنے والے رب' دانے اور گٹھلی کو زمین میں پھاڑنے والے رب' میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں، ہر شے تیرے قبضے میں ہے' تو سب سے پہلے ہے' تجھ سے پہلے کچھ بھی نہیں' تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کچھ بھی نہیں' تو سب سے اوپر ہے' تجھ سے اوپر کچھ بھی نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے سوا کچھ بھی نہیں' تو ہی میرا قرض ادا فرما اور مجھے محتاجی سے محفوظ رکھنا۔

وضاحت: حدیثِ مذکور اسلامی علم الکلام کی بنیاد بھی فراہم کرتی ہے۔ مترجم

احسان کا بدلہ لمحے میں

۳۵- عَـن عُبَيدِاللّٰهِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن عَائِشَةَ: قَالَت: وَقَفَ سَائِلٌ عَلَى أَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلِيٍّ فَقَالَ لِـلـحَسَنِ أَوِ الحُسَينِ: اِذهَب اِلَى أُمِّكَ فَقُل لَهَا تَرَكتُ عِندَكِ سِتَّةَ دَرَاهِمٍ فَهَاتِ مِنهَا دِرهَماً فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَالَت: اِنَّمَا تَرَكتَ سِتَّةَ دَرَاهِمٍ لِلدَّقِيقِ فَقَالَ عَلِيٌّ: لَايَصدُقُ اِيمَانُ عَبدٍ حَتَّـى يَـكُـونَ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ أَوثَقُ مِنهُ بِمَا فِي يَدِهِ قُل لَهَا اِبعَثِي بِالسِّتَّةِ دَرَاهِمٍ فَبَعَثَت بِهَا اِلَيهِ فَـدَفَـعَهَا اِلَى السَّائِلِ، قَالَ: فَمَا حَلَّ حَبوَتَهُ حَتَّى مَرَّبِهِ رَجُلٌ مَعَهُ جَمَلٌ يَبِيعُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: بِكَمِ الـجَـمَلُ قَالَ مِائَةٌ وَأَربَعِينَ دِرهَماً فَقَالَ عَلِيٌّ أَعقِلهُ عَلَيَّ أَنَا نُؤَخِّرُكَ بِثَمَنِهِ شَيئًا فَعَقَلَهُ الرَّجُلُ وَمَـضَـى ثُمَّ أَقبَلَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَن هَذَا البَعِيرُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِي فَقَالَ أَتَبِيعُهُ قَالَ نَعَم قَالَ بِكَم قَالَ بِمِأَتَي دِرهَمٍ قَالَ قَدِ ابتَعتُهُ، قَالَ: فَأَخَذَ البَعِيرَ وَأَعطَاهُ المِأَتَينِ . فَأَعطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَرَادَ أَن يُؤَخِّرَهُ مِائَةً وَأَربَعِينَ دِرهَماً وَجَاءَ بِسِتِّينَ دِرهَماً اِلَى فَاطِمَةَ فَقَالَت مَا هَذَا قَالَ هَذَا مَا وَعَدَنَا

---

(۳۵) علي متقي هندي، كنزالعمال ۲/ ۵۷۲،رقم حديث ۱۶۹۷۲ .



اللہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمثَالِهَا (العسکری)

❁❁ عبیداللہ بن محمد اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سائل حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا' آپ نے حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ گھر میں رکھے ہوئے چھ میں سے ایک درہم امی سے لے کر آئیں۔ وہ واپس آ کر امی کی طرف سے کہنے لگے کہ وہ تو آپ نے آٹے کے لئے رکھے ہیں تو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کا ایمان صداقت کے درجے پر فائز نہیں ہو سکتا جسے اپنی ملکیت سے زیادہ اللہ کی ملکیت پر بھروسہ نہ ہو' جا کر امی سے وہ چھ کے چھ درہم لے آؤ' سیّدہ نے سارے درہم بھیج دیئے۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے وہ سارے درہم سائل کو دے دیئے۔ راوی کے بقول حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ابھی وہیں موجود تھے کہ ایک اونٹ بیچنے والا پاس سے گزرا۔ آپ نے اس سے اونٹ کی قیمت پوچھی۔ اس نے ایک سو چالیس درہم بتائے۔ آپ نے اونٹ لے کر اسے قیمت بعد میں دینے کا وعدہ فرمالیا۔ اس شخص کے جانے کے بعد ایک اور شخص وہاں سے گزرا اور اونٹ کے مالک کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا میرا ہے۔ اس نے بیچنے کا پوچھا تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے پوچھنے پر آپ نے دو سو درہم قیمت بتائی۔ اس نے قیمت دے کر اونٹ خرید لیا۔ آپ نے اونٹ کے سابقہ مالک کو طے شدہ رقم دی اور بقیہ ساٹھ درہم لے کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ سیّدہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ وہی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالٰی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے ہمارے ساتھ فرمایا ہے یعنی جس نے ایک نیکی کی' اللہ تعالٰی اسے دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم صداقتِ ایمان کے اعلٰی درجہ پر فائز تھے، مختلف وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے جس کی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صدیق اکبر فرمایا، علاوہ ازیں آپ رضی اللہ عنہ کا بے مثال توکل بھی روایت کے الفاظ سے بخوبی عیاں ہے، نیز حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو صغرسنی میں ہی ایمان کے اعلٰی مدارج کی تعلیم دیا جانا بھی روایت کے اہم نکات میں شامل ہے۔ مترجم

رحمت کا ہے دروازہ کھلا

۳۶- كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسجِدَ يَقُولُ بِسمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِي ذُنُوبِي وَافتَحِ لِي أَبوَابَ رَحمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِي

---

(۳۶) عبدالرزاق، المصنف ۱/۴۲۵، ۴۲۶، رقم حدیث ۱۶۶۴۔

ابنِ ابی شیبۃ، المصنف ۱/۹۲۸، رقم حدیث ۳۴۱۲۔ =

ذُنُوبِي وَافتَح لِي أَبوَابَ فَضلِكَ (حم، ه، طب عَن فَاطِمَةِ الزَهرَاءَ)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے' اللہ کے نام سے ابتداء اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام' اے پروردگار! میری خطائیں معاف فرما' اپنی رحمت کے در میرے لئے وا فرما' اور واپسی پر یہ دعا فرماتے' اللہ کے نام سے ابتداء اور سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر' اے پروردگار! میری خطاؤں سے درگزر فرما' اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

۳۷- كَانَ إِذَا دَخَلَ المَسجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغفِرلِي ذُنُوبِي وَافتَح لِي أَبوَابَ فَضلِكَ ۔ (ت: عَن فَاطِمَةَ)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے پھر دعا فرماتے' اے پروردگار! میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

وضاحت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ صغائر و کبائر سے پاک اور معصوم عن الخطاء ہیں' لہٰذا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لغزشوں کی معافی کا ذکر ہو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گناہوں کی آپ کے طفیل مغفرت مراد ہوگی۔ تفصیلات کے لئے شروحاتِ حدیث کا مطالعہ کیا جائے۔ مترجم

احمد، المسند ٦/ ٢٨٢، ٢٨٣ ۔

ابن ماجة، السنن ١/ ٢٥٣، ٢٥٤ ۔رقم حديث ٧٧١ ۔

الترمذي، ٢/ ١٢٧، ١٢٨، رقم حديث ٣١٤، ٣١٥ ۔

ابو يعلى، المسند ١٢/ ١٢١، رقم حديث ٦٧٥٤ ۔ ايضاً ١٢/ ١٩٩، ٢٠٠، رقم حديث ٦٨٢٢ ۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ١٠٥، ١٠٦، رقم حديث ١٩٥، ١٩٦ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ٢٢/ ٤٢٣، ٤٢٤، رقم حديث ١٠٤٣، ١٠٤٤ ۔

ابن السني، عمل اليوم والليلة، ص ٣٥، ٣٦، رقم حديث ٨٧ ۔

المزي، التهذيب الكمال ٣/ ١٦٩٢ ۔

البغوي، الشرح السنّة ٢/ ٣٦٧ ۔رقم حديث ٤٨١ ۔

(۳۷) حدیث (۳۶) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ مبارکہ

۳۸- كَانَ إِذَا قَدِمَ مِن سَفَرٍ بَدَأَ بِالمَسجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكعَتَينِ ثُمَّ يُثنِي بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا ثُمَّ يَأتِي أَزوَاجَهُ ۔ (طب، ك عَن أَبِي ثَعلَبَةَ)

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی' جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں دو رکعتیں ادا فرماتے' پھر فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے ملتے۔ بعدازاں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں تشریف لے جاتے۔

۳۹- كَانَ كَثِيرًا مَا يُقَبِّلُ عُرْفَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا ۔ (ابنُ عَسَاكِرٍ عَن عَائِشَةَ)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی پیشانی کے بال چومتے تھے۔

باغِ فدک کا معاملہ

۴۰- عَن عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلَت أَبَا بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ بَعدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَن يَقسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ (عَلَيهِ) فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكنَا صَدَقَةٌ، فَغَضِبَت فَاطِمَةُ فَهَجَرَت أَبَا بَكرٍ فَلَم تَزَل مُهَاجِرَةً لَهُ حَتَّى تُوُفِّيَت وَعَاشَت بَعدَ (وَفَاةِ) رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشهُرٍ فَكَانَت فَاطِمَةُ تَسأَلُ أَبَا بَكرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِن خَيبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ بِالمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكرٍ (عَلَيهَا) وَقَالَ: لَستُ تَارِكًا شَيئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلتُهُ فَإِنِّي أَخشَى إِن تَرَكتُ شَيئًا مِن أَمرِهِ أَن أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَةُ المَدِينَةِ

---

(۳۸) حدیث (۱) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۳۹) السيوطي، الجامع الصغير ۵/ ۱۷۴ ۔

(۴۰) حديث (۲۲) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلَی عَلِيٍّ وَالعَبَّاسِ فَغَلَبَ عَلِيٌّ عَلَيهَا وَأَمَّا خَيبَرُ وَفَدَكُ فَأَمسَكَهُمَا عُمَرُ، وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعرُوهُ، وَنَوَائِبِهِ وَأَمرُهُمَا اِلَی (مَن) وَلِيَ الأَمرَ فَهُمَا عَلَى ذَالِكَ اِلَى اليَومِ (حم، خ، م، ق)

❁❁ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر میراثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اموال فئی طلب فرمائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت نہیں، آپ کا ترکہ صدقہ ہے' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وجہ سے آپ سے ناراض ہو کر لوٹ آئیں اور اپنی وفات تک آپ سے بات نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ چھے ماہ زندہ رہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دراصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے میراث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اموال خیبر' باغ فدک اور اموال مدینہ طلب فرمائے تھے جس سے آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں راہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹ کر گمراہ ہی نہ ہو جاؤں' اموالِ مدینہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے کر دیئے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قبول بھی کیے تھے' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اموال خیبر اور باغ فدک اپنی نگرانی میں رکھے اور وجہ یہ بتائی تھی کہ یہ اموال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی اور عوامی ضروریات کے لئے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خلیفہ وقت کی صوابدید پر چھوڑ دیئے تھے اور آج تک ان کا یہی حکم ہے۔

وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اظہارِ غم

۴۱- عَن عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَت تَقُولُ وَا أَبَتَاهُ مِن رَبِّهِ مَا أَدنَاهُ، وَا أَبَتَاهُ جِنَانُ الخُلدِ مَأوَاهُ، رَبُّهُ يُكرِمُهُ اِذَا أَدنَاهُ الرَّبُّ وَالرُّسُلُ تُسَلِّمُ عَلَيهِ حِينَ تَلقَاهُ (ك)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک پر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا یوں اظہارِ غم کر رہی تھیں' ہائے بابا جی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا' ہائے بابا جی! جنت کے باغات آپ کا ٹھکانہ ہیں' ہائے بابا جی! آپ کے رب نے آپ کو اپنا قرب عطا فرمایا اور عزت واکرام

---

(۴۱) الحاكم،المستدرك ۳/۱۶۳، رقم حديث ۴۷۶۸

سے نوازا' سارے رسول علیہم السلام آپ سے ملاقات کے وقت آپ پر درود و سلام بھیجیں گے۔

وضاحت: عورتیں اکثر کسی قریبی عزیز کی وفات پر روتی' پیٹتی اور فضول بین کرتی ہیں۔ بعض اوقات تو ایسے ایسے کلمات منہ سے کہہ دیتی ہیں کہ الامان والحفیظ' لیکن سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا غم کی انتہا پر بھی وہ جملے ادا فرما رہی تھیں جو شریعت کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ اصحاب لفظ و معنی ان جملوں کی فصاحت و بلاغت اور اس قادر الکلامی پر رشک میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیوں نہ ہو' افصح العرب والعجم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر تھیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا اللہ رب العالمین کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے اور سید الانبیاء والمرسلین ہونے کا عقیدہ رکھتی تھیں۔ مترجم

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بے چینی

۴۲- عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِن كَربِ

---

(۴۲) الطيالسي، المسند، ص ۳۷۲، رقم حديث ۲۰۴۵ .

عبدالرزاق، المصنف ۳/۵۵۳، رقم حديث ۶۶۷۳ .

ابن سعد، الطبقات ۲/۳۱۱ .

احمد، المسند ۱/۱۴۳، ۱۹۷، ۲۰۴ .

عبد بن حُميد، المنتخب من المسند، ص ۴۰۲، ۴۰۳، رقم حديث ۱۳۶۴ .

الدارمي، مقدمة السنن ۱/۵۳، رقم حديث ۸۷ .

البخاري، الجامع الصحيح ۸/۱۴۹، رقم حديث ۴۴۶۲ .

ابن ماجة، السنن ۱/۵۲۱، ۵۲۲، رقم حديث ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱ .

الترمذي، الشمائل، ص ۲۳۰، رقم حديث ۳۸۵ .

النسائي، السنن ۴/۱۲، ۱۳ .

ابو يعلىٰ، المسند ۵/۱۵۶، ۱۵۷ بالاختصار

ابن حبّان، الجامع الصحيح ۱۴/۵۸۲، رقم حديث ۶۶۱۳ .

الحاكم، المستدرك ۳/۵۹، رقم حديث ۴۳۹۶ .

البيهقي، السنن ۴/۷۱ .

ايضاً، الدلائل النبوّة ۷/۲۱۲، ۲۱۳ .

الـمَـوتِ مَـاوَجَـدَ قَالَت فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَاكَربَ أَبَتَاهُ، فَقَالَ: لَاكَربَ عَلَى أَبِيكِ بَعدَ اليَومِ قَد حَضَرَ مِن أَبِيكِ مَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىَ بِتَارِكٍ مِنهُ أَحَداً، وَفِي لَفظٍ: مَالَيسَ بِنَاجٍ مِنهُ أَحَداً المُوَافَاةُ يَومَ القِيَامَةِ ۔ (ع، وابنُ خُزَيمَةَ، ك)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف محسوس ہوئی تو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نہایت بے چین ہو کر یوں کہنے لگیں ہائے بابا جی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس قدر تکلیف ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' آج کے بعد تیرے بابا کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی' اب تیرے بابا جی کے وصال کا وقت ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو بھی محفوظ نہیں رکھتا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت تک کوئی بھی موت سے بچ نہیں سکتا۔

۴۳- عَـن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَ ضَـمَّتهُ فَاطِمَةُ إِلَى صَدرِهَا ثُمَّ قَالَت: وَاكَربَاهُ لِكَربِ أَبَتَاهُ، ثُمَّ قَالَت: يَا أَبَتَاهُ مِن رَبِّهِ مَا أَدنَاهُ يَـا أَبَتَاهُ إِلَى جِبرَئِيلَ نَنعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّاتُ الفِردَوسِ مَأوَاهُ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، ثُمَّ قَالَت: يَا أَنَـسُ كَيفَ طَابَت أَنفُسُكُم أَن تَحثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ۔ (كر، ع)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کو شدید تکلیف محسوس ہوئی، سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بے قرار ہو کر آپ کو گلے سے لگالیا اور درد بھری آواز میں کہنے لگیں' ہائے تکلیف' بابا جی کو شدید تکلیف' بابا جی آپ کے رب نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا' بابا جی، جبرائیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں' بابا جی! جنت الفردوس آپ کی قیام گاہ ہے' بابا جی! آپ نے پروردگار کا بلاوا قبول کر لیا' پھر سیّدہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا' تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس پر مٹی ڈالنا کیسے پسند کرو گے۔

۴۴- عَـن أَنَـسٍ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَبسُـطُ رِجلاً وَيَقبِضُ أُخرَى، قَالَت فَاطِمَةُ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَباً دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبرَئِيلَ أَنعَاهُ يَـا أَبَتَـاهُ مِـن رَبِّـهِ مَـا أَدنَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الفِردَوسِ مَأوَاهُ، فَلَمَّا دَفَنَاهُ قَالَت لِي فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ

---

(۴۳) حدیث (۴۲) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۴۴) حدیث (۴۲) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

كَيفَ طَابَت أَنفُسُكُم أَن تَحثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ۔ (ع، كر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری شدید ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے قرار ہوکر ایک پاؤں مبارک پھیلاتے اور دوسرا سکیڑ لیتے۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بے چین ہوکر کہا باباجی! اللہ کے بلاوے پر آپ تیار ہوگئے' باباجی! جبرائیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں' باباجی! آپ کے رب نے آپ کو اپنے پاس بلالیا' باباجان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ بقولِ راوی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین پر سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انس! تم جسدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح پسند کرو گے؟

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی شان وعظمت

۴۵- عَن اِبرَاهِيمَ بنِ عَلِيِ الرَّافِعِي عَن أَبِيهِ عَن جَدَّتِهِ زَينَبَ بِنتِ أَبِي رَافِعٍ قَالَت رَأَيتُ فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَت بِابنَيهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَكوَاهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَت يَارَسُولَ اللّٰهِ هَذَانِ اِبنَاكَ فَوَرِّثهُمَا فَقَالَ: أَمَّا الحَسَنُ فَلَهُ هَيبَتِي وَسُودُدِي، وَأَمَّا الحُسَينُ فَلَهُ جُرأَتِي وَجُودِي (ابن مندة، كر اِبرَاهِيمُ قَالَ (خ): فِيهِ نَظَرٌ ۔

ابراہیم بن علی رافعی' ان کے والد' ان کی دادی زینب بنت ابی رافع سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادوں کو لے کر حاضر بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئیں' آپ مرضِ وصال میں تھے' عرض کرنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں' ان کو اپنا وارث بنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن میری ہیبت اور سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت وسخاوت کا امین ہے۔

راوی ابراہیم بن علی رافعی کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں کلام ہے۔

وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۶- عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ القَاسِمِ عَن أَبِيهِ قَالَ صَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي اليَومِ

---

(۴۵) الطبراني، المعجم الكبير ۴۲۳/۲۲، رقم حديث ۱۰۴۱ ۔

(۴۶) الطبري، التاريخ ۱۹۹/۳ ۔

علي متقي هندي، كنز العمال ۲۷۲/۷، رقم حديث ۱۸۸۵۲ ۔

الَّذِي مَاتَ فِيهِ صَلاةَ الصُّبحِ فِي المَسجِدِ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكرٍ يُصَلِّي فَقَعَدَ عِندَ رِجلَيهِ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ المُتَقَدِّمَ وَأَعظَمُ أَنَّ أَبَا بَكرٍ كَانَ المُتَقَدِّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَاصَفِيَّةُ بِنتَ عَبدِالمُطَّلِبِ يَاعَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَا فَاطِمَةُ بِنتَ مُحَمَّدٍ اِعمَلا فَإِنِّي لَا أُغنِي عَنكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، قَالَ أَبُو بَكرٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرَاكَ اليَومَ بِحَمدِ اللّٰهِ مُفِيقاً وَاليَومَ يَومُ ابنَةِ خَارِجَةَ فَاستَأذَنَ إِلَيهَا فَأُذِنَ لَهُ، وَهِيَ بِالسُّنحِ، فَزَعَمُوا أَنَّهُ مِيلٌ أَومِيلانِ مِنَ المَدِينَةِ وَثُقِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ مِن يَومِهِ ۔ (ابن جرير)

❁❁ عبدالرحمٰن بن قاسم اوران کے والد سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال کے دن نماز فجر مسجد میں ادا فرمائی۔بعض نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے پھر ابوبکر کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔اور کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرمارہے تھے،جب کہ زیادہ تر لوگوں کا کہنا ہے کہ ابوبکر آگے تھے،جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو فرمایا' اے صفیہ بنت عبدالمطلب' اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی،اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اعمالِ صالحہ کا اہتمام رکھنا' میں از خود اللہ کے ہاں تمہارا ضامن نہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت اچھی ہے اور بنتِ خارجہ کی باری کا دن بھی ہے' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے اجازت بھی لے لی اور وہ ''مقامِ سنح'' میں قیام پذیر تھیں،البتہ لوگوں کو خیال گزرا کہ یہ مقام مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر ہے،اور اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید تکلیف ہوئی اور وصال فرمایا۔

وضاحت :بنتِ خارجہ سے مراد ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں،روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شرم وحیا کا پیکر تھے،آپ نے بحیثیتِ والد اپنی صاحبزادی کی باری کا ذکر تو کیا لیکن شرم وحیا کے سبب اپنی طرف نسبت کرنے کی بجائے اپنی زوجہ کا نام لیا،لہٰذا لفظ ''ابوبکر'' کا مفہوم غلط نہیں لینا چاہیے۔۔مترجم

قبولیت کی گھڑی

۴۷- إِنَّ فِي الجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبدٌ يَسأَلُ اللّٰهَ تَعَالىٰ فِيهَا خَيرًا إِلَّا أَعطَاهُ إِيَّاهُ إِذَا تَدَلَّى نِصفُ الشَّمسِ لِلغُرُوبِ ۔ (هب عَن فَاطِمَةَ الزَهرَاءَ)

❁❁ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک لمحہ ایسا

بھی ہے جس میں بندۂ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر و بھلائی طلب کرے وہ اسے عطا فرماتا ہے' جس لمحہ نصف سورج غروب ہو جائے۔

طلوع فجر تا طلوع آفتاب تقسیم رزق

۴۸- يَـابُـنَـيَّةُ قُـومِـي اشـهَدِي رِزقَ رَبِّكِ وَلَاتَكُونِي مِنَ الغَافِلِينَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُقسِمُ أَرزَاقَ النَّـاسِ مَـا بَيـنَ طُلُوعِ الفَجرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمسِ ۔(هب ۔ وضعفه عن فاطمة وعلى رضى الله عنهما)

❁❁ فاطمہ زہراء وحضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بٹیا! اٹھو اپنے رب کے رزق کے لئے' اور ہاں سُستی نہ کرنا' بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک لوگوں میں رزق تقسیم فرماتا ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

۴۹- عَن فَـاطِـمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَت: كَانَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ إِذَا دَخَـلَ الـمَسجِدَ يَقُولُ بِسمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِي ذُنُوبِي وَافتَح لِي أَبوَابَ رَحمَتِكَ فَإِذَا قَالَ بِسمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِي ذُنُوبِي وَافتَح لِي أَبوَابَ فَضلِكَ ۔(عب، ش، ض)

❁❁ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو دعا فرماتے' اللہ کے نام سے شروع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام' اے پروردگار! میری لغزشوں

---

(۴۷) الطبراني، المعجم الاوسط ۱۰۴،۱۰۳/۳، رقم حديث ۲۶۲۷ ۔

ايضاً، ۲۸۹/۶، ۶۴۴۰ ۔ ايضاً، ۷/۸، رقم حديث ۷۷۸۸ ۔

البيهقي، الشُعب الايمان ۴۰۰/۴ ۔ نیز متعدد کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مذکور کے متعدد شواہد مختلف طرق سے مروی ہیں۔

(۴۸) البيهقي، الشُعب الايمان ۱۸۱/۴، رقم حديث ۴۷۳۵، ۴۷۳۶ ۔

(۴۹) حدیث (۳۷،۳۶) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

سے درگزر فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور مسجد سے نکلتے وقت بھی یہی دعا فرماتے۔ اللہ کے نام سے شروع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام! اے پروردگار! میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

وضاحت: قرآن کی آیت ﴿وَلَلاٰخِرَةُ خَيرٌ لَّكَ مِنَ الاُولىٰ﴾ کے مطابق ''لغزشوں سے درگزر'' سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی ہوگی، کیوں کہ مذکورہ آیت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر آنے والا لمحہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گزشتہ لمحات سے بہر صورت بہتر ہونا چاہئے جبکہ لغزش نقصان کا باعث ہے، علاوہ ازیں عصمتِ انبیاء علیہم السلام پر قرآن وحدیث کے بہ کثرت دلائل وشواہد ہیں جن سے انکار ممکن نہیں۔ مترجم

نمازِ تہجد

۵۰- عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ لَيلاً فَقَالَ: أَلاَتُصَلِّيَانِ فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّمَا أَنفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالىٰ إِذَا شَاءَ أَن يَّبعَثَنَا بَعَثَنَا فَانصَرَفَ حِينَ قُلتُ ذَالِكَ وَلَم يَرجِع إِلَيَّ شَيئًا ثُمَّ سَمِعتُهُ وَهُوَ يَضرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْاِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ ۔ (حم، خ، م ۔ ن، وابن جرير، و ابن خزيمة)

---

(۵۰) عبدالرزاق، المصنف ۵۹۰/۱، رقم حديث ۲۲۴۴ ۔

احمد، المسند ۱۱۲،۹۱/۱ ۔

ايضاً، فضائل الصحابة ۶۱۴/۲، رقم حديث ۱۰۵۰ ۔

البخاري، الجامع الصحيح ۱۰/۳، رقم حديث ۱۱۲۷ ۔ ايضاً، ۳۰۷/۷، رقم حديث ۳۰۸ ۔

ايضاً، ۳۱۳/۱۳، رقم حديث ۷۳۳۴ ۔ ايضاً، ۴۴۶/۱۳، رقم حديث ۷۴۶۵ ۔

المسلم، الجامع الصحيح ۵۳۸،۵۳۷/۱، رقم حديث ۷۷۵ ۔

النسائي، السنن ۲۰۶،۲۰۵/۳، رقم حديث ۱۶۱۲،۱۶۱۱ ۔

ايضاً، السنن الكبرىٰ ۳۸۶/۶، رقم حديث ۱۱۳۰۵ ۔

ابو يعلىٰ، المسند ۳۰۱/۱، رقم حديث ۳۶۶ ۔

ابنِ خُزيمة، الجامع الصحيح ۱۷۹،۱۷۸/۲، رقم حديث ۱۱۴۰،۱۱۳۹ ۔

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ۳۰۶،۳۰۵/۶، رقم حديث ۲۵۶۶ ۔

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کے وقت میں تشریف لائے اور نماز کا پوچھا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہماری سانسیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں وہ جب چاہے ہمیں نیند سے بیدار کرے' میرے اس جواب پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ فرمائے بغیر لوٹ گئے' پھر میں نے سنا آپ اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار کر یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ﴿اور انسان جھگڑنے میں ہر شے سے بڑھا ہوا ہے﴾۔

۵۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا فَقَالَ: قُومَا فَصَلِّيَا فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَنَا أَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا (بَعَثَنَا) فَوَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ: مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا. قَالَهَا مَرَّتَيْنِ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾. (ع، و ابن جرير، وابن خزيمة، حب)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے' ہمیں نماز کے لئے جگا کر لوٹ گئے اور خشوع وخضوع سے نماز ادا فرمائی۔ اس دوران ہمارے نہ جاگنے کو محسوس فرما کر واپس تشریف لائے' دوبارہ ہمیں نماز کے لئے جگایا' میں آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر عرض کرنے لگا' اللہ کی قسم' ہم فقط اللہ کے فرائض ادا کریں گے کیونکہ ہماری جانیں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں' وہ جب ہمیں جگائے ہم جاگیں گے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہی کلمات دہراتے ہوئے اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار کر لوٹ گئے اور فرمایا ﴿اور انسان جھگڑنے میں ہر شے سے بڑھا ہوا ہے﴾۔

فرائض کے علاوہ بقیہ نماز گھر میں

۵۲- اَلرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَصَدْرِ فِرَاشِهِ وَالصَّلَاةِ فِي مَنْزِلِهِ إِلَّا إِمَامَ يَجْمَعُ النَّاسُ

---

(۵۱) حدیث (۵۰) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۵۲) الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۹۷، ۹۸، رقم حديث ۱۸۰۔

الطبراني، المعجم الكبير ۲۲/۴۱۴، رقم حديث ۱۰۲۵۔

عَلَيهِ . (طب عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ)

❁❁ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' بندہ اپنی سواری اور بستر کا زیادہ حق دار ہے' نماز باجماعت کے علاوہ بقیہ نماز گھر میں ادا کر لے، سوائے امام کے کہ لوگ اس کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں۔

۵۳- صَاحِبُ الدَابَةِ أَحَقُّ بِصَدرِهَا (حب عَن بُرَيدَةَ، حم، طب عَن قَيسِ بنِ سَعدٍ، وَحَبِيبِ بنِ مَسلِمَةَ، حم عَن عُمَرَ، طب عَن عِصمَةَ بنِ مَالِكٍ الخُطمِي، دعن عُروَةَ بنِ مُغِيثِ الأَنصَارِي، طس عَن عَلِيٍّ، البزار عَن أَبِي هُرَيرَةَ أبُونُعَيم عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ)

❁❁ حضرت بریدۃ' حضرت قیس بن سعد' حضرت حبیب بن مسلمہ' حضرت عمر' حضرت عصمہ بن مالک حطمی' حضرت عروہ بن مغیث انصاری' حضرت علی المرتضی حضرت ابو ہریرہ اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء علیہم الرضوان سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سواری کا مالک اس کا زیادہ حق دار ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور وارث

۵۴- لَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَينَ أَصحَابِهِ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَد ذَهَبَ رُوحِي وَانقَطَعَ ظَهرِي حِينَ رَأَيتُكَ فَعَلتَ بِأَصحَابِكَ مَافَعَلتَ غَيرِي فَإِن كَانَ هَذَا مِن سَخَطٍ عَلَيَّ فَلَكَ العُتبٰى وَالكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ مَا أَخَّرتُكَ إِلَّا لِنَفسِي وَأَنتَ

---

(۵۳) احمد، المسند ۵/۳۵۳ .

ابو داؤد، السنن ۳/۲۸، رقم حديث ۲۵۷۲ . =

الترمذي، السنن ۵/۹۹، رقم حديث ۲۷۷۳ .

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ۱۱/۳۶، ۳۷، رقم حديث ۴۷۵۳ . اس روایت کے متعدد شواہد بھی مختلف راویوں سے مروی ہیں، جن کی بنا پر یہ روایت صحیح لغیرہ کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

(۵۴) احمد، فضائل الصحابة ۱/۵۲۵، ۵۲۶، رقم حديث ۸۷۱ . ايضاً، ۲/۶۳۸، ۶۳۹، رقم حديث ۱۰۸۵، ايضاً، ۲/۶۶۶، ۶۶۷، رقم حديث ۱۱۳۷ .

البخاري، التاريخ الكبير ۲/۱/۳۸۶ . ايضاً، التاريخ الصغير ۱/۲۵۰، ۲۵۱ .

الطبراني، المعجم الكبير ۵/۲۲۰، ۲۲۱، رقم حديث ۵۱۴۶ .



مِنِّي بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسٰى غَيرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعدِي وَأَنتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ مَا وَرِثَتِ الأَنبِيَاءُ مِن قَبلِي، قَالَ: وَمَا وَرِثَتِ الأَنبِيَاءُ مِن قَبلِكَ؟ قَالَ كِتَابَ رَبِّهِم وَسُنَّةَ نَبِيِّهِم وَأَنتَ مَعِي فِي قَصرِي فِي الجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ بِنتِي وَأَنتَ أَخِي وَرَفِيقِي . (حم فِي كِتَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ، ابن عساکر)

❁❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اخوت قائم فرمائی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری طاقت جواب دے چکی اور میری کمر ٹوٹ چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو معاملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ فرمایا' مجھے اس میں نظر انداز فرمایا' اگر تو یہ سزا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سزا و عزت دینے کا حق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا جس نے مجھے حق کے ساتھ معبوث فرمایا' میں نے تمہیں فقط اپنے لئے موخر کیا' تمہیں مجھ سے وہی تعلق ونسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام سے تھی' ہاں میرے بعد نبی کوئی نہیں' تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وراثت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی جو مجھ سے قبل وراثت انبیاء علیہم السلام تھی۔ عرض کیا وراثت انبیاء علیہم السلام کیا تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ان کے انبیاء علیہم السلام کی سنت' تم جنت میں میرے اور میری بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے ہمراہ میرے محل میں قیام پذیر ہو گے۔ اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

وضاحت: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نبوت کے معیار پر پورے اترتے تھے، لیکن نبوت ورسالت کا سلسلہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر اختتام پذیر ہو چکا تھا، چنانچہ تذکیر الاخوان میں مولانا شاہ اسماعیل دہلوی نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ ''معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تو پیغمبر کی بالقوت صلاحیت تھی جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں تھی۔'' مترجم

مواخات مدینہ اور شان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۵۵ - أَخبَرَنَا أَبُو القَاسِمِ إِسمَاعِيلُ بنُ أَحمَدَ أَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ النَّقُورِ أَنبَأَنَا عِيسَى بنُ عَلِيٍّ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدِ الذَّارِعِ البَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبدُالمُؤمِنِ بنُ عَبَّادِ العِيدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ مَعنٍ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ شُرَحبِيلَ عَن زَيدِ بنِ أَبِي أَوفَى . قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ الجَوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا نَصرُ بنُ عَلِيِّ بنِ الجَهضَمِيُّ حَدَّثَنَا

- - - - - - - -

(۵۵) حدیث (۵۴) کی تخریج دیکھیں۔

الجهضمي حدثنا عبد المؤمن بن عباد العبدي حدثني يزيد بن معن عن عبدالله بن شرحبيل عن رجل من قريش عن زيد بن أبي أوفى رضي الله عنه قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مسجده فقال أين فلان فجعل ينظر في وجوه أصحابه ويتفقدهم ويبعث إليهم حتى توافوا عنده فلما توافوا عنده حمد الله وأثنى عليه ثم قال أني محدثكم حديثاً فاحفظوه وعوه وحدثوا به من بعدكم، إن الله عزوجل اصطفى من خلقه خلقاً ثم تلا ﴿الله يصطفي من الملائكة رسلاً من الناس﴾ خلقاً يدخلهم الجنة وإني أصطفي منكم من أحب أن أصطفيه ومواخ بينكم كما آخى الله عزوجل بين ملائكته قم يا أبا بكر فاجث بين يدي فإن لك عندي يداً، الله يجزيك بها فلو كنت متخذاً خليلاً لاتخذتك خليلاً فأنت مني بمنزلة قميصي من جسدي ثم تنحى أبو بكر ثم قال أدن يا عمر فدنا منه فقال لقد كنت شديد الشغب علينا أبا حفص فدعوت الله عزوجل أن يعز الاسلام بك أو بأبي جهل بن هشام ففعل الله ذالك بك وكنت أحبهم إلى الله فأنت معي في الجنة ثالث ثلاثة من هذه الأمة، ثم تنحى عمر ثم آخى بينه وبين أبي بكر، ثم دعا عثمان فقال أدن أبا عمرو أدن أبا عمرو فلم يزل يدنو منه حتى ألصقت ركبتاه بركبتيه فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى السماء فقال سبحان الله العظيم ثلاث مرات ثم نظر إلى عثمان وكانت إزاره محلولة فزرها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده ثم قال: اجمع عطفى ردائك على نحرك ثم قال: إن لك شأنا في أهل السماء أنت ممن يرد على حوضي وأوداجك تشخب دماً فأقول من فعل بك هذا فتقول فلان وفلان وذالك كلام جبرئيل إذا هاتف يهتف من السماء فقال: ألا إن عثمان أمير على كل مخذول، ثم تنحى عثمان ثم دعا عبدالرحمن بن عوف فقال: أدن يا أمين الله (أنت، أمين الله) وتسمى في السماء الأمين يسلطك الله على مالك بالحق أما إن لك عندي دعوة قد وعدتكها وقد أخرتها قال: أخرلي يارسول الله! قال: حملتني يا عبدالرحمن أمانة ثم قال: إن لك لشأناً يا عبدالرحمن أما إنه أكثر الله مالك، وجعل يقول بيده: هكذا وهكذا ـ ووصف لنا حسين بن محمد ـ جعل يحثو بيده، ثم تنحى عبد الرحمن ثم آخى بينه وبين عثمان، ثم دعا طلحة و الزبير ثم قال لهما، أدنوا مني فدنوا منه فقال لهما أنتما حواري

كَحَوَارِيِّ عِيسَى ابنِ مَريَمَ ثُمَّ آخَى بَينَهُمَا، ثُمَّ دَعَا عَمَّارَ بنَ يَاسِرٍ وَسَعداً وَقَالَ: يَا عَمَّارُ تَقتُلُكَ الفِئَةُ البَاغِيَةُ ثُمَّ آخَى بَينَهُ وَبَينَ سَعدٍ، ثُمَّ دَعَا عُوَيمِرَ بنَ زَيدٍ أَبَا الدَّردَاءِ وَسَلمَانَ الفَارِسِيَّ فَقَالَ: يَاسَلمَانُ أَنتَ مِنَّا أَهلَ البَيتِ وَقَد آتَاكَ اللّٰهُ العِلمَ الأَوَّلَ وَالآخِرَ وَالكِتَابَ الأَوَّلَ وَالكِتَابَ الآخِرَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُرشِدُكَ يَا أَبَا الدَّردَاءِ قَالَ بَلَى بِأَبِي أَنتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: إِن تَنقُدهُم يَنقُدُوكَ وَإِن تَترُكهُم لَايَترُكُوكَ وَإِن تَهرَبْ مِنهُم يُدرِكُوكَ فَأَقرِضهُم عِرضَكَ لِيَومِ فَقرِكَ، وَاعلَم أَنَّ الجَزَاءَ أَمَامَكَ، ثُمَّ آخَى بَينَهُ وَبَينَ سَلمَانَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي وُجُوهِ أَصحَابِهِ، فَقَالَ: أَبشِرُوا وَقَرُّوا عَيناً، أَنتُم أَوَّلُ مَن يَرِدُ عَلَيَّ حَوضِي وَأَنتُم فِي أَعلَى الغُرَفِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ فَقَالَ: الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَهدِي مِنَ الضَّلَالَةِ وَيَكتُبُ الضَّلَالَةَ عَلَى مَن يُحِبُّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَقَد ذَهَبَ رُوحِي وَانقَطَعَ ظَهرِي حِينَ رَأَيتُكَ فَعَلتَ هٰذَا بِأَصحَابِكَ مَافَعَلتَ غَيرِي، فَإِن كَانَ هٰذَا مِن سَخَطٍ عَلَيَّ فَلَكَ العُتبَى وَالكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ مَا أَخَّرتُكَ إِلَّا لِنَفسِي وَأَنتَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَى غَيرَ أَنَّهُ لَانَبِيَّ بَعدِي وَأَنتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ: قَالَ مَاوَرَّثَتِ الأَنبِيَاءُ مِن قَبلِي، قَالَ مَا وَرَّثَتِ الأَنبِيَاءُ مِن قَبلِكَ قَالَ: كِتَابَ رَبِّهِم وَسُنَّةَ نَبِيِّهِم وَأَنتَ مَعِي فِي قَصرِي فِي الجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابنَتِي، وَأَنتَ أَخِي وَرَفِيقِي ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ﴿إِخوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾ المُتَحَابِينَ فِي اللّٰهِ يَنظُرُ بَعضُهُم إِلَى بَعضٍ، قُلتُ: هٰذَا الحَدِيثُ أَخرَجَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الأَئِمَّةِ كَالبَغَوِيِّ وَالطَّبرَانِيِّ فِي مُعجَمَيهِمَا وَالبَاوَردِيُّ فِي المَعرِفَةِ وَابنُ عُدَيٍّ، وَكَانَ فِي نَفسِي مِنهُ شَيءٌ ثُم رَأَيتُ أَبَا أَحمَدَ الحَاكِمَ فِي الكُنَى نَقَلَ عَنِ البُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ بَشِيرٍ أَبُو عَمرٍو عَن يَحيَى بنَ مُعِينٍ المُدَينِي حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ القَرَشِيُّ عَن سَعدِ بنِ شُرَحبِيلٍ عَن زَيدِ بنِ أَبِي أَوفَى وَقَالَ: هٰذَا إِسنَادٌ مَجهُولٌ لَايُتَابِعُ عَلَيهِ وَلَايُعرَفُ سِمَاعُ بَعضِهِم مِن بَعضٍ.

۞۞ ابوقاسم اسمٰعیل بن احمد' احمد بن محمد بن نقور' عیسیٰ بن علی' عبداللہ بن محمد' حسین بن محمد وارع بغوی' عبدالمومن بن عباد عبدی' یزید بن معن' عبداللہ بن شرحبیل اور زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے...... دوسری سند میں محمد بن علی جوزجانی' نصر بن علی بن جہضمی' جہضمی' عبدالمومن بن عباد عبدی' یزید بن معن' عبداللہ بن شرحبیل' ایک قریشی اور حضرت زید بن ابی اوفی

رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کی مسجد میں حاضرِ خدمت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کے متعلق پوچھا۔ پھر صحابہ کرام کی طرف ایسے دیکھا کہ کسی کو تلاش رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص بھیج کر انہیں بلایا جو موجود نہیں تھے۔ جب سارے آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد خطبہ میں فرمایا میں تمہیں ایک ضروری بات بتانے جا رہا ہوں' غور سے سنو' یاد رکھو اور بعد والوں تک اسے پہنچانا' اللہ نے اپنی مخلوق میں کچھ لوگ مخصوص فرمائے اور پھر آیت تلاوت فرمانے لگے ﴿اللہ فرشتوں میں سے پیغام رسانی کرنے والوں کا انتخاب فرمالیتا ہے یونہی انسانوں میں سے﴾ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، اب میں تم میں سے اپنے پسندیدہ لوگ منتخب کروں گا' اور تمہارے درمیان رشتۂ اخوت قائم کروں گا جیسے اللہ نے فرشتوں میں اخوت قائم فرمائی ہے۔ ابوبکر! کھڑے ہو کر میرے سامنے آؤ' میرے ہاں تمہارا ایک مقام ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔ میں اگر کسی کو تنہائیوں کا یار بناتا تو تمہیں بناتا۔ میرے ساتھ تمہارا تعلق میری قمیص کی طرح ہے۔ آپ ایک طرف ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عمر فاروق کو اپنے قریب بلا کر فرمایا' اے ابوحفص! تم نے میرے ساتھ نہایت سخت رویہ رکھا' اسلام کی شوکت وغلبہ کے لئے میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور ابوجہل بن ہشام میں سے ایک کو مانگا تھا' اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعے اسلام کو شان وشوکت عطا فرمائی۔'' اُن میں سے اللہ تعالیٰ کو تم پسند آئے، اور ہم تینوں جنت میں ہوں گے۔ آپ ایک جانب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر وعمر دونوں میں مواخات قائم فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کو پاس بلاتے ہوئے فرمایا، قریب ہو جاؤ، قریب ہو جاؤ، تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتے ہوتے آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے ابوعمرو! اللہ پاک ہے' عظیم ہے' ایسا تین مرتبہ فرمایا' پھر حضرت عثمان کی طرف توجہ فرمائی۔ اپنے دستِ اقدس سے آپ کی قمیص کے کھلے ہوئے بٹن بند کئے اور فرمایا' اپنی چادر گلے میں ڈال لو' آسمان والوں میں تمہارا ایک مقام ہے' تم بھی حوضِ کوثر پر میرے سامنے پیش ہوگے' تمہارا جسم خون آلود ہو گا' میں اس کی وجہ پوچھوں گا' تم ان ظالموں کے نام بتاؤ گے' جبرائیل بھی یہی جواب دیں گے، جب کہ آسمان سے ہاتفِ غیبی کی آواز آئے گی کہ عثمان ہر مظلوم ومحروم کے امیر ہیں۔ حضرت عثمان ایک طرف ہوئے تو عبدالرحمٰن بن عوف کو اللہ کا امین کہہ کر پاس بلایا اور فرمایا تم اللہ کے امین ہو' آسمان میں تمہیں امین کہا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں برحق دولت سے سرفراز فرمایا' میں نے تمہارے لئے ایک دعا مؤخر کر رکھی ہے' عرض کرنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسے ابھی مؤخر ہی رکھئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن تم نے امانت میرے ذمہ لگا دی ہے، اللہ تمہیں اور مال ودولت سے نوازے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، ایسے ایسے، حسین بن محمد راوی نے کیفیتِ اشارہ یوں بیان کی کہ جیسے آپ دونوں ہاتھوں سے کچھ سمیٹ رہے ہوں، پھر عبدالرحمٰن ایک طرف ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت عثمان کے درمیان رشتہ اخوت استوار فرمایا پھر آپ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو پاس بلایا، وہ قریب ہوئے تو فرمایا'

تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حواریوں کی طرح میرے حواری ہو' پھر دونوں میں اخوت قائم فرمائی، پھر عمار بن یاسر اور حضرت سعد کو بلایا اور فرمایا: اے عمار! تمہیں باغی قتل کر دیں گے' پھر ان کے اور حضرت سعد کے مابین اخوت قائم فرمائی پھر عویمر بن زید ابوالدرداء اور سلمان فارسی کو بلا کر فرمایا: اے سلمان! تم تو میرے گھر کے ایک فرد ہو' تمہیں اللہ نے علم اول و آخر اور کتاب اول و آخر سے سرفراز فرمایا ہے، پھر فرمایا: اے ابوالدرداء! میں تمہیں بھلائی کی بات نہ بتاؤں؟ عرض کرنے لگے کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ فرمایا' تم لوگوں پر تنقید کرو گے تو لوگ بھی تم پر تنقید کریں گے' تم انہیں نظر انداز کرو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے' تم ان سے دور بھاگو گے تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے' اس لئے محتاجی کے دن قیامت کے لئے تم اپنی شان و شوکت ان کے حوالے کر دو۔ خیال رہے کہ جزا تمہارے سامنے ہے، پھر ان کے اور سلمان فارسی کے درمیان رشتۂ اخوت قائم فرمایا پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، مسرت کا اظہار کرو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو، تم سب حوض کوثر پر پہلے پہل میرے سامنے پیش ہو گے' اور تم عالی شان محلات میں رہو گے' پھر عبداللہ بن عمر کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا تمام تعریف اللہ کی جس نے گمراہی سے بچایا اور جسے چاہا گمراہ کیا۔ بعد ازاں حضرت علی المرتضیٰ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ضبط جواب دے چکا اور صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے' میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے یہ معاملہ فرمایا اور مجھے نظر انداز فرمایا۔ اگر یہ ناراضگی کی سزا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا پورا اختیار اور حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ معبوث فرمایا' تمہیں میں نے صرف اپنے لئے موخر کیا ہے' تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کی تھی۔ البتہ میرے بعد سلسلہ نبوت اختتام پذیر ہو چکا ہے' ہاں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وارث سے مراد؟ فرمایا جیسے مجھ سے قبل انبیاء کے وارث تھے۔ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل انبیاء علیہ السلام کی وراثت کیا تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور سنت نبوی' اور تم میرے اور میری بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے ساتھ میرے جنتی محل میں ہو گے۔ تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھیں گے﴾ جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔

مذکورہ روایت جماعتِ آئمہ مثلاً امام بغوی' امام طبرانی نے اپنی معجم' باوردی نے معرفہ میں اور ابن عدی نے نقل فرمائی ہے۔ راویوں کے بارے میں مجھے کچھ تردد تھا' پھر میری نظر ابواحمد حاکم کی کتاب الکنیٰ پر پڑی جس میں امام بخاری سے منقول ہے کہ اس کے راویوں میں حسان بن حسان' ابراہیم بن بشیر ابوعمرو' یحییٰ بن معین مدینی' ابراہیم قرشی' سعد بن شرحبیل اور حضرت زید ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کو مجہول قرار دیا۔ اس کی کوئی متابع روایت نہیں ملی' اور اس کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا۔

وضاحت: مذکورہ روایت میں ایک راوی "يحيى بن معين" ہے، جس کے متعلق مسند سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے محققین میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک یہ لفظ "معین" نہیں بلکہ "معن" ہے، "معین" غلط ہے، اور بعض کے نزدیک یہ لفظ "معین" ہی ہے، لفظ "معن" غلط ہے، بہر حال صحیح تحقیق کے مطابق یہ لفظ "معن" ہے۔ علاوہ بریں حدیث میں غور کریں تو عظمت وشانِ اہلِ بیتِ اطہار واصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت نفیس نکات اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ مترجم

صحابہ رضی اللہ عنہم اور احترام اہلِ بیتِ اطہار

۵۶ - عَنْ مُحَمَّدِ بِنِ عَلِيِّ بنِ حُسَينٍ قَالَ خَرَجَ حُسَينٌ وَأَنَا مَعَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَرضَهُ الَّتِي بِظَاهِرِ الحَرَّةِ وَنَحنُ نَمشِي فَأَدرَكنَا النُّعمَانَ بنَ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى بَغلَةٍ لَهُ (فَنَزَلَ فَقَرَّبَهَا إِلَى الحُسَينِ) فَقَالَ لِلحُسَينِ يَا أَبَا عَبدِاللّٰهِ اِركَب فَقَالَ: بَل اِركَب أَنتَ. أَنتَ أَحَقُّ بِصَدرِ دَابَّتِكَ فَإِنَّ فَاطِمَةَ حَدَّثَتنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكَ، فَقَالَ النُّعمَانُ: صَدَقَت فَاطِمَةُ وَلٰكِن أَخبَرَنِي أَبِي بَشِيرٍ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا مَن أُذِنَ لَهُ، فَرَكِبَ الحُسَينُ وَأَردَفَهُ النُّعمَانُ (أبو نعيم، كر) وَفِيهِ الحَكَمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ الأَيلِيُّ وَهُوَ مَترُوكٌ.

❁❁ محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے، امام حسین رضی اللہ عنہ میرے ہمراہ اپنی زمین کی طرف گئے جو مقام حرہ کی نمایاں جگہ ہے۔ راستے میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ خچر پر سوار تھے۔ نیچے اتر کر امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ آپ سوار ہو جائیں۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ ہی سوار ہوں کیونکہ آپ اپنی سواری کے زیادہ حق دار ہیں۔ مجھے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی فرمان بتایا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ سیّدہ کائنات نے بلاشبہ سچ فرمایا لیکن مجھے ابو بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں سنایا کہ سواری کا مالک جسے اجازت دے وہ بھی سوار ہو سکتا ہے۔ تب امام حسین رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ مذکورہ روایت میں حکم بن عبداللہ ایلی متروک ہے۔

وضاحت: مذکورہ بالا روایت سے بخوبی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کا دل وجان

---

(۵۶) حدیث (۵۲) کی تخریج دیکھیے۔

سے احترام کرتے اور ان سے بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔مترجم

مذی کا حکم

۵۷- ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَجُلاً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ فِي الطَّرِيقِ فَيَرَى الْمَرأَةَ فَيُمذِيُ أَفَعَلَيهِ الغُسلُ؟ وَكَرِهَ عَلِيٌّ أَن يَّسأَلَهُ لِمَكَانِ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ يَلقَاهَا فَحَوَّلَ الرِّجَالُ يُجزِيكَ مِن ذَالِكَ الوُضُوءُ (ض)

محمد بن ثابت عبدی ابو ہارون اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کسی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کسی کی راستے میں گزرتے ہوئے عورت پر نگاہ پڑنے کے سبب مذی نکل آئے تو اس پر غسل ہے یا نہیں۔سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے سبب حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود نہیں پوچھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' مردوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے' تمہیں وضو کافی ہے۔

غزوۂ احد اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

۵۸- عَنْ مُحَمَّدِ بنِ كَعبِ الْقُرَظِيِّ أَنَّ عَلِيًّا لَقِيَ فَاطِمَةَ يَومَ أُحُدٍ فَقَالَ خُذِي السَّيفَ غَيرَ مَذمُومٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَاعَلِيُّ إِن كُنتَ أَحسَنتَ الْقِتَالَ الْيَومَ فَقَد أَحسَنَهُ أَبُو دُجَانَةَ وَمُصعَبُ بنُ عُمَيرٍ وَالْحَارِثُ بنُ الصِّمَّةِ وَسَهلُ بنُ حُنَيفٍ، ثَلاثَةٌ مِنَ الأَنصَارِ وَرَجُلٌ مِن قُرَيشٍ۔ (ش)

محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد میں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے سامنا ہوا تو آپ نے اُن سے فرمایا یہ پسندیدہ تلوار اپنے ہاتھ میں لے لو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی! آج تم نے بہترین انداز سے جنگ کی ہے تو ابودجانہ' مصعب بن عمیر' حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف بھی بہادری سے لڑے تھے یعنی تین انصاری اور ایک قریشی۔

---

(۵۷) الطبراني، المعجم الاوسط ۳۱/۸، رقم حدیث ۷۸۶۷۔ اس روایت کے اسنادمرسل سے شواہد مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، ابن الجارود، ابن حبان، ابن خزیمہ، مؤطا امام مالک اور عبدالرزاق وغیرہ میں مروی ہیں۔

(۵۸) ابن ابی شیبة، المصنف ۳۱۴/۲، رقم حدیث ۳۲۵۱۱۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک دشمن

۵۹ - عَن عَوَانَةَ بنِ الحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي خَدِيجٌ خَصِيٌّ لِمُعَاوِيَةَ وَكَانَ فِي سَبيِ فَزَارَةَ فَوَهَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأبنَتِهِ فَاطِمَةَ فَأَعتَقَتهُ وَرَبَّتهُ فَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ فَكَانَ بَعدَ ذَالِكَ مَعَ مُعَاوِيَةَ أَشَدَّ النَّاسِ عَلَى عَلِيٍّ.

❁❁ عوانہ بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا معتمد خاص خدیج بیان کرتا ہے کہ وہ فزارہ کے قیدیوں میں سے تھا' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حوالے فرمایا۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد فرمادیا، پھر سیّدہ فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے اس کی تربیت فرمائی، لیکن بعدازاں وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا طرف دار ہوکر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شدید مخالف ہوگیا۔

وضاحت: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت پاکیزہ دلوں کا مقدر ہے، کیوں کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت نہایت پاکیزہ و نفیس ہوتی ہے۔ لسان المیزان میں ابنِ حجر عسقلانی نے اُس (خدیج عثمانی) کے بارے میں لکھا کہ وہ بنوامیہ کے لئے احادیث وضع کیا کرتا تھا، وضعِ حدیث سے بڑی ناپاکی اور کیا ہوسکتی ہے۔ مترجم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے نبی

۶۰ - يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بَعثَ أَبَاكِ بِأَمرٍ لَم يَبقَ عَلَى ظَهرِ الأَرضِ بَيتُ مَدَرٍ وَلَا حَجَرٍ وَلَا وَبَرٍ وَلَا شَعرٍ إِلَّا أَدخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ عِزاً أَو ذُلاً حَتّٰى يَبلُغَ حَيثُ يَبلُغَ اللَّيلُ (ك وتعقب، طب، حل، وَابنُ عَسَاكِرٍ عَن أَبِي ثَعلَبَةَ الخُشَنِيِّ)

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا' بے شک تیرے باباجان کو اللہ تعالیٰ نے ایک مقصد عظیم کے لئے مبعوث فرمایا' زمین پر کوئی مٹی اور بالوں سے بنا گھر ایسا نہیں ہوگا جہاں تمہارے باباجان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنا پیغام نہ پہنچائے' ایسا خواہ معزز کی عزت کے ساتھ ہو یا ذلیل کی ذلت کے ساتھ' حتیٰ کہ یہ پیغام وہاں تک پہنچ جائے جہاں تک رات کا وجود ہے۔

مذکورہ راویت پر امام حاکم نے جرح کی ہے۔

---

(۵۹) علي متقي هندي، كنز العمال ۱۱/۳۵۱، رقم حديث ۳۱۷۱۸.

(۶۰) حدیث (۱) کی تخریج دیکھئے۔

وضاحت: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دعوتِ دین ہر شہر اور دیہات تک پہنچے گی زمانہ بعثت میں دیہاتی اونٹ کے بالوں اور شہری مٹی سے (یعنی کچے اور پکے) گھر تعمیر کرتے تھے۔ مترجم

انبیاء علیہم السلام کی عمریں

٦١ - يَـافَاطِمَةُ إِنَّهُ لَم يُبعَثْ نَبِيٌّ إِلَّا عُمُرَ الَّذِي بَعدَهُ نِصفَ عُمُرِهِ وَأَنَّ عِيسٰى ابنَ مَريَمَ بُعِثَ رَسُـولاً لِأَربَعِيـنَ وَإِنِّي بُعِثتُ لِعِشرِينَ ۔ (ابنُ سَعدٍ عَن يَحيٰى بن جَعدَة مُرسَلاً، حل عَنهُ عَن زَيدِ بنِ أَرقَم)

۞۞ یحییٰ بن جعدہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ جب کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو اس کے بعد والے نبی کی عمر اس کی عمر کا نصف ہوتی ہے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بعثت چالیس سال کے لئے تھی جبکہ مجھے بیس سال کا عرصہ بعثت عطا ہوا۔

٦٢ - إِنَّـهُ لَـم يَـكُـن نَبِيٌّ كَانَ بَعدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا عَاشَ نِصفَ عُمَرِ الَّذِي كَانَ قَبلَهُ وَأَنَّ عِيسٰى ابنَ مَـريَـمَ عَـاشَ عِشرِينَ وَمِائَةً وَإِنِّي لَاأُرَانِي إِلَّا ذَاهِباً عَلَى رَأسِ السِّتِّينَ (فَأَبكَانِي ذَالِكَ فَقَالَ) يَـابُـنَيَّةُ إِنَّـهُ لَيـسَ مِـنَّا مِن نِسَاءِ المُسلِمِينَ اِمرَأَةٌ أَعظَمَ ذُرِيَّةً مِنكِ فَلاَ تَكُونِي مِن أَدنَى اِمرَأَةٍ صَبـراً إِنَّكِ أَوَّلُ أَهلِ بَيتٍ لُحُوقًا بِي وَإِنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ إِلَّا مَاكَانَ مِنَ البَتُولِ مَريَمَ بِنتِ عِمرَانَ ۔ (طب عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ)

۞۞ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی عمر بے شک سابقہ نبی کی عمر کا نصف ہوتی ہے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی مجھے نہیں لگتا کہ میں ساٹھ سال سے اوپر زیادہ عرصہ گزار سکوں اس بات نے مجھے رلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا بیٹیا! عورتوں میں سب سے زیادہ تیری ہی نسل ہوگی عام عورتوں کی طرح اپنا دل چھوٹا نہ کر میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تو ہی مجھ سے آ ملے گی نیز

---

(٦١) ابن سعد، الطبقات ٣٠٨/٢ ۔

(٦٢) الطبراني، المعجم الكبير ٤١٦/٢٢، ٤١٨، رقم حديث ١٠٣١ ۔ مسند سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے محقق فواز احمد زمرلی نے نور الدین ہیثمی صاحب مجمع الزوائد سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا کہ مذکورہ روایت کی اسناد ضعیف نہیں بلکہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

ابن كثير، قصص الانبياء ٤٥٧/٢ ۔

علي متقي هندي، كنز العمال ٤٧٩/١١، رقم حديث ٣٢٢٦٢ ۔

مریم بنت عمران کے سوا تو تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح

۶۳ - إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ أَمَرَنِي أَن أُزَوِّجُ فَاطِمَةَ مِن عَلِيٍّ ۔ (طب عَن ابنِ مَسعُودٍ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ فاطمہ کی شادی حضرت علی المرتضی سے کر دوں۔

۶۴ - اُسكُتِي فَقَد أَنكَحتُكِ أَحَبَّ أَهلِ بَيتِي إِلَيَّ ۔ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ ۔ (ك عَن أَسمَاءَ بِنتِ عُمَيسٍ)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو جہ کرو، میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان میں اپنے محبوب ترین شخص سے کی ہے۔

۶۵ - أَمَا عَلِمتِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَ عَلَى أَهلِ الأَرضِ فَاختَارَ مِنهُم أَبَاكِ فَبَعَثَهُ نَبِيًّا ثُمَّ

---

(۶۳) العُقيلي، الضعفاء ۳/۵۶، رقم حديث ۳٤١٥

الطبراني، المعجم الكبير ۲۲/۴۰۷، ۴۰۸، رقم حديث ۱۰۲۰

ابن الجوزي، الموضوعات ۱/۴۱۵ ۔

ابن حجر، لسان الميزان ۲/۲٧١

ابن عراق، تنزيه الشريعة ۱/۴۱۰، ۴۱۱ ۔

السيوطي، اللآلئ المصنوعة ۱/۳۹۲ ۔

(۶۴) عبدالرزاق، المصنف ۵/۴۸۵، رقم حديث ۹۷۸۱ ۔

عبدالله بن احمد، زوائد الفضائل ۲/۷۶۲، رقم حديث ۱۳۴۲ ۔

النسائي، خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب، ص ۱۱۵، رقم حديث ۱۲۱ ۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۶۵، ۶۶، رقم حديث ۹۵ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۲۴/۱۳۶، ۱۳۷، رقم حديث ۳۶۴ ۔

الحاكم، المستدرك ۳/۱۵۹، رقم حديث ۴۷۵۲ ۔

(۶۵) الطبراني، المعجم الكبير ۴/۱۷۱، ۱۷۲، رقم حديث ۴۰۴۶، ۴۰۴۷ ۔

اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ بَعلَكِ فَأَوحَى إِلَيَّ فَأَنكَحتُهُ وَاتَّخَذتُهُ وَصِياً ۔ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ (طب عَن أَبِي أَيُّوب) وَفِيهِ عَبَايَةُ بنُ رِبعِي شِيعِيٌّ غَالٍ ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف متوجہ ہو کر ان میں سے تیرے بابا جان کو منتخب فرما کر نبی مبعوث فرمایا، پھر دوسری مرتبہ اہل زمین کی طرف متوجہ ہو کر ان میں سے تیرے شوہر کا انتخاب کیا۔ پھر بذریعہ وحی مجھے حکم دیا کہ میں اس کا نکاح کروں اور اسے اپنا وصی بھی بناؤں۔

مذکورہ روایت میں عبایہ بن ربعی غالی شیعہ ہے۔

۶۶ - أَمَا تَرضَينَ أَنِّي زَوَّجتُكِ أَوَّلَ المُسلِمِينَ إِسلَاماً وَأَعلَمَهُم عِلماً فَإِنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي كَمَا سَادَت مَريَمُ قَومَهَا، أَمَا تَرضَينَ يَا فَاطِمَةُ أَنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهلِ الأَرضِ فَاختَارَ مِنهُم رَجُلَينِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا أَبَاكِ وَالآخَرَ بَعلَكِ ۔

(ك وَتُعُقِّبَ عَن أَبِي هُرَيرَةَ، طب وَتَعَقَّبَ، خط عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ میں اس شخص سے تیرا نکاح کروں جو سب سے پہلا مسلمان اور سب سے زیادہ علم والا ہے تو میری امت کی عورتوں کی سردار ہے جیسے مریم علیہا السلام اپنی قوم کی سردار تھیں۔ اے فاطمہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ اہل زمین سے اللہ نے دو آدمی چنے۔ ایک تیرا بابا جان اور دوسرا تیرا شوہر بنایا۔

امام حاکم اور طبرانی نے اس روایت پر جرح کی ہے۔

۶۷ - زَوَّجتُكِ خَيرَ أَهلِي أَعلَمُهُم عِلماً وَأَفضَلُهُم حِلماً وَأَوَّلُهُم سِلماً ۔ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ ۔

(الخَطِيبُ فِي المُتفقِ والمُفترقِ عَن بُرَيدَةَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا! میں نے اپنے بہترین رشتہ دار سے تیری شادی کی ہے، جو سب سے زیادہ علم والا سب سے اچھے اخلاق و کردار والا اور سب سے

---

(۶۶) الطبراني، المعجم الكبير ۹۳/۱۱، ۹۴، رقم حديث ۱۱۱۵۳، ۱۱۱۵۴ ۔

الحاكم، المستدرك ۱۲۹/۳، رقم حديث ۴۶۴۵ ۔

(۶۷) الخطيب، المتفق والمفترق ۱۲۲/۱، رقم حديث ۳۹ ۔

احمد، فضائل الصحابة ۷۶۴/۲، رقم حديث ۱۳۴۶ ۔

پہلا مسلمان ہے۔

۶۸- لَقَد زَوَّجتُكِهِ، وَاَنَّهُ لَأَوَّلُ أَصحَابِي سِلماً وَأَكثَرُهُم عِلماً وَأَعظَمُهُم حِلماً (طب عَن أَبِي إِسحَاق) إِنَّ عَلِياً لَمَا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ ۔

ابواسحٰق سے مروی ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، میں نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو میرا سب سے پہلا مسلمان صحابی، سب سے زیادہ علم و حلم والا ہے۔

۶۹- يَا أَنَسُ أَتَدرِي مَاجَاءَ نِي بِهِ جِبرَئِيلُ مِن عِندِ صَاحِبِ العَرشِ؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَن أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِن عَلِيٍّ (هق، وَالخَطِيبُ، وابنُ عَسَاكر عَن أَنَسٍ) قَالَ كُنتُ عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَهُ الوَحيُ فَلَمَّا سَرَي عَنهُ قَالَ: فَذَكَرَهُ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیفیت وحی طاری ہوئی۔ فراغت کے بعد فرمایا: اے انس! تجھے معلوم ہے کہ عرش والے رب کا پیغام میری طرف جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں، بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی شادی حضرت علی المرتضیٰ سے کردوں۔

۷۰- يَا فَاطِمَةُ أَمَا أَنِّي مَا آلَوتُكِ أَن أَنكَحتُكِ خَيرَ أَهلِي ۔ (ابنُ سَعدٍ عَن عِكرَمَةَ مُرسَلاً)

حضرت عکرمہ سے مرسلاً مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا بلاشبہ میں نے اپنے بہترین رشتہ دار سے تیری شادی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

مدینہ منورہ کا مزاج

۷۱- أَمَّا قَولُكَ يَقُولُ قُرَيشٌ: مَا أَسرَعَ مَاتَخَلَّفَ عَنِ ابنِ عَمِّهِ وَخَذَلَهُ، فَإِنَّ لَكَ بِي أُسوَةٌ

---

(۶۸) عبدالرزاق، المصنف ۵/ ۴۹۰، رقم حدیث ۹۷۸۳ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۱/ ۹۴، رقم حدیث ۱۵۶ ۔

(۶۹) ابنِ عساكر، تاريخ مدينة دمشق ۱۳/۳۷ ۔

ابنِ الجوزي، الموضوعات ۱/ ۴۱۷، ۴۱۸ ۔ ابن جوزی نے مذکورہ روایت کو موضوع قرار دیا۔

ابن العراق، تنزيه الشريعة ۱/ ۴۱۱، ۴۱۲ ۔

(۷۰) حدیث (۶۴) کی تخریج دیکھئے۔

قَالُوا سَاحِرٌ وَكَاهِنٌ وَكَذَّابٌ، (أَمَّاقَولُكَ أَتُعَرِّضُ لِلأَجرِ مِنَ اللّٰهِ) أَمَا تَرضَى أَن تَكُونَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَى اِلَّا أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعدِي، وَأَمَّا قَولُكَ أَتُعَرِّضُ لِفَضلِ اللّٰهِ هَذِهِ أَبهَارٌ مِن فِلفِلٍ جَاءَ نَا مِنَ اليَمَنِ فَبِعهُ وَاستَمتِع بِهِ أَنتَ وَفَاطِمَةُ حَتَّى يَاتِيَكُمُ اللّٰهُ مِن فَضلِهِ فَإِنَّ المَدِينَةَ لَاتَصلُحُ اِلَّا بِي وَبِكَ . (ك وَتُعُقِّبَ عَن عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا' تیرے بقول قریش کا یہ کہنا کہ اپنے چچازاد سے جلدی منہ موڑ لیا اور اسے رسوا کر دیا' تو اے علی! اس میں تیرا اور میرا ایک ہی معاملہ ہے' انہوں نے مجھے جادوگر' نجومی کہا اور سچا نہ مانا' اور بقول تیرے میں نے تجھے اللہ کے انعام سے محروم کر دیا تو کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، ہاں میرے بعد نبوت ختم ہے' اور تو نے اللہ کے فضل کا تذکرہ کیا تو ہمارے ہاں کچھ مرچ اور مصالحہ جات یمن سے آئے ہیں، انہیں فروخت کر کے تم اور فاطمہ اپنا کام نکال لو' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے نوازے' کیونکہ مدینہ منورہ کا مزاج صرف میرے اور تیرے ساتھ ملتا ہے۔

امام حاکم نے اس روایت پر جرح کی ہے۔

مؤذنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۷۲- اِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ حُمِلتُ عَلَى البُرَاقِ وَحُمِلَت فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَتِي القَصوَاءَ وَحُمِلَ بِلاَلٌ عَلَى نَاقَةٍ مِن نُوقِ الجَنَّةِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُ أَكبَرُ اللّٰهُ أَكبَرُ اِلَى آخِرِ الأَذَانَ يَسمَعُ الخَلاَئِقُ . (كر عَن عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قیامت ۔کے دن مجھے براق پر، فاطمہ کو میری اونٹنی قصواء پر اور بلال کو جنتی اونٹنی پر سوار کرایا جائے گا اور وہ اذان دیں گے۔ اللہ اکبر' اللہ اکبر......الآذان' تو ساری مخلوق سنے گی۔

۷۳- يَبعَثُ اللّٰهُ الأَنبِيَاءَ يَومَ القِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ وَيَبعَثُ صَالِحاً عَلَى نَاقَتِهِ كَيمَا يُوَافِي بِالمُؤمِنِينَ مِن أَصحَابِهِ المَحشَرَ، وَتُبعَثُ فَاطِمَةُ وَالحَسَنُ عَلَى نَاقَتَينِ مِن نُوقِ الجَنَّةِ

---

(۷۱) البزار، المسند ۳/۱۸۵، ۱۸۶، رقم حدیث ۲۵۲۷ .

الحاکم، المستدرك ۲/۳۳۷، رقم حدیث ۳۲۹۴ .

(۷۲) حدیث (۷۳) کی تخریج دیکھیے۔

وَعَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى نَاقَتِي وَأَنَا عَلَى الْبُرَاقِ وَيَبْعَثُ بِلاَلٌ عَلَى نَاقَةٍ فَيُنَادِي بِالْأَذَانِ وَشَاهِدُهُ حَقّاً حَقّاً إِذَا بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ شَهِدَ بِهَا جَمِيعُ الْخَلاَئِقِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، فَقَبِلْتُ مِمَّنْ قَبِلْتُ مِنْهُ . (طب، وَأَبُو الشَّيْخ، ك وَتعقّب، وَالخَطِيبُ، وَابنُ عَسَاكِر عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انبیاء کوان کی سواریوں پر سوار کرے گا' صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہوں گے' میدان حشر اہل ایمان سے بھرا ہوا ہوگا' فاطمہ اور حسن دو جنتی اونٹنیوں پر ہوں گے' علی ابن ابی طالب میری اونٹنی پر اور میں براق پر سوار ہوں گا' بلال ایک اونٹنی پر سوار ہو کر اذان دیں گے' سننے والے حق حق کی صدا بلند کریں گے' اور جب وہ اشھدُ اَنّ محمدًا رسول اللہ کہیں گے تو تمام اولین وآخرین اہل ایمان اس کی گواہی دیں گے پھر میں جنہیں چاہوں گا قبول کروں گا۔

امام حاکم نے اس روایت پر بحث کی اور اسے صحیح الاسناد قرار دیا۔

وضاحت: حدیث مذکور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وکمال کے نہایت نفیس اور ایمان افروز نکات اخذ کئے جا سکتے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا مقام رفعت مآب بھی روایت سے واضح ہے، اولین وآخرین کی گواہی سے معلوم ہوا کہ کائنات کا اصل الاصول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے، بقول مولانا بریلوی:

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

(مترجم)

شانِ فاطمہ وحسن وحسین علیہم الرضوان

۷۴- إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَأْذَنَ رَبِّي أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي

(۷۳) الطبراني، المعجم الكبير ۳/۳۵، رقم حديث ۲۶۲۹ ۔

ايضاً، المعجم الصغير ۲/۱۲۶۲ ۔

الحاكم، المستدرك ۳/۱۵۲، ۱۵۳، رقم حديث ۴۷۲۷ ۔

الخطيب، التاريخ ۳/۱۴۰، ۱۴۱ ۔

أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . (ت عَن حُذَيفَةَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ فرشتہ اس رات کے علاوہ زمین پر کبھی نہیں آیا' یہ رب کی اجازت سے آیا کہ مجھے سلام کرے اور بشارت دے کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار اور حسنین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

مقامِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان

٧٥- أَنَا حَرْبٌ لِمَن حَارَبَكُم وَسِلْمٌ لِمَن سَالَمَكُم . قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ . (حم، طب، ك عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

---

(٧٤) ابن ابي شيبة، المصنف ٣٧٨/٦، رقم حديث ٣٢١٧٧ .

ايضاً، ٣٨٨/٦، رقم حديث ٣٢٢٧١ .

احمد، المسند ٣٩١/٥، ٣٩٢ .

ايضاً، الفضائل ٧٨٨/٢، رقم حديث ١٤٠٦ .

الترمذي، السنن ٦١٩/٥، رقم حديث ٣٧٨١ .

النسائي، السنن الكبرى ٩٥/٥، رقم حديث ٣٧٨١ .

ابن حبّان، الجامع الصحيح ٤١٣/٥، رقم حديث ٦٩٦٠ .

الطبراني، المعجم الكبير ٢٦/٣، ٢٧، رقم حديث ٢٦٠٦، ٢٦٠٧، ٢٦٠٨ .

ايضاً، ٤٠٢/٢٢، ٤٠٣، رقم حديث ١٠٠٥ .

الحاكم، المستدرك ١٥١/٣، رقم حديث ٤٧٢١، ٤٧٢٢ .

ابن منظور، مختصر تاريخ دمشق ابن عساكر ١١٩/٦ .

(٧٥) احمد، المسند ٤٤٢/٢ .

ايضاً، الفضائل ٧٦٧/٢، رقم حديث ١٣٥٠ .

الطبراني، المعجم الكبير ٣١/٣، رقم حديث ٢٦٢١ .

الحاكم، المستدرك ١٤٩/٣، رقم حديث ٤٧١٣ .

⚘⚘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ سیّدہ فاطمۃ الزہراء امام حسن وامام حسین علیہم الرضوان سے فرمایا جو تم سے لڑے میری اس سے لڑائی ہے اور جو تمہیں سلامت رکھے میں بھی اسے سلامت رکھوں گا۔

۷۶- أَنَا (وَعَلِيٌّ) وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُجْتَمِعُونَ، وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ . (طب وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَلِيٍّ)

⚘⚘ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علی فاطمہ حسن اور حسین یک جان ہیں ہم سے محبت کرنے والا قیامت کے دن خوب کھائے پئے گا اور لوگوں میں ممتاز نظر آئے گا۔

۷۷- إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمُحِبُّونَا قَالَ: مِنْ وَّرَائِكُم . (ك وَتَعَقَّبَ عَنْ عَلِيٍّ)

⚘⚘ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا، پھر تو، پھر سیّدہ فاطمۃ الزہراء اور حسن وحسین جنت میں داخل ہوں گے علی نے عرض کی ہمارا محب؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے پیچھے پیچھے ہوگا۔

امام حاکم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت پر جرح کی ہے۔

۷۸- إِنَّ فَاطِمَةَ وَعَلِياً وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فِي حَضِيرَةِ الْقُدْسِ فِي قُبَّةٍ بَيْضَاءٍ سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ (ابْنُ عَسَاكِر عَنْ عُمَرَ) وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ زِيَادِ الثَّوْبَانِيُّ قَالَ (قط): يَضَعُ الْحَدِيثَ .

⚘⚘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیّدہ فاطمۃ الزہراء حضرت علی المرتضیٰ حسن اور حسین حضیرہ قدس کے سفید گنبد میں جلوہ فرما ہوں گے جس کا چھت اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

مذکورہ روایت کے راوی عمرو بن زیاد ثوبانی کے متعلق امام دارقطنی نے کہا کہ یہ احادیث وضع کرتا ہے۔

۷۹- إِنَّ لِكُلِّ بَنِي أَبٍ عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ إِلَيْهَا إِلَّا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُم وَأَنَا عَصَبَتُهُم، وَهُم

---

(۷۶) الطبراني، المعجم الكبير ۳/۳۲، رقم حديث ۲۶۲۳ .

(۷۷) الحاكم، المستدرك ۳/ ۱۵۱، رقم حديث ۴۷۲۳ .

(۷۸) ابن عساكر، تاريخ دمشق ۱۳/ ۲۲۹ .

(۷۹) الطبراني، المعجم الكبير ۳/۳۵، رقم حديث ۲۶۳۱ . ابن عدي، الكامل ۷/۱۹۹ .

الحاكم، المستدرك ۳/۱۶۴، رقم حديث ۴۷۷۰ .

عِتـرَتِي خُلِقُوا مِن طِينَتِي وَيلٌ لِلمُكَذِّبِينَ بِفَضلِهِم، مَن أَحَبَّهُم أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَن أَبغَضَهُم أَبغَضَهُ اللّٰهُ ـ (ك، وَابنُ عَسَاكِر عَن جَابِرٍ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کا کوئی نہ کوئی باپ ہوتا ہے لیکن سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد کا باپ اور وارث میں ہوں، وہ میری عترت ہیں جو میرے خمیر سے پیدا ہوئے، ان کی عظمت کا انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے، جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

وضاحت: روایتِ مذکورہ میں لفظ "یَنتَمُونَ"، بعض کتب میں "یَنتَمِؤُنَ" بھی مذکور ہے، اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان کی عظمت وشان کا اقرار کرنا ہی اللہ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہے، بقولِ مولانا بریلوی۔

خونِ خیرالرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

(مترجم)

٨٠- أَنَـا وَعَـلِـيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ يَومَ القِيَامَةِ فِي قُبَّةٍ تَحتَ العَرشِ ـ (طب عَن أَبِي مُوسَى)

حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔

٨١- أَلَا إِنَّ هَـذَا الـمَسـجِـدُ لَايَـحِـلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ وَأَزوَاجِهِ وَفَاطِمَةَ بِنتِ

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

(٨٠) ابنِ حجر عسقلاني، لسان الميزان ٩٣/٢ ـ

الهيثمي، مجمع الزوائد ١٩٧/٩، ٢٩٨، رقم حديث ١٥٠٢٢ ـ

السيوطي، اللآلىء المصنوعة ٣٩٢/٢ ـ

ابنِ العراق، تنزيه الشريعة ٤١٦/١ ـ

(٨١) الطبراني، المعجم الكبير ٣٧٢/٢٣، ٣٧٣، رقم حديث ٨٨١ ـ

البيهقي، السنن ٦٥/٧ ـ

اور امام بیہقی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ابنِ منظور، مختصر تاريخ دمشق ١٢٣/٦ ـ

مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ، اَلاَ بَيَّنتُ لَكُم أَن تَضِلُّوا۔ (طب عَن أُمِّ سَلَمَةَ)

❁❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوب غور سے سنو! یہ مسجد کسی جنبی اور حیض والی عورت کے لئے حلال نہیں' ہاں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ازواج مطہرات' فاطمہ زہراء اور حضرت علی المرتضیٰ کے لئے حلال ہے' خبردار! یہ تفصیلات اس لئے تمہیں بتائی ہیں تاکہ تم کہیں گمراہ نہ ہو جاؤ۔

۸۲- أَلاَ اِنَّ مَسجِدِي هٰذَا حَرَامٌ عَلَى كُلِّ حَائِضٍ مِنَ النِّسَاءِ وَكُلِّ جُنُبٍ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا عَلَى أَهلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهلِ بَيتِهِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ۔ (ق وَضَعَّفَهُ عَن أُمِّ سَلَمَةَ)

❁❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار! یہ مسجد ہر حائضہ اور جنبی کے لئے حرام ہے' ہاں اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' علی' فاطمہ' حسن وحسین کے لئے حلال ہے۔

امام دارقطنی نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا۔

۸۳- أَلاَ لاَ يَحِلُّ هٰذَا المَسجِدُ لِجُنُبٍ وَلاَ حَائِضٍ اِلَّا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَينِ، أَلاَ قَد بَيَّنتُ لَكُمُ الأَشيَاءَ أَن تَضِلُّوا۔ (ق، اِبنُ عَسَاكِر عَن أُمِّ سَلَمَةَ)

❁❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مسجد کے متعلق ہوشیار رہنا کیونکہ یہ کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں' ہاں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' علی، فاطمہ' حسن وحسین کے لئے حلال ہے۔ خبردار یہ میں تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

۸۴- اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ جَعَلتَ صَلَوَاتَكَ وَرَحمَتَكَ وَمَغفِرَتَكَ وَرِضوَانَكَ عَلَى اِبرَاهِيمَ وَآلِ

---

(۸۲) حدیث (۸۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۸۳) حدیث (۸۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۸۴) ابن ابي شيبة، المصنف ۳۷۰/۲ . رقم حديث ۲۳۱۰۳ .

احمد، المسند ۱۰۷/۴ .

ايضاً، الفضائل ۵۷۸،۵۷۷/۲، رقم حديث ۹۷۸ .

ايضاً، ۶۷۳،۶۷۲/۲، رقم حديث ۱۱۴۹ .

اِبرَاهِيمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُم مِنِّي وَاَنَا مِنهُم فَاجعَل صَلَوَاتَكَ وَرَحمَتَكَ وَمَغفِرَتَكَ وَرِضوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيهِم ۔ يَعنِي عَلِياً وَفَاطِمَةَ وَحَسَناً وَحُسَيناً ۔ (طب عَن وَاثِلَةَ)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی پروردگار! تو نے اپنی نوازشوں' رحمتوں' بخششوں اور عنایتوں کی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بارش برسائی تو اے میرے پروردگار تو مجھ' علی' فاطمہ' حسن اور حسین پر بھی اپنی رحمتوں' نوازشوں اور عنایتوں کا مینہ برسا' کیونکہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۸۵- خَيرُ رِجَالِكُم عَلِيٌّ وَخَيرُ شَبَابِكُمُ الحُسَينُ وَخَيرُ نِسَائِكُم فَاطِمَةُ ۔ (الخَطِيبُ وَابنُ عَسَاكِر عَن ابنِ مَسعُودٍ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے مردوں میں سب سے بہترین حضرت علی المرتضیٰ ہیں' نوجوانوں میں حسین اور عورتوں میں سیّدہ فاطمۃ الزہراء ہیں۔

۸۶- عَرَضَ لِي مَلَكٌ اِستَاذَنَ أَن يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِبُشرٰى أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَينَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (الرُّويَانِي، حب، ك عَن حُذَيفَةَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ایک فرشتہ اجازت لے کر میرے پاس آیا' سلام کیا اور مجھے عظیم بشارت دی کہ

سیّدہ فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہیں جبکہ حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

۸۷- مَن أَحَبَّ هٰؤُلَاءِ فَقَد أَحَبَّنِي وَمَن أَبغَضَهُم فَقَد أَبغَضَنِي يَعنِي اَلحَسَنَ وَالحُسَينَ

ایضاً، ۲/۷۸۶،۷۸۷ ۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۵/۴۳۲،۴۳۳،رقم حديث ۶۹۷۲ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۳/۴۹،۵۰،رقم حديث ۲۶۶۹،۲۶۷۰ ۔

الحاكم، المستدرك ۳/۱۶۷،رقم حديث ۴۷۱۰ ،بالتغيير

البيهقي، السنن ۲/۱۵۲ ۔

(۸۵) خطيب بغدادي، التاريخ ۴/۳۹۱،۳۹۲ ۔

ابن عساكر، تاريخ دمشق ۱۴/۱۶۷ ۔

(۸۶) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

وَفَاطِمَةَ وَعَلِياً ۔ (اِبنُ عَسَاكِر عَن زَيدِ بنِ أَرقَم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حسن، حسین، سیدہ فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی المرتضیٰ سے محبت رکھے وہ میرا محب اور جوان سے دشمنی رکھے وہ میرا دشمن ہے۔

۸۸- فِي الجَنَّةِ دَرَجَةٌ تُدعَى الوَسِيلَةَ فَإِذَا سَأَلتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوا لِيَ الوَسِيلَةَ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَن يَّسكُنُ مَعَكَ فِيهَا قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ ۔
(ابن مَردَوَيهِ عَن عَلِيٍّ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک مقام کا نام وسیلہ ہے، تم جب بھی اللہ سے دعا مانگو تم میرے لئے مقام وسیلہ کی بھی دعا مانگا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔

امرِ خلافت

۸۹- مَاكَانَ اللّٰهُ لِيَجمَعَ فِيكُم أَمرَينِ النُّبُوَّةَ وَالخِلافَةَ (الشِّيرَازِيُ فِي الأَلقَابِ عَن أُمِّ سَلَمَةَ) اَنَّ عَلِياً وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَينَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ

---

(۸۷) ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۱۴/۱۵۴۔ اس روایت کے شواہد مختلف طرق سے مسند احمد، سنن کبریٰ نسائی، ابن ماجہ، مسند ابو یعلیٰ اور معجم الکبیر طبرانی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، جس کے سبب یہ صحیح لغیرہ کے درجہ پر پہنچتی ہے۔

(۸۸) الترمذي، السنن ۶۴۱/۵، ۶۴۲، رقم حديث ۳۷۳۳۔

عبدالله بن احمد، زوائد المسند ۷۷/۱۔

ايضاً، زوائد الفضائل ۶۹۳/۲، ۶۹۴، رقم حديث ۱۱۸۵۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۱۲۰، رقم حديث ۲۳۴۔

الطبراني، المعجم الكبير ۴۳/۳، رقم حديث ۲۶۴۵۔

الذهبي، الميزان ۱۱۷/۳۔

المزي، تهذيب الكمال ۹۵۸/۲، ۹۵۹۔

(۸۹) علي متقي هندي، كنز العمال ۱۰۵/۱۲، رقم حديث ۳۴۲۰۷۔

الخِلاَفَةَ قَالَ: فَذَكَرَهُ .

❀❀ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الرضوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور قضیہ خلافت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تم میں نبوت اور خلافت اکٹھی نہیں کرے گا۔

امام مہدی اولاد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے

۹۰ - أَبشِرِي يَافَاطِمَةُ فَإِنَّ المَهدِيِ مِنكِ . (ابنُ عَسَاكِر عَنِ الحُسَين)

❀❀ امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تجھے بشارت ہو کہ مہدی تیری اولاد میں سے ہوں گے۔

وضاحت: امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق کتب احادیث میں بکثرت روایات ملتی ہیں حتیٰ کہ بعض اہلِ علم نے توان روایات کو معنوی تواتر سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ شارحِ عقیدہ سفارینی نے معنوی تواتر ثابت کرتے ہوئے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور پر ایمان رکھنا عقائدِ اہلِ سنت میں شمار کیا ہے، امام قرطبی، قاضی شوکانی، سید برزنجی اور جلال الدین سیوطی وغیرہ جلیل القدر اہلِ علم نے اس موضوع پر مستقل کتابیں قلم بند کی ہیں، اور مختلف کتب میں منتشر مواد بھی بکثرت ہے، لہٰذا امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلقہ روایات کا انکار سراسر گمراہی ہے، البتہ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو بے سروپا باتیں مشہور ہیں ان سے پرہیز کرتے ہوئے معتبر روایات میں جو تفصیلات مذکور ہیں انہی پر ایمان رکھنا چاہیے۔ مترجم

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور میدان محشر

۹۱ - إِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِن بَطنَانِ العَرشِ يَا أَهلَ الجَمعِ نَكِّسُوا رُؤُوسَكُم وَغُضُّوا أَبصَارَكُم حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ مَعَ سَبعِينَ أَلفَ جَارِيَةٍ

---

(۹۰) ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۱۹/۴۷۵ .

السيوطي، زيادات الجامع الصغير ۱/۲٦ .

(۹۱) الحاكم، المستدرك ۳/۱۵۳، رقم حديث ۴۷۲۸ . ايضاً، ۳/۱۶۱، رقم حديث ۴۷۵۷ . ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۵/۴۸۳ . ايضاً، ۳۹/۳۳ . ايضاً، ۴۱/۳۷۰ . ايضاً، ۴۴/۱۹۰ .

اس روایت کے مختلف طرق مختلف رواۃ سے الفاظ کے تفاوت کے ساتھ تاریخ دمشق، فضائل الصحابۃ احمد، معرفۃ الصحابۃ ابونعیم، معجم الکبیر طبرانی اور دوسری مختلف کتب میں مروی ہیں۔ البتہ ذہبی والبانی وغیرہ علماء نے اسے موضوع روایت قرار دیا۔

مِنَ الحُورِ العِينِ كَمَرِّ البَرقِ . (أبُو بَكرٍ فِي الغِيلاَنِيَات عَن أَبِي أَيُّوب)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' بروز محشر عرش کے پیچھے سے ایک منادی اعلان کرے گا اے اہل محشر! اپنے سر جھکاؤ اور نگاہیں نیچی کرلو فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گزر رہی ہیں۔ آپ ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں بجلی کی سی تیزی سے گزر جائیں گی۔

۹۲ - اِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِن بَطنَانِ العَرشِ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبصَارَكُم حَتَّى تَجَوَّزَ فَاطِمَةُ اِلَى الجَنَّةِ . (أبُو بَكرٍ فِي الغِيلاَنِيَات عَن أَبِي أَيُّوبٍ)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن عرش کے پیچھے سے ایک منادی اعلان کرے گا لوگو! نظریں نیچی کرلو سیّدہ فاطمۃ الزہراء جنت کی طرف گزر رہی ہیں۔

۹۳ - اِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ يُنَادِي مُنَادٍ مِن بَطنَانِ العَرشِ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبصَارَكُم أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبصَارَكُم حَتَّى تَجَوَّزَ فَاطِمَةُ اِلَى الجَنَّةِ . (أبُو بَكرٍ فِي الغِيلاَنِيَات عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز محشر عرش کے پیچھے سے ایک منادی اعلان کرے گا لوگو! نگاہیں نیچی کرلو لوگو! نگاہیں نیچی کرلو سیّدہ فاطمۃ الزہراء جنت کی طرف گزر رہی ہیں۔

وضاحت: سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے جسمِ اقدس کا ٹکڑا قرار دیا۔ مترجم

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۹۴ - اِنَّ فَاطِمَةَ بَضعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَن تُفتَنَ فِي دِينِهَا وَاِنِّي لَستُ أُحَرِّمُ حَلاَلاً وَلَا أُحِلُّ

---

(۹۲) حدیث (۹۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۹۳) حدیث (۹۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۹۴) احمد، المسند ۶/ ۳۲۸،۳۲۶،۲۸۸،۲۴۰۔

ایضاً، الفضائل ۲/ ۷۵۵، رقم حدیث ۱۳۳۰،۱۳۲۹،۱۳۲۸،۱۳۲۴۔

ایضاً، الفضائل ۲/ ۷۵۷،۷۵۶، رقم حدیث ۱۳۳۵،۱۳۳۴۔ ایضاً ۲/ ۷۶۰،۷۵۸۔

البخاري، الجامع الصحيح ۳/ ۴۶۹، رقم حديث ۹۲۶ . بالاختصار

حَرَاماً وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَاتَجْتَمِعُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَداً ۔ (حم، ت، د، ه ۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سیدہ فاطمۃ الزہراء میرے جگر کا ٹکڑا ہے، تم اس کے دین کے معاملے میں کہیں آزمائش میں نہ پڑنا، میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال تو نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمن خدا کی بیٹی کے ساتھ ایک خاوند کے لئے جمع نہیں فرمائے گا۔

وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت

۹۵ - إِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارَضَنِي (بِالْقُرْآنِ) الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقاً بِي فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ ۔ (ق، ه ۔ عَنْ فَاطِمَةَ)

ايضاً، ۲۴۵/۲، رقم حديث ۳۱۱۰ ۔

ايضاً، ۹۷/۲، رقم حديث ۳۷۱۴ ۔

ايضاً، ۱۰۶/۷، ۱۰۷، رقم حديث ۳۷۲۹ ۔

ايضاً، ۱۳۱/۷، رقم حديث ۳۷۶۷ ۔

ايضاً، ۲۳۸/۹، رقم حديث ۵۲۳۰ ۔

ايضاً، ۳۱۳/۹، رقم حديث ۵۲۷۸ ۔

المسلم، الجامع الصحيح ۱۹۰۲/۴، ۱۹۰۳، رقم حديث ۲۴۴۹ ۔

ابن ماجة، السنن ۶۴۳/۱، رقم حديث ۱۹۹۸، ۱۹۹۹ ۔

ابو داؤد، السنن ۲۲۵/۲، ۲۲۶، رقم حديث ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱ ۔

الترمذي، السنن ۶۹۸/۵، رقم حديث ۳۸۶۷ ۔

النسائي، الخصائص، ص ۱۲۱، ۱۲۲، رقم حديث ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳ ۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۴۷، ۴۸، رقم حديث ۵۵ ۔

ابن حبّان، الجامع الصحيح ۴۰۵/۱۵، ۴۰۸، رقم حديث ۶۹۵۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۱۸/۲۰، ۲۰، رقم حديث ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ ۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام مجھے ہر سال ایک قرآن سناتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ سنایا گیا، لگتا ہے میرے وصال کا وقت قریب ہے، اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرے گی، اس لئے اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں۔

---

(۹۵) ابن ابي شيبة، المصنف ۶/۳۸۸، رقم حديث ۳۲۲۷۱ ۔

احمد، المسند ۶/۲۸۲ ۔

ايضاً، الفضائل ۲/۷۶۲، ۷۶۳، رقم حديث ۱۳۴۳ ۔

البخاري، الجامع الصحيح ۶/۷۲۶، رقم حديث ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵ ۔

ايضاً، ۷/۹۷، ۹۸، رقم حديث ۳۷۱۵، ۳۷۱۶ ۔

ايضاً، ۷/۷۴۲، رقم حديث ۴۴۳۳، ۴۴۳۴ ۔

ايضاً، ۱۱/۸۲، رقم حديث ۶۲۸۵، ۶۲۸۶ ۔

المسلم، الجامع الصحيح ۴/۱۹۰۴، ۱۹۰۶، رقم حديث ۲۴۵۰ ۔

ابنِ ماجة، السنن ۱/۵۱۸، رقم حديث ۱۶۲۱ ۔

ابو داؤد، السنن ۴/۳۵۵، رقم حديث ۵۲۱۷ ۔

الترمذي، ۵/۷۰۰، رقم حديث ۳۸۷۲ ۔

النسائي، السنن الكبرى ۴/۲۵۱، ۲۵۲، رقم حديث ۷۰۷۸ ۔

ايضاً، ۵/۹۶، رقم حديث ۸۳۶۸ ۔

ايضاً، الخصائص، ص ۱۱۹، ۱۲۰، رقم حديث ۱۲۸، ۱۲۹ ۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، رقم حديث ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶ ۔

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ۱۵/۴۰۲، ۵۰۲، رقم حديث ۶۹۵۲، ۶۹۵۳، ۶۹۵۴ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۲۰/۴۱۷، ۴۱۸، رقم حديث ۱۰۳۰ ۔

البيهقي، الدلائل ۶/۷۹، ۱۶۴، ۳۶۴ ۔

شانِ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

۹۶ - إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي يُؤذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنصِبُنِي مَا أَنصَبَهَا ۔ (حم، ت، ك عَنِ ابنِ الزُّبَير)

❁❁ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء میری جان ہے اس کی تکلیف میری تکلیف اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

۹۷ - يَافَاطِمَةُ أَلاَ تَرضَينَ أَن تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ المُؤمِنِينَ ۔ (ق عَن فَاطِمَةَ)

❁❁ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! کیا تجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ تو جملہ مومن خواتین کی سردار ہے۔

۹۸ - أَتَانِي مَلَكٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَم يَنزِل قَبلَهَا فَبَشَّرَنِي أَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَينَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (ابنُ عَسَاكِر عَن حُذَيفَةَ)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ آیا جو پہلے کبھی نہیں آیا تھا' مجھے سلام کیا اور مجھے بشارت دی کہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۹ - أَحَبُّ أَهلِي إِلَيَّ فَاطِمَةُ ۔ (ت، ك عَن أُسَامَةَ بنِ زَيدٍ)

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' میرے اہل بیت میں سے سیّدہ فاطمۃ الزہراء مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔

۱۰۰ - إِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِن وَرَاءِ الحُجُبِ يَا أَهلَ الجَمعِ غُضُّوا أَبصَارَكُم عَن

---

(۹۶) احمد، المسند ۴/۵

(۹۷) البزار، المسند ۳/۲۳۴، ۲۳۵، رقم حديث ۲۶۵۰ ۔ نیز حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۹۸) حدیث (۸۶،۷۴) کی تخریج دیکھئے ۔

(۹۹) الترمذي، السنن ۵/۶۷۸، رقم حديث ۳۸۱۹ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۱/۱۵۸، رقم حديث ۳۶۹ ۔

الحاكم، المستدرك ۲/۴۱۷، رقم حديث ۳۵۶۲ ۔

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُرَّ ۔ (تمام ك عَن عَلِيٍّ)

۞۞ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، روز محشر ایک منادی پردوں کے پیچھے سے اعلان کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنی نظریں نیچی کرلو، سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا گزر رہی ہیں۔

۱۰۱ - اِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللّٰهُ وَذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ ۔ (البزار، ع، طب، ك عَنِ ابنِ مَسعُودٍ)

۞۞ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سیّدہ فاطمۃ الزہراء نے اپنی عفت وعصمت محفوظ رکھی، اسی لئے اللہ نے اسے اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا۔

۱۰۲ - أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِن أَهلِي أَنتِ يَا فَاطِمَةُ، وَأَوَّلُ مَن يَلحَقُنِي مِن أَزوَاجِي زَينَبُ وَهِيَ أَطوَلُكُنَّ كَفاً ۔ (ابنُ عَسَاكِر عَن وَاثِلَةَ)

۞۞ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تو ہی مجھ سے ملے گی، اور میری ازواج میں سے زینب سب سے پہلے مجھ سے ملے گی، اس کی ہتھیلیاں تم سب سے زیادہ لمبی ہیں۔

---

(۱۰۰) حدیث (۹۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۱) البزار، المسند ۲۳۵/۳، رقم حديث ۲۶۵۱ .

العُقيلي، الضعفاء ۱۸۴/۳ .

الطبراني، المعجم الكبير ۳۳/۳، رقم حديث ۲۶۲۵ .

ابن عدي، الكامل ۵۹/۵ .

الدارقطني، كتاب العلل ۶۵/۵ .

الحاكم، المستدرك ۱۵۲/۳، رقم حديث ۴۷۲۶ .

ابو نُعيم، الحلية ۱۸۸/۴ .

ابن الجوزي، الموضوعات ۴۲۲/۱ .

(۱۰۲) ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۴۷/ ۴۸۲، ۴۸۳ . باختلاف يسير . اس روایت کے شواہد مختلف راویوں سے مختلف کتب حدیث مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان، معجم الکبیر طبرانی اور دلائل بیہقی وغیرہ میں مروی ہیں۔

۱۰۳ - فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي فَمَن أَغضَبَهَا اَغضَبَنِي ۔ (خ عَنِ المِسوَرِ)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیّدہ فاطمۃ الزہراء میری جان ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۱۰۴ - فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي يَقبِضُنِي مَا يَقبِضُهَا وَيَبسُطُنِي مَا يَبسُطُهَا وَاِنَّ الأَنسَابَ تَنقَطِعُ يَومَ القِيَامَةِ غَيرَ نَسَبِي وَسَبَبِي وَصِهرِي ۔ (حم، ك عَنهُ)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' فاطمہ میری جان ہے' جو بات اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے اور اس کی خوشی میری خوشی ہے' بے شک قیامت کے دن سارے رشتے ناطے ٹوٹ جائیں گے لیکن میرا حسب ونسب سلامت وقائم رہے گا۔

۱۰۵ - فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ اِلَّا مَريَمَ بِنتَ عِمرَانَ ۔ (ك عَن أَبِي سَعِيدٍ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' سیّدہ فاطمۃ الزہراء مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۱۰۶ - فَاطِمَةُ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنكَ وَأَنتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنهَا ۔ قَالَهُ لِعَلِيٍّ ۔ (طس عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' سیّدہ فاطمۃ الزہراء تم سے زیادہ مجھے لاڈلی ہے' اور تم اس سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔

۱۰۷ - اِبنَتِي فَاطِمَةُ حَورَاءٌ آدَمِيَّةٌ لَم تَحِض وَلَم تَطمِث، وَاِنَّمَا سَمَّاهَا اللّٰهُ فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ

---

(۱۰۳) حدیث (۹۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۴) احمد، المسند ۳۳۲/۴ ۔

الحاکم، المستدرك ۱۵۴/۳، ۱۵۵ ۔ نیز حدیث (۹۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۵) احمد، المسند ۳/۳، ۲۲، ۶۴، ۸۰، ۸۲ ۔

الحاکم، المستدرك ۱۵۴/۳، رقم حدیث ۴۷۳۳ ۔ اس روایت کے شواہد بکثرت ہیں۔

(۱۰۶) الطبراني، المعجم الاوسط ۳۴۳/۷، رقم حدیث ۷۶۷۵ ۔ نیز حدیث (۲۰۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۷) الخطیب، التاریخ ۳۳۱/۱۲ ۔ خطیب بغدادی نے اس روایت کو غیر ثابت قرار دیا۔

ابن الجوزي، الموضوعات ۴۲۱/۱ ۔

السیوطي، اللآلیء المصنوعة ۴۰۰/۱ ۔

تَعَالیٰ فَطَمَهَا وَمُحِبِّيهَا مِنَ النَّارِ ۔ (خط عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیّدہ فاطمۃ الزہراء پاک طینت ہے حیض اور میل کچیل سے پاک ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاطمہ رکھا اسے اور اس کے عقیدت مندوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔

۱۰۸ - اِنَّمَا سُمِّيَت فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّيهَا عَنِ النَّارِ ۔ (الدَّيلَمِيُّ عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیّدہ فاطمۃ الزہراء کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے عقیدت مندوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔

۱۰۹ - أَتَانِي جِبرَئِيلُ بِسَفَرجَلَةٍ مِنَ الجَنَّةِ فَأَكَلتُهَا لَيلَةَ أُسرِيَ بِي فَعَلِقَت خَدِيجَةُ بِفَاطِمَةَ فَكُنتُ إِذَا اِشتَقتُ إِلَى رَائِحَةِ الجَنَّةِ شَمِمتُ رَقَبَةَ فَاطِمَةَ ۔ (ك وَقَالَ غَرِيبٌ عَن سَعدِ بنِ أَبِي وَقَاصٍ) وَقَالَ الذَّهبِيُّ هُوَ كَذبٌ جَلِيٌّ مِن وَضعِ مُسلِمِ بنِ عِيسَى الصَّفَارِ لِأَنَّ فَاطِمَةَ وَلَدَت قَبلَ النُّبُوَّةِ فَضلاً عَنِ الاسرَاءِ ۔ وَكَذَا قَالَ ابنُ حَجَرٍ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل میرے پاس جنتی پھل بہی لے کر آئے شب معراج وہ میں نے کھایا اسی شب سیّدہ فاطمۃ الزہراء کا جوہر مجھ سے خدیجۃ الکبریٰ کو منتقل ہوا اب جب بھی میں جنت کی خوشبو سونگھنا چاہوں تو فاطمہ کی گردن سونگھ لیتا ہوں۔

امام حاکم نے سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت غریب وغیر معروف قرار دی، جبکہ امام ذھبی کے بقول یہ مسلم بن عیسیٰ صفار کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت شب معراج کی بجائے قبل از بعثت ہے۔ ابن حجر نے بھی تقریباً اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

۱۱۰ - إِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ يَا مَعشَرَ الخَلَائِقِ طَاطِئُوا رُؤُوسَكُم حَتَّى تَجَوَّزَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ ۔ (أَبُو الحَسَنِ بنِ أَبِي بِشرَ انَ فِي فَوَائِدِهِ، خط عَن عَائِشَةَ)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک منادی

---

(۱۰۸) الديلمي، المسند ۱/۳۴۶، رقم حديث ۱۳۸۵ ۔ ابن الجوزی وغیرہ نے یہ روایت موضوع قرار دی۔

(۱۰۹) الحاكم، المستدرك ۳/۱۵۶، رقم حديث ۴۷۳۸ ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کو سفید جھوٹ قرار دیا اور کہا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بالاتفاق معراج سے قبل پیدا ہوئیں۔

(۱۱۰) حدیث (۹۲، ۹۳، ۱۰۰) کی تخریج دیکھئے۔



اعلان کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سر جھکاؤ، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر رہی ہیں۔

۱۱۱ - أَمَا تَرضَينَ أَن تَكُونِي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ قَالَ لِفَاطِمَةَ ۔ (خ، ٥ ۔ عق عَن عَائِشَةَ عَن فَاطِمَةَ)

❁❁ عائشہ صدیقہ اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! کیا تو جنتی عورتوں کی سردار ہونے پر خوش نہیں۔

۱۱۲ - نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاستَاذَنَ اللّٰهَ أَن يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (ك عَن حُذَيفَةَ)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، آسمان سے ایک فرشتے نے میرے پاس آکر مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور یہ خوشخبری دی کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۱۱۳ - يَافَاطِمَةُ أَلَا تَرضَينَ أَن تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ العَالَمِينَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ ۔ (ك عَن عَائِشَةَ)

❁❁ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ اس امت کی بھی اور ساری کائنات کی عورتوں کی تو سردار ہے۔

۱۱۴ - فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ العَالَمِينَ بَعدَ مَريَمَ ابنةِ عِمرَانَ وَآسِيَةَ اِمرَأَةِ فِرعَونَ وَخَدِيجَةَ بِنتِ خُوَيلِدٍ ۔ (ش عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى)

❁❁ عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سیّدہ فاطمۃ الزہراء مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون اور خدیجہ بنت خویلد کے سوا کائنات کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔

۱۱۵ - أَوَّلُ شَخصٍ يَدخُلُ الجَنَّةَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ وَمَثَلُهَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ مَثَلُ مَريَمَ فِي بَنِي اِسرَائِيلَ ۔ (أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ مَيمُونٍ فِي كِتَابِ " فَضَائِلِ عَلِيٍّ ")

---

(۱۱۱) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۱۲) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۱۳) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے ۔

(۱۱۴) ابن ابی شیبة، المصنف ٦/٣٨٨، رقم حدیث ٣٢٢٧٣ ۔ بسند مرسل ضعیف ۔

(۱۱۵) الدیلمي، المسند ١/٣٨، رقم حدیث ٨١ ۔ یہ روایت ذہبی اور ابن حجر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی۔

بدل بن محبر، عبدالسلام بن عجلان اور ابو یزید مدنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس امت میں سے جنت میں سب سے پہلے فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائے گی اور اس امت میں فاطمہ زہراء کی مثال بنی اسرائیل میں مریم علیہا السلام کی طرح ہے۔

۱۱۶ - لاَ تَبكِي فَإنَّكِ أَوَّلُ أَهلِي لاَحِقٌ بِي ۔ (طب عَن فَاطِمَةَ)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ تم رونا نہیں کیونکہ میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔

۱۱۷ - اِنَّ اللّٰہَ تَعَالَی غَیرُ مُعَذِّبِكِ وَلاَ وَلَدَكِ ۔ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ ۔ (طب عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا بے شک اللہ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔

۱۱۸ - اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیَغضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَیَرضَی لِرِضَاهَا ۔ (الدَّیلَمِیُّ عَن عَلِیٍّ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی ناراضگی سے ناراض اور خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

۱۱۹ - یَافَاطِمَةُ اِنَّ اللّٰہَ لَیَغضَبُ لِغَضَبِكِ وَیَرضَی لِرِضَاكِ ۔ (ع، طب، ك وَتَعَقَّبَ، وَأَبُو نُعَیمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، وَابنُ عَسَاکِر عَن عَلِیٍّ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! بے شک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی سے ناراض اور خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

---

(۱۱۶) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے ۔

(۱۱۷) الطبراني، المعجم الکبیر ۲۶۳/۱۱، رقم حدیث ۱۱۶۸۵ ۔ ہیثمی نے اس کے رواۃ ثقہ قرار دیے۔

(۱۱۸) الدولابي، الذریّة الطاهرة، ص ۱۲۰، رقم حدیث ۲۳۵ ۔

الطبراني، المعجم الکبیر ۱۰۸/۱، رقم حدیث ۱۸۲ ۔ ایضاً، ۴۰۱/۲۲، رقم حدیث ۱۰۰۱ ۔

ابنِ عدي، الکامل ۳۵۱/۲ ۔

الحاکم، المستدرك ۱۵۳/۳، ۱۵۴، رقم حدیث ۴۷۳۰ ۔

(۱۱۹) حدیث (۱۱۸) کی تخریج دیکھئے۔

۱۲۰ - اِنَّ فَاطِمَةَ حَصَنَت فَرجَهَا وَاِنَّ اللّٰهَ أَدخَلَهَا بِاِحصَانِ فَرجِهَا وَذُرِّيَتِهَا الجَنَّةَ ۔ (طب عَنِ ابنِ مَسعُودٍ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' سیّدہ فاطمۃ الزہراء نے بے شک اپنی عصمت محفوظ رکھی' لہٰذا اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی اولاد کو اس کے بدلے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۲۱ - اِنَّمَا فَاطِمَةُ شِجنَةٌ مِنِّي يَبسُطُنِي مَا يَبسُطُهَا وَيَقبِضُنِي مَايَقبِضُهَا ۔ (ك، طب عَنِ المِسوَرِ)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' سیّدہ فاطمۃ الزہراء میری جان ہے' اس کی خوشی میری خوشی اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

۱۲۲ - اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي مَن آذَاهَا فَقَد آذَانِي ۔ (ك عَن أَبِي حَنظَلَةَ مُرسَلاً)

حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ میری جان ہے' جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

۱۲۳ - اِنَّ فَاطِمَةَ بَضعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَن تُفتَتِنَ فِي دِينِهَا وَأَنِّي لَستُ أُحَرِّمُ حَلالاً وَلاَ أُحِلُّ حَرَاماً وَلٰكِنَّ وَاللّٰهِ لاَ تَجتَمِعُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِندَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا ۔ (حم، م، خ، د، ع عَنِ المِسوَرِ بنِ مَخرَمَةَ) اَنَّ عَلِياً خَطَبَ بِنتَ أَبِي جَهلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنت ابوجہل سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا' بے شک فاطمہ میری جان ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ تم اس کے حقوق کے معاملے میں آزمائش میں پڑ جاؤ گے' میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام تو نہیں کرتا لیکن خدا کی قسم' اللہ کے رسول اور اللہ کے دشمن کی بیٹی اکٹھے کسی شخص کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

---

(۱۲۰) حدیث (۱۰۱) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۲۱) حدیث (۹۴) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۲۲) الحاکم، المستدرك ۱۵۹/۳، رقم حدیث ۴۷۵۰ ۔

(۱۲۳) حدیث (۹۴) کی تخریج دیکھیے۔

وضاحت: قرآن میں حرمت کے ضمن میں جو رشتے مذکور ہیں ان سے نکاح حرام ہے لیکن بعض نسبتیں ایسی ہیں کہ جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح حرام تو نہیں قرار دیا لیکن ناپسندیدگی کی بناء پر منع فرمایا جیسا کہ مذکورہ بالا روایت سے بخوبی مترشح ہو رہا ہے۔ لہٰذا سیدزادی کا نکاح غیر سید سے غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ مترجم

۱۲۴ - اِنَّ اِبنَتِي فَاطِمَةَ بَضعَةٌ مِنّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤذِينِي مَا آذَاهَا ۔ (طب عَنِ المِسوَرِ)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' بے شک بیٹی فاطمہ میری جان ہے' جو اسے شک میں ڈالے مجھے شک میں ڈالتا ہے اور جو اسے تکلیف دے مجھے تکلیف دیتا ہے۔

۱۲۵ - اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنّي فَمَن أَغضَبَهَا فَقَد أَغضَبَنِي ۔ (ش مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ مُرسَلاً)

محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ میری جان ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۱۲۶ - يَا أَبَا بَكرٍ اِنتَظِر بِهَا القَضَاءَ ۔ (اِبنُ سَعدٍ عَن عُلبَاءَ بنِ أَحمَدَ اليَشكُرِي)

علباء بن احمد یشکری سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا' (نکاح فاطمہ) کے معاملے میں وحی کا انتظار کرو۔

۱۲۷ - اِنَّ أَبَا بَكرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ: فَذَكَرَهُ ۔

علباء بن احمد یشکری سے مروی ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے رشتے کے سلسلے میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ابھی وحی کا انتظار کرو۔

۱۲۸ - أَمَا رَأَيتَ العَارِضَ الَّذِي عُرِضَ لِي قِيلَ هُوَ مَلَكٌ مِنَ المَلَائِكَةِ لَم يَهبِط اِلَى الأَرضِ قَطُّ قَبلَ هَذِهِ اللَّيلَةِ اِستَأذَنَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَن يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَينَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ وَاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (حم، ت، ن، حب عَن حُذَيفَةَ)

---

(۱۲۴) حدیث (۹۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۵) ابن ابی شیبۃ، المصنف ۶/۳۸۸، رقم حدیث ۳۲۲۶۹۔ نیز حدیث (۹۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۶) ابن سعد، الطبقات ۸/۱۹ بالتفصیل۔ ایضاً ۸/۲۰،۲۱۔ بالاختصار

(۱۲۷) حدیث (۱۲۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۸) حدیث (۴۰) کی تخریج دیکھئے۔

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' کیا تم نے میرے پاس بھیجا جانے والا دیکھا' یہ وہ فرشتہ تھا جو قبل ازیں کسی شب زمین پر نہیں آیا' اللہ نے اسے مجھے سلام کرنے اور بشارت دینے کے لئے بھیجا کہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء خواتینِ جنت کی سردار ہیں۔

۱۲۹ - لِكُلِّ بَنِي أُنْثَى عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ اِلَيْهِ اِلَّا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُم وَعَصَبَتُهُم ۔ (طب عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ)

❁❁ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ہر قبیلہ اپنی اصل کی طرف منسوب ہوتا ہے لیکن اولادِ فاطمہ کا وارث اور باپ میں ہوں۔

۱۳۰ - لِكُلِّ بَنِي أُمٍ عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ اِلَيْهِ اِلَّا ابنَى فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا ۔ (ك عَن جَابِرٍ)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کی پہچان اس کا باپ ہوتا ہے لیکن سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی اولاد کا وارث اور باپ میں ہوں۔

۱۳۱ - اَلحَسَنُ وَالحُسَينُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ اِلَّا ابنَى الخَالَةِ عِيسَى ابنِ مَريَمَ وَيَحيَى بنِ زَكَرِيَّا، وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ اِلَّا مَا كَانَ مِن مَريَمَ بِنتِ عِمرَانَ ۔ (حم، ع، طب، ك عَن أَبِي سَعِيدٍ)

---

(۱۲۹) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے ۔

(۱۳۰) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے ۔

(۱۳۱) احمد، المسند ۶۲/۳ ۔

النسائي، فضائل الصحابة، ص ۲۰، رقم حديث ۶۲ ۔

ايضاً، الخصائص، ص ۱۱۸، رقم حديث ۱۲۶ ۔

ايضاً، ص ۱۲۴، ۱۲۵، رقم حديث ۱۳۹ ۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۴۱۱/۱۵، ۴۱۲، رقم حديث ۶۹۵۹ ۔

الطبراني، المعجم الكبير ۳۸/۳، رقم حديث ۲۶۱۰ ۔

الحاكم، المستدرك ۱۶۶/۳، ۱۶۷، رقم حديث ۴۷۷۸ ۔

الخطيب، التاريخ ۲۰۷/۴ ۔

۞ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین، میرے خالہ زاد عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے علاوہ جملہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء مریم بنت عمران کے علاوہ تمام خواتینِ جنت کی سردار ہے۔

۱۳۲ - كُلُّ بَنِي أُمٍّ يَنتَمُونَ إِلَى عَصَبَةٍ إِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُم وَأَنَا عَصَبَتُهُم . (طب عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ)

۞ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کی پہچان اس کا باپ ہوتا ہے لیکن اولادِ فاطمہ کا وارث اور باپ میں ہوں۔

۱۳۳ - كُلُّ بَنِي أُنثَى فَإِنَّ عَصَبَتَهُم لِأَبِيهِم مَا خَلاَ وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عَصَبَتُهُم وَأَنَا أَبُوهُم . (طب عَن عُمَرَ)

۞ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلہ اپنے باپ سے پہچانا جاتا ہے لیکن اولادِ فاطمہ کا باپ اور نسب دار میں ہوں۔

وارثانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳۴ - أَمَّا حَسَنٌ فَلَهُ هَيبَتِي وَسُؤدُدِي وَأَمَّا حُسَينٌ فَلَهُ جُرأَتِي وَجُودِي (طب وَ ابنُ مندَة، كر عَن فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَتَت بِابنَيهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَكوَاهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَذَانِ اِبنَاكَ فَوَرِّثهُمَا شَيئًا، قَالَ فَذَكَرَهُ .

ایضاً، ۱۱/۹۰ ۔

ابنِ عساکر، تاریخ دمشق ۱۴/۱۳۵

ایضاً، ۲۴/۱۹۱، ۱۹۲ ۔

ابنِ منظور، مختصر تاریخ دمشق ۲/۱۱۹ ۔

الدیلمی، المسند ۲/۲۵۶، رقم حدیث ۲۲۲۴ ۔

(۱۳۲) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے ۔

(۱۳۳) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے ۔

(۱۳۴) حدیث (۴۵) کی تخریج دیکھئے ۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ اپنے دونوں صاحبزادوں کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وصال میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دونوں آپ کے شہزادے ہیں انہیں اپنا وارث بنالیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن میری ہیبت وسیادت کا وارث ہے اور حسن میری جرأت وسخاوت کا امین۔

۱۳۵ - أَمَّا الحَسَنُ فَقَد نَحَلتُهُ حِلمِي وَهَيبَتِي، وَأَمَّا الحُسَينُ فَقَد نَحَلتُهُ نَجدَتِي وَجُودِي (كر عَن مُحَمَّدِ بنِ عُبَيدِاللّٰهِ بنِ أَبِي رَافِعٍ عَن أَبِيهِ عَن جَدِّهِ) اَنَّ فَاطِمَةَ أَتَت بِابنَيهَا فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ! انحَلهُمَا . قَالَ نَعَم فَذَكَرَهُ .

محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور دادا سے راوی ہیں کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے دونوں صاحبزادوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کو نواز دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں حسن میرے حلم وہیبت کا امین ہے جبکہ حسین میری جرأت وسخاوت کا وارث ہے۔

فرشتہ اور زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳۶ - اِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَم يَكُن زَارَنِي فَاستَاذَنَ اللّٰهَ فِي زِيَارَتِي فَبَشَّرَنِي اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَينَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ . (طب وَابنُ النَّجَارِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک آسمانی فرشتہ میری زیارت سے محروم تھا اس نے پروردگار سے میری زیارت کی اجازت لی اور مجھے یہ بشارت دی کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء میری امت کی عورتوں کی سردار ہے جبکہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

نسب کی اہمیت

۱۳۷ - أَيُّهَا النَّاسُ أَلاَ أُخبِرُكُم بِخَيرِ النَّاسِ خَالاً وَّخَالَةً، أَلاَ أُخبِرُكُم بِخَيرِ النَّاسِ أَبًا، وَأَمًّا

---

(۱۳۵) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق ۱۲۸/۱۴ ۔نیز حدیث (۴۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۳۶) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ جَدُّهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ وَجَدَّتُهُمَا خَدِيجَةُ بِنتُ خُوَيلِدٍ وَأُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَأَبُوهُمَا عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمُّهُمَا جعفرُ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِيءٍ بِنتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالُهُمَا القَاسِمُ بنُ رَسُولِ اللّٰهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَينَبُ وَرُقَيَّةُ وَ أُمُّ كُلثُومٍ بَنَاتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَجَدُّهُمَا فِي الجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا فِي الجَنَّةِ وَأُمُّهُمَا فِي الجَنَّةِ وَعَمُّهُمَا فِي الجَنَّةِ وَعَمَّتُهُمَا فِي الجَنَّةِ وَخَالَاتُهُمَا فِي الجَنَّةِ وَهُمَا فِي الجَنَّةِ وَمَن أَحَبَّهُمَا فِي الجَنَّةِ ۔ (طب وَابنُ عَسَاكِر عَن ابنِ عَبَّاسٍ وَفِيهِ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ اليَمَانِي مَترُوكٌ، وَكَذَّبَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَ ابنُ صَاعِدٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تمہیں بتاؤں کہ کس کے ماموں اور خالائیں افضل ہیں' تمہیں بتاؤں کہ کس کا باپ افضل واعلیٰ ہے' وہ حسن وحسین ہیں' جن کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نانی خدیجہ بنت خویلد ہے' ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باپ علی ابن ابی طالب ہے' چچا جعفر بن ابی طالب اور چچی ام ہانی بنت ابی طالب ہے' ماموں قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خالائیں زینب' رقیہ اور اُم کلثوم بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں' جن کے نانا' باپ' ماں' چچا' چچی' خالائیں اور وہ خود سب جنتی ہیں' پھر ان کا محب بھی جنتی ہے۔ اس روایت میں احمد بن محمد یمانی متروک راوی ہے' ابوحاتم اور ابن صاعد نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

شانِ اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان

۱۳۸ - وَاللّٰهِ مَا مِن نَبِيٍّ إِلَّا وَوَلَدَ الأَنبِيَاءَ غَيرِي وَإِنَّ ابنَيكِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ إِلَّا ابنَي الخَالَةِ يَحيَى وَعِيسَى قَالَهُ لِفَاطِمَةَ ۔ (طب وَأَبُو نُعَيمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ عَن عَلِيٍّ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے علاوہ انبیاء اولاد والے تھے' اے فاطمہ! تیرے دونوں بیٹے میرے خالہ زاد یحییٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے علاوہ بلاشبہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۱۳۹ - خَدِيجَةُ خَيرُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَمَريَمُ خَيرُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَفَاطِمَةُ خَيرُ نِسَاءِ عَالَمِهَا ۔

---

(۱۳۷) الطبراني، المعجم الكبير ۳/۶۳، ۶۵، رقم حديث ۲۶۸۲ .

ابن عساكر، تاريخ دمشق ۱۳/ ۲۲۹ بسندٍ ضعيف .

(۱۳۸) الطبراني، المعجم الكبير ۳/ ۲۶، رقم حديث ۲۶۰۳ بسندٍ ضعيف

(۱۳۹) علي متقي هندي، كنز العمال ۱۲/ ۱۳۰، رقم حديث ۳۴۳۳۵ . بسندٍ مرسل

(الحَارِثُ عَن عُروَةَ مُرسَلاً)

❁❁ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدیجہ الکبریٰ اپنی ہم عصر عورتوں سے افضل، مریم اپنی ہم عصر عورتوں سے افضل اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء اپنے دور کی عورتوں سے افضل ہیں۔

۱۴۰- أَفضَلُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنتُ خُوَيلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ وَ مَريَمُ بِنتُ عِمرَانَ وَ آسِيَةُ بِنتُ مَزَاحِمٍ اِمرَأَةُ فِرعَونَ. (حم، طب، ك عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ)

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں میں افضل ترین عورتیں خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں۔

۱۴۱- حَسبُكَ مِن نِسَاءِ العَالَمِينَ مَريَمُ بِنتُ عِمرَانَ وَ خَدِيجَةُ بِنتُ خُوَيلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ وَ آسِيَةُ امرَأَةُ فِرعَونَ. (حم، ت، حب، ك عَن أَنَسٍ)

---

(۱۴۰) احمد، المسند ۱/۲۹۳، ۳۱۶، ۳۲۲.

ایضاً، الفضائل ۲/۷۶۰، ۷۶۱، رقم حدیث ۱۳۳۹.

عبد ابن حُمید، المنتخب، ص ۲۰۵، رقم حدیث ۵۹۷.

ابن حبّان، الجامع الصحیح ۱۵/۴۷۰، رقم حدیث ۷۰۱۰.

الطبراني، المعجم الکبیر ۱۱/۳۳۶، رقم حدیث ۱۱۹۲۸.

ایضاً، ۱۱/۴۱۵، رقم حدیث ۱۲۱۷۹.

ایضاً، ۲۲/۴۰۲، رقم حدیث ۱۰۰۳، ۱۰۰۴.

ایضاً، ۲۳/۷، رقم حدیث ۱.

الحاکم، المستدرك ۲/۵۹۴، رقم حدیث ۴۱۶۰.

ایضاً، ۳/۱۶۰، ۱۸۵، رقم حدیث ۴۷۵۴، ۴۸۵۲.

ابن عبدالبر، الاستیعاب في اسماء الاصحاب ۴/۲۸۴، ۲۸۵، ۳۷۶.

(۱۴۱) عبدالرزّاق، المصنف ۱۱/۴۳۰، رقم حدیث ۲۰۹۱۹.

احمد، المسند ۳/۱۳۵.

ایضاً، الفضائل ۲/۷۵۵، رقم حدیث ۱۳۲۵.

ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کائنات کی یہ عورتیں تجھے کافی ہیں، مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، سیّدہ فاطمۃ الزہراء بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسیہ زوجہ فرعون۔

۱۴۲ - خَيْرُ نِسَاءِ العَالَمِينَ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنتُ عِمرَانَ وَ خَدِيجَةُ بِنتُ خُوَيلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ اِمرَأَةُ فِرعَونَ . (حم، ق عَن أَنَسٍ)

ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کائنات کی افضل ترین عورتیں چار ہیں، مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسیہ زوجہ فرعون۔

۱۴۳ - سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ أَربَعٌ: مَريَمُ وَ فَاطِمَةُ وَ خَدِيجَةُ وَآسِيَةُ . (ك عَن عَائِشَةَ)

ﷺ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواتینِ جنت کی سردار چار عورتیں ہیں، مریم، سیّدہ فاطمۃ الزہراء، خدیجۃ الکبریٰ اور آسیہ۔

ايضاً، ۲/۷۵۸، رقم حديث ۱۳۳۲ .

ايضاً، ۲/۷۶۰، رقم حديث ۱۳۳۷، ۱۳۳۸ .

الترمذي، السنن ۵/۷۰۳، رقم حديث ۳۸۷۸ .

ابن حبّان، الجامع الصحيح ۱۵/۴۰۱، ۴۰۲، رقم حديث ۶۹۵۱ .

ايضاً، ۱۵/۴۶۴، رقم حديث ۷۰۰۳ .

الطبراني، المعجم الكبير ۲۲/۴۰۲، رقم حديث ۱۰۰۳، ۱۰۰۴ .

ايضاً، ۲۳/۷، رقم حديث ۳ .

الحاكم، المستدرك ۳/۱۵۷، ۱۵۸، رقم حديث ۴۷۴۵ .

الخطيب، التاريخ ۷/۱۸۵ .

ايضاً، ۹/۴۰۴ .

(۱۴۲) حدیث (۱۴۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۴۳) احمد، الفضائل ۲/۷۶۰، رقم حديث ۱۳۳۶ .

ايضاً، ۲/۸۵۱، رقم حديث ۱۵۷۶ .

الحاكم، المستدرك ۳/۱۸۵، ۱۸۶، رقم حديث ۴۸۵۳ .

۱۴۴ - سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَخَدِيجَةُ وَآسِيَةُ اِمْرَأَةُ فِرعَونَ ۔ (طب عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ)

⊛⊛ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' مریم بنت عمران کے بعد جنتی عورتوں کی سردار سیّدہ فاطمۃ الزہراء' خدیجۃ الکبریٰ اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں۔

۱۴۵ - أَربَعُ نِسوَةٍ سَادَاتُ عَالِمِهِنَّ: مَرِيَمُ بِنتُ عِمرَانَ وَ آسِيَةُ اِمرَأَةُ فِرعَونَ وَخَدِيجَةُ بِنتُ خُوَيلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ' وَأَفضَلُهُنَّ عِلماً فَاطِمَةُ ۔ (هب عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ)

⊛⊛ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' چار عورتیں اپنے اپنے دور کی سردار ہیں' مریم بنت عمران' آسیہ زوجہ فرعون' خدیجۃ الکبریٰ اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ ان سب میں سیّدہ فاطمۃ الزہراء سب سے زیادہ علم والی ہیں۔

چشمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنسو

۱۴۶ - عَن جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى فَاطِمَةَ كَسَاءً مِن أَوبَارِ الإِبِلِ وَهِيَ تَطحَنُ فَبَكَى وَقَالَ: يَافَاطِمَةُ اصبِرِي عَلَى مِرَارَةِ الدُّنيَا لِنَعِيمِ الآخِرَةِ غَداً وَنَزَلَت ﴿وَلَسَوفَ يُعطِيكَ رَبُّكَ فَتَرضَى﴾ ۔ (ابنُ لَال وَ ابنُ مَردَوَيهِ وَ ابنُ النَّجَارِ وَالدَّيلَمِيُّ)

⊛⊛ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء کو اونٹ کے بالوں سے بنی چادر اوڑھے اور چکی پیستے دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا فاطمہ! دنیا میں اسی پر گزارا کرو' تاکہ جنت کی نعمتیں تمہارا مقدر ہوں' پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿اور عنقریب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا عطا کریں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے﴾۔

وضاحت: فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے سیدۂ کائنات ہوکر نہایت سادہ اور مشقت بھری زندگی گزاری اور دنیوی نعمتوں پر اخروی سعادتوں کو ترجیح دی' تو دورِ جدید کی عورت کو اپنے طرزِ حیات پر غور کرنا چاہیے۔ مترجم

---

(۱۴۴) الطبراني، المعجم الكبير ۴۱۵/۱۱، رقم حديث ۱۲۱۷۹ ۔ ايضاً، ۲۳/۷، رقم حديث ۲ ۔

(۱۴۵) حدیث (۱۳۹) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۴۶) الديلمي، المسند ۳۳۵/۵، ۸۲۶۰ ۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ

۱۴۷ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ لِيُصَلُّوا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَقَدَّمْ فَقَالَ: مَاكُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ وَأَنْتَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا۔

(خط فِي رُوَاةِ مَالِكٍ)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں' فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال پر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کے لئے آئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز جنازہ پڑھائیں' آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نماز جنازہ پڑھاؤں حالانکہ آپ تو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت

۱۴۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِّنْ زَوْجِي فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُلِيًّا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكِ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَرَأَيْتِكِ لَوْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَهُ لَمْ تَرَيْ أَحَداً مِنَ النَّاسِ يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ۔ (کر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' ام کلثوم رضی اللہ عنہا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی اس شخص سے کر دی جو میرے خاوند سے افضل ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا' تیرے خاوند سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں' اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے' کل جنت میں تجھے میں اس کا مقام دکھاؤں گا جو کسی عام

---

(۱۴۷) ابن سعد، الطبقات ۲۹/۸۔

علي متقي هندي، كنز العمال ۵۱۵/۱۲، رقم حديث ۳۵۶۷۷۔

(۱۴۸) الطبراني، المعجم الاوسط ۲۱۲/۲، رقم حديث ۱۷۶۴۔

ابن عساكر، تاريخ دمشق ۴۹/۳۹۔

انسان کو نہیں ملا۔

۱۴۹ - قَالَ ابنُ عَسَاكِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو العِزِّ أَحمَدُ بنُ عُبَيدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الجَوهَرِيُّ أَنبَأَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ المُظَفَّرِ بنِ مُوسىٰ الحَافِظ حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ سَابُورِ الدَّقَّاق حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بنُ مُحَمَّدٍ الوَزَّان حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بنُ الوَلِيدِ حَدَّثَنِي ابنُ ثَوبَانَ عَن بَكرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ المُزَنِي عَن أَبِيهِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَن أُمِّ كُلثُومٍ أَنَّهَا جَاءَت اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ زَوَّجتَ فَاطِمَةَ خَيراً مِّن زَوجِي فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلِياً ثُمَّ قَالَ: زَوَّجتُكِ مَن يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمَّا وَلَّت دَعَاهَا فَقَالَ: كَيفَ قُلتُ زَوَّجتُكِ مَن يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: نَعَم وَأَزِيدُكِ لَو قَد دَخَلتِ الجَنَّةَ فَرَأَيتِ مَنزِلَهُ لَم تَرَىٰ أَحَداً مِن أَصحَابِي يَعلُوهُ فِي مَنزِلِهِ قَالَ: (كر) رَوَاهُ غَيرُ عَن أَيُّوبَ فَقَالَ اِنَّ أُمَّ كُلثُوم ۔

❁❁ ابوالعز احمد بن عبید اللہ' ابو محمد جوہری' ابوالحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ الحافظ' احمد بن عبداللہ بن سابور دقاق' ایوب بن محمد وزان' ولید بن ولید' ابن ثوبان' بکر بن عبداللہ مزنی' عبداللہ مزنی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی اس آدمی سے کی ہے جو میرے خاوند سے افضل ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمحہ بھر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا' میں نے تیرا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ ہے اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ وہ واپس ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بلایا اور فرمایا جانتی ہو کہ میں نے کیوں ایسا کہا' تیرا خاوند اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ ہے' مزید یہ کہ کل جب تم جنت میں جاؤ گی تو دیکھنا کہ تمہارا خاوند عظیم مرتبے والا ہو گا جس سے دوسرے محروم ہوں گے۔

ابن عساکر کے مطابق مذکورہ روایت' دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

وضاحت: مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں غور وفکر کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم ماہر نفسیات بھی تھے' اسی لئے اپنی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمتِ شان کے بارے میں مطمئن فرمایا، علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں ہوتے ہوئے آخرت میں جنت کے مقامات بیان فرمائے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل بصارت واضح ہے۔ مترجم

---

(۱۴۹) حدیث (۱۴۸) کی تخریج دیکھئے۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت

۱۵۰ - لَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَينَ أَصحَابِهِ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَد ذَهَبَ رُوحِي وَانقَطَعَ ظَهرِي حِينَ رَأَيتُكَ فَعَلتَ بِأَصحَابِكَ مَا فَعَلتَ غَيرِي فَإِن كَانَ هٰذَا مِن سَخَطٍ عَلَيَّ فَلَكَ العَتبَى وَالكَرَامَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ مَا أَخَّرتُكَ إِلَّا لِنَفسِي وَأَنتَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَى غَيرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعدِي وَأَنتَ أَخِي وَوَارِثِي قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: مَاوَرِثَ الأَنبِيَاءُ مِن قَبلِي قَالَ: مَاوَرِثَ الأَنبِيَاءُ مِن قَبلِكَ؟ قَالَ كِتَابَ رَبِّهِم وَسُنَّةَ نَبِيِّهِم، وَأَنتَ مَعِي فِي قَصرِي فِي الجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابنَتِي وَأَنتَ أَخِي وَرَفِيقِي - (حم فِي كِتَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ)

❁❁ مناقب علی میں مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین مواخات قائم فرمائی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میرا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے اور ضبط ٹوٹ گیا ہے' میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وہ معاملہ فرمایا جس سے مجھے محروم رکھا ہے' اگر یہ مجھ سے اظہار ناراضگی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سزا کا پورا حق ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' میں نے تمہیں صرف اپنے لئے موخر کیا ہے' میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے البتہ میرے بعد نبی کوئی نہیں' تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وراثت سے مراد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل جو انبیاء علیہم السلام کی وراثت تھی۔ عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل انبیاء علیہم السلام کی وراثت کیا تھی؟ فرمایا ان کے رب کی کتاب اور نبی کی سنت۔ اور تم جنت میں میرے اور میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے محل میں ہو گے۔ تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

۱۵۱ - عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

---

(۱۵۰) حدیث (۵۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۵۱) الطبراني، المعجم الكبير ۹۳/۱۱، ۹۴، رقم حديث ۱۱۱۵۳، ۱۱۱۵۴ .

ابن عدي، الكامل ۳۳۱/۵، ۳۳۲ .

الخطيب، التاريخ ۱۹۵/۴ .

الذهبي، الميزان ۲۶/۱ .

فَاطِمَةَ مِن عَلِيٍّ قَالَت فَاطِمَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! زَوَّجتَنِي مِن رَجُلٍ فَقِيرٍ لَيسَ لَهُ شَيءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرضَينَ أَنَّ اللّٰهَ اِختَارَ مِن أَهلِ الأَرضِ رَجُلَينِ أَحَدُهُمَا أَبُوكِ وَالآخَرُ زَوجُكِ ۔ (خط فِيهِ) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ ۔

✿✿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کردی تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ایک فقیر شخص سے میری شادی کردی جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر دو آدمیوں کا انتخاب فرمایا' ایک تیرے بابا جان اور دوسرا تیرے شوہر کا۔ مذکورہ روایت کی سند حسن ہے۔

۱۵۲ - عَن بُرَيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: زَوَّجتُكِ خَيرَ أُمَّتِي أَعلَمُهُم عِلماً وَ أَفضَلُهُم حِلماً وَ أَوَّلُهم سِلماً ۔ (خط فِي المُتَّفَقِ)

✿✿ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا' تیری شادی میں نے اس شخص سے کی ہے جو میری امت کا بہترین آدمی' سب سے زیادہ علم والا' سب سے زیادہ بلند اخلاق والا اور سب سے پہلا مسلمان ہے۔

۱۵۳ - عَن جَابِرٍ قَالَ سِمعتُ عَلِياً يَنشُدُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسمَعُ:

أَنَا أَخُو المُصطَفَى لَاشَكَّ فِي نَسَبِي
مَعَهُ رُبِيتُ وَسِبطَاءَ هُمَا وَلَدِى
جَدِى وَجَدُّ رَسُولِ اللّٰهِ مُنفَرِدٌ
وَفَاطِمُ زَوجَتِي لَاقَولِ ذِى فَنَدِ
صَدَّقتَه وَجَمِيعِ النَّاسِ فِي بِهِم
مِنَ الضَّلَالَةِ وَالإِشرَاكِ وَالكَنَدِ
فَالحَمدُ لِلّٰهِ شُكراً لَاشَرِيكَ لَهُ
اَلبِرُّ بِالعَبدِ وَالبَاقِي بِلَاأَمَدِ

---

(۱۵۲) حدیث (۶۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۵۳) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق ۴۲/۵۲۱، ۵۲۲ ۔

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَدَقتَ یَا عَلِيُّ ۔ (کر) وَفِیہِ عَمَارَۃُ بنُ زَیدٍ، قَالَ الأَزدِيُّ: کَانَ یَضَعُ الحَدِیثَ، قُلتُ: اَلَّذِي أَقطَعُ بِہِ اَنَّ ھَذَا الشِّعرُ مَصنُوعٌ مَوضُوعٌ عَلَی عَلِيٍّ مَاقَالَہُ عَلِيٌّ قَطُّ لِأَنَّ مَن لَہُ بَرَاعَۃٌ فِي نَقدِ الشِّعرِ یَعلَمُ أَنَّ ھَذَا نَازِلُ الدَّرَجَۃِ فِي صَنَاعَۃِ الشِّعرِ وَ مَقَامَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنہُ أَعلَی بِدَرَجَاتٍ مِن أَن یَّقُولَ ھَذَا الشِّعرُ النَّازِلُ لَاسَیِّمَا وَفِي سَنَدِہِ ھَذَا الوَضَّاعُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ اشعار کہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنتے ہوئے میں نے دیکھا ہے:

''میں برادرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں میری پرورش ہوئی، عالی نسب ہوں، میرے دونوں بیٹے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں، میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد منفرد و ممتاز ہیں، میری زوجہ فاطمہ ہیں، یہ کسی کمتر کی بات نہیں، میں نے اور سب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات پر تصدیق کی کہ گمراہی، شرک اور نحوست سے کنارہ کشی اختیار کریں، اس لئے تعریف و ثنا اس ذات کی جولاشریک ہے، بندوں کی دیکھ بھال کرنے والا ہے اور ہمیشہ باقی رہنے کی صفت سے متصف ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر تبسم فرمایا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اشعار کی تصدیق فرمائی۔

مذکورہ روایت میں عمارہ بن زید کے متعلق امام ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث وضع کرتا ہے۔ امام سیوطی کے مطابق مذکورہ اشعار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نہیں ہو سکتے کیونکہ جو شخص بھی ذرہ برابر شعر کی سوجھ بوجھ رکھتا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ یہ اشعار مقامِ شعر سے کس قدر پست ہیں، جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ و مقام اس سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے، حاشا وکلا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسے اشعار کہیں، پھر سند میں ایک راوی واضع الحدیث بھی اس پر مستزاد ہے۔

۱۵۴ - عَن جُمَیعِ بنِ عُمَیرٍ أَنَّہُ سَأَلَ عَائِشَۃَ مَن کَانَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَت: فَاطِمَۃُ، قَالَ لَسنَا نَسأَلُکَ عَنِ النِّسَاءِ بَل الرِّجَالِ، قَالَت: زَوجُھَا (خط فِي المُتَّفَقِ وَالمُفتَرَقِ، وَ ابنُ النَّجَّارِ) قَالَ الذَّھَبِيُّ، جُمَیعُ بنُ عُمَیرٍ التَّیمِيُّ الکُوفِيُّ تَابِعِيٌّ مَشھُورٌ اُتُّھِمَ بِالکِذبِ ۔

---

(۱۵۴) الترمذي، السنن ۵/ ۷۰۱، رقم حدیث ۳۸۷۴ ۔

النسائي، الخصائص، ص ۱۰۸، رقم حدیث ۱۰۹ ۔

❁❁ جمیع بن عمیر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے جواب دیا سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ راوی نے کہا کہ میرا سوال مردوں کے متعلق ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کا شوہر۔

امام ذھبی کے بقول جمیع بن عمیر معروف تابعی ہے جس پر اتہام کذب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معتمد ترین ساتھی

۱۵۵ - عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ عَن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَت: وَالَّذِي أَحلِفُ بِهِ اِن كَانَ عَلِيٌّ لَأَقرَبَ النَّاسِ عَهداً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُدنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۱۵۵) ابن ابی شیبة، المصنف ۶/۳۶۵، رقم حدیث ۲۹۰۶۶ . بسندٍ ضعیف

يَومَ قُبِضَ فِي بَيتِ عَائِشَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعدَ غَدَاةٍ يَقُولُ جَاءَ عَلِيٌّ مِرَاراً وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ بَعدُ فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَهُ اِلَيهِ حَاجَةً فَخَرَجنَا مِنَ البَيتِ فَقَعَدنَا بِالبَابِ فَأَكَبَّ عَلَيهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ ثُمَّ قُبِضَ مِن يَومِهِ ذَالِكَ فَكَانَ أَقرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهداً . (ش)

❁❁ سیّدہ فاطمۃ الزہراء اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتی ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ اعتماد تھا۔ جس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں وصال فرمایا' ہم مسلسل دیکھتے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آمد کا خصوصاً پوچھا' خیال گزرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کسی کام کے سلسلے میں بھیجا ہوگا۔ بعد ازاں جب وہ آئے تو ہم نے سوچا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے کوئی ذاتی کام ہے، لہٰذا ہم باہر دروازے کے پاس بیٹھ گئیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری طرح جھک گئے اور دائیں طرف سے سرگوشی میں گفتگو کی اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا۔ بہرکیف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر تھے۔

یہ میرے اہلِ بیت ہیں

۱۵۶ - عَن عَامِرِ بنِ سَعدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَأَن يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنهُنَّ أَحَبُّ اِلَيَّ مِن حُمرِ النَّعَمِ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الوَحيُ فَأَدخَلَ عَلِياً وَفَاطِمَةَ وَابنَيهَا تَحتَ ثَوبِهِ ثُمَّ قَالَ، اَللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهلِي وَأَهلُ بَيتِي ۔ وَقَالَ لَهُ حِينَ خَلفَهُ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! خَلَفتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَرضَى أَن تَكُونَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعدِي، وَقَولُهُ يَومَ خَيبَرَ لَأُعطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ يَفتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيهِ، فَتَطَاوَلَ المُهَاجِرُونَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاهُم فَقَالَ: أَينَ عَلِيٌّ قَالُوا هُوَ رَمِدٌ قَالَ اُدعُوهُ فَدَعَوهُ فَبَصَقَ فِي عَينَيهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَى يَدَيهِ ۔ (ابنُ النَّجَّارِ)

❁❁ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے جو تین خصلتیں بیان فرمائی ہیں' ان میں سے ایک بھی میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ' سیّدہ فاطمۃ الزہراء' حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو چادر کے نیچے کر کے یوں فرمایا' پروردگار! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

---

(١٥٦) ابن ابي شيبة، المصنف ٦/٣٦٦، ٣٦٧، رقم حديث ٣٢٠٧٨ ۔

احمد، المسند ١/١٥٨ ۔

المسلم، الجامع الصحيح ٣/١٨٧٠، ١٨٧١، رقم حديث ٢٤٠٤ ۔

ابن ماجة، مقدمة السنن ١/٤٥، ١٢١ ۔

الترمذي، السنن ٥/٦٣٨، رقم حديث ٣٧٢٤ ۔

ابن ابي عاصم، كتاب السنّة ٢/٥٨٦، ٥٨٧، رقم حديث ١٣٣٤ تا ١٣٣٠ ۔

النسائي، الخصائص، ص ٣٢، ٣٣، رقم حديث ١٠٠٩ ۔

ايضاً، ص ٧٠، ٧١، رقم حديث ٥٢ ۔

الحاكم، المستدرك ٣/١٠٨، ١٠٩، رقم حديث ٤٥٧٥ ۔

البيهقي، السنن ٧/٦٣ ۔

ابن النجار، ذيل تاريخ بغداد ٢/١١٣، ١١٤ ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی' ہاں میرے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم خیبر کو فرمایا' میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے' اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ نیز اللہ اسی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ مہاجرین رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ علم ان میں سے کسی کو عطا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا حضرت علی المرتضیٰ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ انہیں تو آشوب چشم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں ہی بلاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ پر فتح سے ہمکنار فرمایا۔

۱۵۷ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ ابنَی فَاطِمَةَ قَدِ استَوَی فِي حُبِّهِمَا البَرُّ وَالفَاجِرُ وَاِنِّي عَهِدَ اِلَيَّ أَن لاَ

---

(۱۵۷) الحُمیدي، المسند ۱/۳۱، رقم حدیث ۵۸ ۔ =

ابنِ ابي شیبة، المصنف ۳۶۵/۶، رقم حدیث ۳۲۰۶۴ ۔

احمد، المسند ۱۲۸،۹۵،۸۴/۱ ۔

ایضاً، الفضائل ۵۶۴،۵۶۳/۲، رقم حدیث۹۴۸ ۔

ایضاً، ۵۷۰/۲، رقم حدیث ۹۶۱ ۔

المسلم، الجامع الصحیح ۸۶/۱، رقم حدیث۷۸ ۔

ابنِ ماجة، مقدمة السنن ۴۲/۱، رقم حدیث ۱۱۴ ۔

الترمذي، السنن ۶۴۳/۵، رقم حدیث ۳۷۳۶ ۔

ابنِ ابي عاصم، السنّة، ص ۵۸۴، رقم حدیث ۱۳۲۵ ۔

النسائي، السنن ۱۱۶،۱۱۵/۸، رقم حدیث ۵۱۱۸ ۔

ایضاً، ۱۱۷/۸، رقم حدیث ۵۰۲۲ ۔

ایضاً، السنن الکبریٰ ۴۷/۵، رقم حدیث ۸۱۵۳ ۔

ایضاً، الخصائص، ص ۱۰۰، ۱۰۲، رقم حدیث ۹۹،۹۸،۹۷ ۔

ابو یعلیٰ، المسند ۲۵۱،۲۵۰/۱، رقم حدیث ۲۹۱ ۔

يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤمِنٌ وَلَا يُبغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ . (حل)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے دونوں صاحبزادوں سے محبت کرنے والوں میں نیک و بد برابر ہیں، لیکن مجھ سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ یا علی! تجھ سے صرف مومن ہی محبت کر سکتا ہے اور منافق ہی دشمنی رکھ سکتا ہے۔

شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۱۵۸ - عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَأَمَرَ بِالشُّورَى دَخَلَت عَلَيهِ حَفصَةُ فَقَالَت لَهُ: يَا أَبَتِ اِنَّ النَّاسَ يَزعُمُونَ أَنَّ هَؤُلَاءِ السِتَّةَ لَيسُوا بِرِضًى، فَقَالَ: أَسنِدُونِي فَأَسنِدُوهُ فَقَالَ: مَاعَسَى أَن يَّقُولُوا فِي عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مُدَّ يَدَكَ فِي يَدِي تَدخُلُ مَعِيَ يَومَ القِيَامَةِ حَيثُ أَدخُلُ مَاعَسَى أَن يَّقُولُوا فِي عُثمَانَ بنِ عَفَّانَ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَومَ يَمُوتُ عُثمَانُ تُصَلِّي عَلَيهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ، قُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لِعُثمَانَ خَاصَّةً أَم لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ لِعُثمَانَ خَاصَّةً، مَاعَسَى أَن يَّقُولُوا فِي طَلحَةَ بنِ عُبَيدِاللّٰهِ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيلَةً وَقَد سَقَطَ رَحلُهُ: مَن يُّسَوِّي لِي رَحلِي وَهُوَ فِي الجَنَّةِ فَبَدَرَ طَلحَةُ بنُ عُبَيدِاللّٰهِ فَسَوَّاهُ لَهُ حَتَّى رَكِبَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا طَلحَةُ هَذَا جِبرَئِيلُ يُقرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَنَا مَعَكَ فِي أَهوَالِ يَومِ القِيَامَةِ حَتَّى أُنجِيَكَ مِنهَا مَاعَسَى أَن يَّقُولُوا فِي الزُّبَيرِ بنِ

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ۱۵/۳٦۷، رقم حديث ٦۹۳۴ ۔

ابنِ مندة، الايمان ۱/۴۱۴، رقم حديث ۲٦۱ ۔

الحاكم، عرفة علوم الحديث، ص ۱۸۰ ۔

ابو نُعيم، الحلية ۴/۱۸۵ ۔

الخطيب، التاريخ ۲/۲۵۵ ۔ ايضاً ۱۴/۴۲٦ ۔

ابن النجار، ذيل تاريخ بغداد ۱٦/۱۰۲، ۱۰۳ ۔

(۱۵۸) الديلمي، المسند ۵/۴۵۲، رقم حديث ۸۴۵٦ ۔ بالاختصار

ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۳۳/۲۰۲ ۔

العَوَّامِ رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَد نَامَ فَجَلَسَ الزُّبَيرُ يَذُبُّ عَن وَجهِهِ حَتّٰى استَيقَظَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبدِاللّٰهِ لِمَ تَزِلُ قَالَ لَم أَزِل بِأَبِي أَنتَ وَأُمِّي قَالَ: هٰذَا جِبرَئِيلُ يُقرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَنَا مَعَكَ يَومَ القِيَامَةِ حَتّٰى أَذُبَّ عَن وَجهِكَ شَرَرَ جَهَنَّمَ مَاعَسَى أَن يَّقُولُوا فِي سَعدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَومَ بَدرٍ وَقَد أَوتَرَ قَوسَهُ أَربَعَ عَشرَةَ مَرَّةً يَدفَعُهَا إِلَيهِ وَيَقُولُ إِرمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَاعَسَى أَن يَّقُولُوا فِي عَبدِالرَّحمَنِ بنِ عَوفٍ رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ فِي مَنزِلِ فَاطِمَةَ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ يَبكِيَانِ جُوعاً وَيَتَضَوَّرَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَن يَّصِلُنَا بِشَيءٍ فَطَلَعَ عَبدُالرَّحمَنِ بنِ عَوفٍ بِصَحفَةٍ فِيهَا حِيسَةٌ وَرَغِيفَانِ بَينَهُمَا إِهَالَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، كَفَاكَ اللّٰهُ أَمرُ دُنيَاكَ وَأَمَّا أَمرُ الآخِرَةِ فَأَنَا لَهَا ضَامِنٌ ۔ (مَعَاذُ بنُ المُثَنّٰى فِي زِيَادَاتِ مُسنَدِ مُسَدَّدٍ، طس وَ أَبُو نُعَيمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَأَبُو بَكرِ الشَّافِعِي فِي الغِيلَانِيَاتِ، وَ أَبُو الحُسَينِ بنِ بِشرَانَ فِي فَوَائِدِهِ، قط فِي تَلخِيصِ المُتَشَابِهِ، كر، وَالدَّيلَمِيُّ) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ ۔

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجلسِ شوریٰ بنائی' حفصہ رضی اللہ عنہا آ کر کہنے لگیں بابا جان! لوگوں کے خیال میں یہ چھ افراد پسندیدہ نہیں' آپ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے سہارا دو، آپ کو سہارا دے کر بٹھایا گیا، تو آپ نے کہا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے علی! میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالو' قیامت کو جہاں میں ہوں گا وہاں تو بھی ہوگا۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگ کیا کہیں گے' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے عثمان کے فوت ہونے پر ان کی نماز جنازہ آسمانی ملائکہ پڑھیں گے۔ میں نے عرض کیا یہ عثمان کے لئے خاص ہے کہ لوگوں کے لئے عام ہے۔ فرمایا یہ عثمان کے لئے مخصوص ہے۔ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس موقع پر رات کے وقت یہ بات سنی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا کجاوہ گرنے کو تھا، فرمایا کہ جو میرا کجاوہ درست کرے گا وہ جنتی ہے۔ تو طلحہ بن عبیداللہ نے فوراً آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کجاوہ درست کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت سوار ہوئے تو اس وقت فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور یہ بتا رہے ہیں کہ قیامت کی ہولناکیوں میں تمہارے ساتھ میں ہوں گا اور تمہیں محفوظ وسلامت رکھوں گا۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محو استراحت دیکھا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کو ہوا دے رہے تھے' ایسے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیدار ہو کر پوچھا اے ابوعبداللہ! تو

ابھی تک یہیں ہے؟ یہ عرض کرنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان' میں آپ کے پاس کیوں نہ ٹھہروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ قیامت کے دن میں تیرے ساتھ ہوں گا اور تجھے جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھوں گا۔ لوگ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس موقع پر فرماتے ہوئے سنا جب غزوۂ بدر میں حضرت سعد نے چودہ مرتبہ اپنی کمان میں تانت چڑھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدافعت وحفاظت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے تم تیر پھینکے جاؤ' میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا کیا گمان ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر میں اس وقت یہ بات فرماتے ہوئے سنا جب حسن وحسین رضی اللہ عنہما بھوک سے نڈھال رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا' کون ہے جو ہمارے لئے کچھ لائے' تو عبدالرحمٰن بن عوف حیسہ بھرا پیالہ اور دو روٹیاں جن پر پگھلا ہوا گھی لگا ہوا تھا' لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا' اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اچھی کر دے اور آخرت میرے ذمہ ہے۔ مذکورہ روایت صحیح سند سے مروی ہے۔

وضاحت: مذکورہ بالا حدیث میں ایک لفظ "حِیسَة" ہے، اس سے مراد کھجور اور پنیر سے بنا حلوہ ہے، نیز حدیث میں غور کرنے سے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے فضائل' رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کا مومن ہونا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات وحسنین کریمین رضوان اللہ علیہما کے لئے کمال محبت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے کے لئے پاکیزہ خیالات رکھنا وغیرہ نفیس نکات اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ مترجم

یکساں ہے ہر کسی پہ عنایت حضور کی

۱۵۹ - اِجتَمَعَ عَلِيٌّ وَجَعفَرٌ وَ زَيدُ بنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُم اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيٌّ:

أَنَا أَحَبُّكُم اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ زَيدٌ: أَنَا أَحَبُّكُم اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: اِنطَلِقُوا بِنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسأَلَهُ (فَقَالَ أُسَامَةُ بنُ زَيدٍ) فَجَاؤُوا يَستَاذِنُونَهُ فَقَالَ: أُخرُج فَانظُر مَن هٰؤُلاءِ فَقُلتُ:

(۱۵۹) احمد، المسند ۵/۲۰۴۔

الحاكم، المستدرك ۳/۲۱۷، رقم حديث ۴۹۵۷۔ امام حاکم سے ذہبی نے اس روایت کی صحت پر اتفاق کیا۔

هَـذَا جَـعـفَرٌ وَ زَيدٌ وَعَلِيٌّ مَا أَقُولُ أَبِي قَالَ ائذَن لَهُم فَدَخَلُوا فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَن أَحَبُّ اِلَيكَ؟ قَـالَ فَـاطِـمَةُ، قَـالُـوا نَسـأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ قَالَ: أَمَّا أَنتَ يَا جَعفَرُ فَأَشبَهَ خَلقُكَ خَلقِي وَأَشبَـهَ خُـلُـقِي خُلُقُكَ وَأَنتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي وَأَمَّا يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدَيَّ وَأَنَا مِنكَ وَأَنتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنتَ يَا زَيدُ فَمَولَايَ وَمِنِّي وَاِلَيَّ وَأَحَبُّ القَومِ اِلَيَّ ۔ (حم، طب، ك، ض)

❁❁ روایت ہے کہ حضرت علی المرتضٰی، جعفر اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں، حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ سب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاضر ہو کر پوچھ لیتے ہیں۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تینوں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باریابی چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ دیکھو کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر، زید اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم ہیں۔ بابا جان میں ان سے کیا کہوں؟ فرمایا انہیں اندر آنے دو۔ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ فرمایا سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے۔ عرض کیا ہم نے مردوں کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہے۔ فرمایا: اے جعفر! تیری صورت وسیرت مجھ سے ملتی ہے، تو مجھ سے اور میرے خاندان سے ہے، اے حضرت علی المرتضٰی! تو میرا داماد اور میرے بیٹوں کا باپ ہے، میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے، اور اے زید! تو میرا دوست ہے، مجھ سے ہے، میرے لئے ہے اور لوگوں سے زیادہ مجھے اچھا لگتا ہے۔

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب

۱۶۰ - كُنتُ جَالِساً اِذجَاءَ عَلِيٌّ وَالعَبَّاسُ يَستَاذِنَانِ، فَقَالَا: يَا أُسَامَةُ اِستَأذِن لَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: عَلِيٌّ وَالعَبَّاسُ يَستَاذِنَانِ، فَقَالَ: أَتَـدرِي مَـا جَـاءَ بِهِـمَـا قُلتُ لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لٰكِنِّي أَدرِي اِئذَن لَهُمَا فَـدَخَلَا فَـقَـالَا يَـارَسُولَ اللّٰهِ! جِئنَاكَ نَسأَلُكَ أَيُّ أَهلِكَ أَحَبُّ اِلَيكَ، قَالَ فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ قَـالَا مَـا جِـئـنَـاكَ نَسأَلُكَ عَن أَهلِكَ قَالَ: فَأَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَن أَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيهِ وَأَنعَمتُ عَلَيهِ أُسَـامَةُ بـنُ زَيـدٍ، قَالَا ثُمَّ مَن قَالَ: ثُمَّ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ العَبَّاسُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! جَعَلتَ

---

(۱۶۰) حدیث (۹۹،۱۵۹) کی تخریج دیکھئے۔

عَمَّكَ آخِرَهُم، قَالَ: اِنَّ عَلِياً سَبَقَكَ بِالهِجرَةِ . (ط، ت حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالرُّويَانِيُّ، وَالبَغوِيُّ، طب، ك، ض)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھا کہ علی وعباس رضی اللہ عنہما نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المرتضیٰ اور عباس رضی اللہ عنہما حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ان دونوں کے آنے کی وجہ پوچھی۔ میں نے عرض کیا نہیں معلوم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم ہے تم انہیں اندر آنے دو۔ دونوں نے حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہماری حاضری کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ترین رشتہ دار کا معلوم کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے گھر والوں میں سے سیّدہ فاطمۃ الزہراء مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔ عرض کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے متعلق پوچھنا مقصود نہیں۔ پھر فرمایا وہ شخص مجھے بہت پیارا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اور میں نے احسان کیا ہے یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ' عرض کیا ان کے بعد۔ فرمایا علی ابن ابی طالب' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنے چچا کو سب سے موخر فرمادیا ہے؟ آپ نے فرمایا علی ابن ابی طالب نے تو بلاشبہ آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔ امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح قرار دی۔

بچوں سے پیار

۱۶۱ - عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ جَعفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِن سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبيَانِ أَهلِ بَيتِهِ وَأَنَّهُ جَاءَ مِن سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيهِ فَحَمَلَنِي بَينَ يَدَيهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابنَى فَاطِمَةَ الحَسَنُ أَوِ الحُسَينُ فَأَردَفَهُ خَلفَهُ فَدَخَلنَا المَدِينَةَ ثَلاثَةً عَلَى دَابَةٍ . (كر)

---

(۱۶۱) الحُميدي، المسند ۱/۲۴۷، رقم حديث ۵۳۸ ۔

ابن ابي شيبة، المصنف ۵/۳۰۸، رقم حديث ۲۶۳۷۳ ۔

احمد، المسند، ۱/۲۰۳ ۔

المسلم، الجامع الصحيح ۴/۱۸۸۵، رقم حديث ۲۴۲۸ ۔

ابن ماجة، السنن ۲/۱۲۴۰، رقم حديث ۳۷۷۳ ۔

ابو داؤد، السنن ۳/۲۷، رقم حديث ۲۵۶۶ ۔ =

۞۞ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپسی پر اہل بیت کے بچوں سے ملا کرتے تھے۔ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو آپ کے سامنے مجھے لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دونوں ہاتھوں پر اٹھالیا پھر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شہزادگان حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا پھر ہم تینوں ایک سواری پر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما علم کا سمندر

۱۶۲ - عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلتُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ عَن قَولِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ قَالَ كَانَ رِجَالٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ فِي أَنسَابِهِمْ شَيءٌ فَقَالُوا يوماً: وَاللّٰهِ لَوَدِدنَا أَنَّ اللّٰهَ أَنزَلَ قُرآناً فِي نَسَبِنَا فَأَنزَلَ اللّٰهُ مَا قَرَأتَ ثُمَّ قَالَ لِي اِنَّ صَاحِبَكُم هَذَا يَعنِي عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ اِن وَلَّي زَهِدَ وَلَكِن أَخشَى عَلَيهِ عُجبَهُ بِنَفسِهِ أَن يَذهَبَ بِهِ، قُلتُ: يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ اِنَّ صَاحِبَنَا مَن قَد عَلِمتَ وَاللّٰهِ مَا تَقُولُ اِنَّهُ مَاغَيَّرَ وَلاَ بَدَّلَ وَلاَ أَسخَطَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ صَحبَتِهِ، فَقَالَ: وَلاَ بِنتَ أَبِي جَهلٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَن يَخطُبَهَا عَلَى فَاطِمَةَ، قُلتُ قَالَ اللّٰهُ فِي مَعصِيَةِ آدَمَ عَلَيهِ السَّلاَمُ: ﴿وَلَم نَجِدْ لَهُ عَزْماً﴾ فَصَاحِبُنَا لَم يَعزِم عَلَى اِسخَاطِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ الخَوَاطِرَ الَّتِي لاَ يَقدِرُ أَحَدٌ دَفعَهَا عَن نَفسِهِ، وَرُبَمَا كَانَت مِنَ الفَقِيهِ فِي دِينِ اللّٰهِ العَالِمُ بِأَمرِ اللّٰهِ فَاِذَا نُبِّهَ عَلَيهَا رَجَعَ وَأَنَابَ، فَقَالَ: يَا ابنَ عَبَّاسٍ مَن ظَنَّ أَنَّهُ يَرِدُ بُحُورَكُم فَيَغُوصُ فِيهَا مَعَكُم حَتَّى يَبلُغَ قَعرَهَا فَقَد ظَنَّ عَجزاً ۔ (الزبير بن بكار في الموفقيات)

۞۞ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی

النسائي، السنن الكبرى ۲/ ۴۷۷، ۴۷۸، رقم حديث ۴۲۴۶ ۔

ابو يعلى، المسند ۱۲/ ۱۶۳، رقم حديث ۶۷۹۱ ۔

البيهقي، السنن ۵/ ۲۶۰ ۔

(۱۶۲) زبير بن بكار، الاخبار الموفقيات، ص ۴۹۳، ۴۹۴، رقم حديث ۴۰۲ ۔

علي متقي هندي، كنز العمال ۱۳/ ۴۵۴، رقم حديث ۳۷۱۷۷ ۔

﴿اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں﴾ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کچھ مہاجرین کے نسب میں شبہ تھا' تو انہوں نے اپنی شدید خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے نسب کے متعلق قرآن نازل ہو۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ البتہ تمہارے صاحب علی ابن ابی طالب کے متعلق مجھے خدشہ ہے کہ اگر خلیفہ بنا دیئے جائیں تو کہیں خود پسندی میں مبتلا ہو کر زہد و تقویٰ سے ہی ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔ میں نے کہا' اے امیر المومنین! ہمارے صاحب کے بارے آپ نے جو کہا' آپ بخوبی جانتے ہیں کہ انہوں نے معاملاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی تغیر و تبدل کیا نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی ناراض کیا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے بنت ابوجہل سے شادی کا ارادہ ناراضگی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبب نہیں تھا؟ میں نے جواب دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ قابل توجہ ہے ﴿وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا﴾ سو ہمارے صاحب کا قصد نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کریں' لیکن دلوں کی خواہشات پر کس کا اختیار ہے' بعض اوقات اچھے بھلے فقیہ سے بھی اللہ کے دین کے معاملے میں علم شریعت رکھنے کے باوجود بھول چوک سرزد ہو جاتی ہے جس سے آگاہی کے بعد وہ رجوع کرتا اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے۔ آخر کار آپ نے کہا اے ابن عباس! کس کی مجال کہ تمہارے ساتھ تمہارے علم کے سمندروں کی غواصی کر سکے اور علم کی گہرائیوں تک پہنچے، اُسے بالآخر اپنی عاجزی کا اقرار کرنا ہی پڑتا ہے۔

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت

۱۶۳ - عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ: أَتَيتُ فَاطِمَةَ أَسأَلُهَا عَن عَلِيٍّ فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَ حُسَينٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنهُمَا (آخِذٌ) بِيَدِهِ حَتَّى دَخَلَ فَأَدنَى عَلِياً وَفَاطِمَةَ فَأَجلَسَهَا بَينَ يَدَيهِ وَأَجلَسَ حَسَناً وَّ حُسَيناً كُلَّ وَاحِدٍ مِنهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ لَفَّ عَلَيهِم ثَوبَهُ أَو قَالَ: كَسَاءَهُ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَيتِ﴾ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هَؤُلاءِ أَهلُ بَيتِي وَأَهلُ بَيتِي أَحَقُّ، فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَأَنَا مِن أَهلِكَ، فَقَالَ وَأَنتَ مِن أَهلِي، قَالَ وَاثِلَةُ: إِنَّهَا لِمَن أَرجَى مَا أَرجُو . (ش، كر)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ

(۱۶۳) حدیث (۸۴) کی تخریج دیکھئے ۔

عنہ کے متعلق پوچھا تو کہنے لگیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گئے ہیں، میں ٹھہر گیا۔ ایسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت علی المرتضیٰ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہما کو قریب بلا کر سامنے بٹھایا، حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی رانوں پر بٹھایا، سب کو اپنی چادر میں ڈھانپا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے﴾ پھر فرمایا پروردگار! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت ہی زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں تو بھی تو ہمارا اپنا ہے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے لئے مانگا، وہی میرے لئے بھی مانگا۔

اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کا تقدس

۱۶۴ - عَن وَاثِلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَينَ تَحتَ ثَوبِهٖ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ قَد جَعَلتُ صَلَوَاتِكَ وَرَحمَتَكَ وَمَغفِرَتَكَ وَرِضوَانَكَ عَلَى اِبرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبرَاهِيمَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ مِنِّي وَأَنَا مِنهُم فَاجعَل صَلَوَاتِكَ وَرَحمَتَكَ وَمَغفِرَتَكَ وَرِضوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيهِم، قَالَ: وَاثِلَةُ وَكُنتُ عَلَى البَابِ فَقُلتُ وَعَلَيَّ يَارَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنتَ وَأُمِّي، قَالَ اَللّٰهُمَّ وَعَلَى وَاثِلَةَ ۔ (الدَيلَمِيُّ)

❁❁ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر اوڑھائی اور فرمایا پروردگار! میں نے تیری رحمتیں، نوازشیں اور خوشنودیاں ابراہیم علیہ السلام و آل ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھیجی ہیں، اے پروردگار! بے شک یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تو مجھ پر اور ان پر اپنی رحمتوں، نوازشوں، بخششوں اور خوشنودیوں کی بارش برسا، واثلہ کہتے ہیں میں بھی دروازے پر تھا، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ نوازشات مجھ پر بھی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! واثلہ پر بھی......

---

(۱۶۴) حدیث (۸۴) کی تخریج دیکھئے۔

نکاحِ ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہما

۱۶۵ - عَنِ المُستَظِلِّ ابنِ حُصَينٍ أَنَّ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ خَطَبَ اِلَى عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ اِبنَتَهُ أُمَّ كُلثُومٍ فَاعتَلَّ بِصِغرِهَا فَقَالَ، اِنِّي لَم أُرِدِ البَاءَةَ وَلَكِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنقَطِعٌ يَومَ القِيَامَةِ مَاخَلاَ سَبَبِي وَنَسَبِي، وَكُلُّ وَلَدٍ فَإِنَّ عَصَبَتَهُم لِأَبِيهِم مَاخَلاَ وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُم وَعَصَبَتُهُم ۔ (أَبُو نُعَيمٍ فِي المَعرِفَةِ، كر)

مستظل بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ان کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا۔ آپ نے اپنی صاحبزادی کے نابالغ ہونے کا عذر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ میں بارادۂ مجامعت نہیں کہتا بلکہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ میرے نسبی تعلق کے سوا قیامت کو ہر نسبی تعلق منقطع ہو جائے گا' ہر مولود کا نسب اس کے باپ سے ہے لیکن اولادِ فاطمہ کا باپ اور نسبی وارث میں ہوں۔

وضاحت: مذکورہ روایت الفاظ و معانی کے تفاوت سے مختلف کتب حدیث اور سیرت و تاریخ میں مذکور ہے جن میں کتب اہل سنت کے علاوہ اہل تشیع کی معتبر کتب مثلاً فروع کافی' کتاب الابصار اور تہذیب الاحکام وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس روایت پر علماء و محققین نے بڑی بحث کی ہے اور روایۃً و درایۃً اسے محلِ نظر قرار دیا ہے۔ ذیلی سطور میں انتہائی اختصار سے علماء و محققین کی تحقیقات پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیّدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کے نکاح کے قائلین کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نکاح کا تذکرہ صحیح بخاری' عمدۃ القاری' فتح الباری' طبقات ابن سعد' معارف ابن قتیبہ اور جمہرۃ انساب العرب وغیرہ معتبر کتب حدیث و تاریخ میں کیا گیا ہے لہٰذا اس نکاح سے انکار ممکن نہیں اور علمائے عرب نے بھی اس موضوع پر اثبات نکاح کے لئے کتابیں لکھی ہیں مثلاً سید احمد ابراہیم ابو معاذ اسماعیلی نے کتاب ''زوج عمر بن الخطاب من ام کلثوم بنت علی حقیقۃ لا افتراء'' لکھی جبکہ وہ علماء جو مذکورہ نکاح کے قائلین ہیں وہ جواباً کہتے ہیں کہ حدیث و تاریخ کی معتبر کتب میں کسی روایت کا مذکور ہونا ہرگز اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ روایت بھی معتبر ہو۔ صحیح بخاری جو کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب مانی جاتی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایات کی صحت کا التزام بقیہ محدثین کے مقابلہ میں زیادہ کیا ہے' لیکن اس کے باوجود صحیح بخاری کے بعض راویوں اور روایات پر امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں سنداً و متناً کلام کر کے بعض راویوں کو ضعیف اور فاسد العقیدہ کہا ہے۔ اسی طرح امام بدر الدین عینی حنفی نے بھی اپنی تصنیف ''عمدہ القاری'' میں صحیح بخاری کے بعض راویوں اور

---

(۱۶۵) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے۔

روایات پر حکم ضعیف لگایا ہے اور جرح کی ہے۔ مشہور سیرت نگار قاضی عبدالرؤف دانا پوری نے بھی ''اصح السیر'' میں بخاری شریف کی روایات پر کلام کیا ہے لہٰذا یہ حقیقت واضح ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بہت احتیاط کے باوجود صحیح بخاری میں کچھ روایات اور راوی مجروح ہیں تو بقیہ کتب کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سقیم و کمزور روایات کا ذکر کس حد تک ممکن ہے۔ علامہ شامی حنفی نے شرح عقود رسم المفتی میں یہی بات تحریر کی ہے کہ ''کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ متاخرین کی کتب میں ایک بات نقل ہوتی چلی جاتی ہے حالانکہ اس مسئلے میں پہلے بیان کرنے والے شخص سے غلطی ہوئی ہوتی ہے مگر بعد کے لوگ اسے اعتماد کی بناء پر نقل کرتے رہتے ہیں لہٰذا مستند کتب حدیث و تاریخ میں اس نکاح کا ذکر کیا جانا اس کے معتبر ہونے کا کافی ثبوت نہیں۔

اس نکاح سے انکار کرنے والے علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ روایت روایتۃً اور درایتۃً ہر دو طرح سے محل نظر ہے کیونکہ امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں لکھا کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نکاح ۱۷ھ میں ہوا۔ علامہ شبلی نعمانی نے الفاروق میں امام ابن حبان کی تائید کی اور ۱۷ھ میں نکاح کے انعقاد کو تسلیم کیا۔ نیز لکھا کہ بوقت نکاح ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کی عمر پانچ برس تھی اور زیر بحث روایت میں بھی یہی مذکور ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے نابالغ ہونے کا عذر کیا' قابل غور امر یہ ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وصال ۱۱ھ میں ہوا تو ماں کے وصال کے بعد بیٹی کی ولادت کس کھاتے میں جائے گی؟ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے تاریخ اسلام میں نکاح کا سال ۱۷ھ تحریر کیا اور ان کے بطن سے زید اور رقیہ کی ولادت کا ذکر بھی کیا۔ قابل غور یہ امر ہے کہ یہ نکاح چھ یا سات سال قبل ہوا اور ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ بعد میں پیدا ہوئیں۔

امام عبدالباقی ذرقانی نے شرح المواھب میں لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کے بالغ ہونے سے قبل فوت ہوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک نابالغ بچی کس طرح ماں بن سکتی ہے؟ سنن نسائی میں اس باب ''تزوج المرأة مثلها في السن'' کے تحت یہ روایت بھی مذکور ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صغرسنی کا عذر کیا اور انکار فرمایا۔ اس روایت کی وضاحت میں علامہ سندی نے لکھا کہ خاوند اور بیوی میں باہمی محبت کے لئے دونوں کی عمر میں موافقت کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا اس وقت پندرہ برس کی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صغرسنی کا عذر فرمایا اور شیخین رضی اللہ عنہما کو رشتہ نہ دیا اور سیّدہ رضی اللہ عنہا کی اور شیخین رضی اللہ عنہما کی عمروں میں واضح فرق کو وجہ انکار قرار دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی ایک فیصلہ بھی فرمایا تھا جب ایک کم سن لڑکی نے اپنے بوڑھے خاوند کو کسی وجہ سے قتل کر دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا لوگو! اللہ سے ڈرو اور ہم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے نکاح کیا کرو' قابل توجہ بات یہ ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک واضح سنت اور اپنے فیصلے سے انحراف کیسے کیا؟ اور ایک نابالغ بچی سے باصرار نکاح کیا' نیز یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ ایک طرف تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یوں کہیں کہ

ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کا مقصد حصول اولاد نہیں بلکہ نسب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسلک ہونا ہے اور پھر خود اس کے خلاف عمل کریں اور آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہ سے زید اور رقیہ کی ولادت ہو' ان واضح تضادات کی وجہ سے نکاحِ ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہ درایت کے اصولوں پر پوری نہیں اترتی۔ اس نکاح کا جن روایات میں تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سیدنا حضرت علی المرتضیٰ' سیدنا عمر فاروق اور سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم کے متعلق اس قدر حیا سوز باتیں ذکر کی گئی ہیں جن کی بنا پر ان محترم ومکرم ہستیوں کے لئے بدگمانیاں جنم لیتی ہیں۔ علاوہ بریں اس نکاح کی روایت میں ایک روای سفیان بن وکیع ہے جو امام نسائی کے نزدیک ضعیف' امام ابن حجر عسقلانی کے نزدیک ناقابل اعتبار' امام ابوزرعہ کے نزدیک جھوٹا اور ابن ابی حاتم کے مطابق اس کی روایت ناقابل اعتماد ہے۔ اور ایک روای ثعلبہ بن ابی مالک ہے' اسماء ورجال کی کتابوں میں اس کا ذکر ہی نہیں اس لئے یہ مجہول الحال راوی ہے' لہٰذا سنداً بھی یہ روایت مجروح ہے۔

قرآن مجید کی صریح آیات جن میں نکاح کے مصالح مذکور ہیں مثلاً خاوند اور بیوی کی باہمی محبت' ایک دوسرے کی عزت وعفت کی حفاظت' اولاد کی افزائش وتربیت' جسمانی اور ذہنی تسکین واطمینان' گھر کے ماحول کو پرسکون بنانے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور باہمی رازداری' نسل انسانی کی بقاء پرامن معاشرے کا قیام اور دنیاوآخرت میں کامیابی کے لئے مخلصانہ کوششیں وغیرہ' قابل غور امر یہ ہے کہ ایک نابالغ بچی جو ابھی گڑیوں سے کھیلنے کی عمر میں ہے وہ مذکورہ بالا نکاح کے مصالح کس طرح پورے کرسکتی ہے؟ پھر قرآن میں "نساء" سے نکاح کا حکم دیا گیا اور یہ لفظ بالغ وعاقل اور باشعور جوان عورت کے لئے بولا جاتا ہے کیونکہ اس میں مذکورہ بالا مصالح نکاح بحسن وخوبی پورے کرنے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں پھر مستشرقین نے انہی باتوں کو بنیاد بنا کر اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجلے کردار پر دھبے ثابت کرنے کی مذموم کوششیں کی ہیں کہ اسلام میں نابالغہ سے مسلمان شادیاں کرتے ہیں جو نابالغہ بچیوں پر ایک ظلم ہے۔ لہٰذا مذکورہ نکاح کی جملہ روایات میں نظر ثانی کرنی چاہیے۔

نہایت اختصار سے نکاح ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ پر علماء کی تحقیقات پیش کی گئی ہیں۔ تفصیل کے لئے صحیح بخاری' سنن نسائی' فتح الباری' عمدۃ القاری' زرقانی شرح مواھب' کتاب الثقات ابن حبان' الفاروق شبلی نعمانی' تاریخ اسلام شاہ اکبر نجیب آبادی' حاشیہ رسالہ "احیاء المیت فی فضائل اھل بیت" مولانا مجتبیٰ حسن کانپوری' شرح عقود رسم المفتی' شرح مسلم مولانا غلام رسول سعیدی' اصح السیر مولانا عبدالرؤف داناپوری اور حسب ونسب وغیرہ کتب دیکھیں۔ مترجم

عظمتِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

١٦٦ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَاتَ عِنْدَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ نَائِمَانِ فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

وَسَلَّمَ إِلَى قِربَةٍ لَنَا فَجَعَلَ يَمصُرُهَا فِي القَدحِ، وَفِي لَفظٍ: فَقَامَ لِشَاةٍ لَنَا فَحَلَبَهَا فَدَرَّت ثُمَّ جَاءَ يُسقِيهِ فَتَنَاوَلَ الحَسَنَ فَتَنَاوَلَ الحُسَينُ لِيَشرِبَ فَمَنَعَهُ، وَفِي لَفظٍ: فَأَهوَى بِيَدِهِ إِلَى الحُسَينِ وَبَدَأَ بِالحَسَنِ، فَقَالَت فَاطِمَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيكَ، قَالَ: لَاوَلٰكِنَّهُ إِستَسقَى أَوَّلَ مَرَّةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَإِيَّاكَ وَهٰذَينِ وَهٰذَا الرَّاقِدُ يَعنِي عَلِيًّا يَومَ القِيَامَةِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ. (ط، حم، ع، وَابنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السُّنَّةِ، طب فِي المُتَّفِقِ وَالمُفتَرَقِ وَابنُ النَّجَّار، خط)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے رات قیام فرمایا' حسن وحسین سورہے تھے' حسن نے جاگ کر پانی مانگا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بکری دوھ کر اسے دودھ پلانے لگے' تو حسین نے ہاتھ بڑھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روک دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین کا ہاتھ روکا اور پہلے حسن کو پلایا' فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن آپ کو بہت پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں حسن نے پہلے مانگا تھا' پھر فرمایا کہ میں، تُو، یہ دونوں، اور یہ سویا ہوا (حضرت علی المرتضیٰ) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

سب سے پہلے جنت میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم

۱٦٧ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ أَخبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَوَّلَ مَن يَدخُلُ الجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ، فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَمُحِبُّونَا قَالَ: مِن وَرَائِكُم. (ك)

---

(۱٦٦) احمد، المسند ۱/۱۰۱ .

ابن ابي عاصم، السنّة ۲/۵۸۴، رقم حديث ۱۳۲۲ .

ابو يعلیٰ، المسند ۱/۳۹۳، رقم حديث ۵۱۰ . بلا تفصيل

المحاملي، الامالي، ص ۲۰۵، ۲۰٦، رقم حديث ۱۸۸ .

الطبراني، المعجم الكبير ۳/۳۱، ۳۲، رقم حديث ۲٦۲۲ .

ايضاً، ۲۲/۴۰٦، رقم حديث ۱۰۱۷ .

(۱٦٧) حدیث (۷۷) کی تخریج دیکھئے۔ نیز حدیث (۱۷۱) بھی دیکھئے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہم یعنی میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے محبت کرنے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھی تمہارے پیچھے پیچھے ہوگا۔

مقامِ وسیلہ اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان

۱۶۸ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الجَنَّةِ دَرَجَةٌ تُدعَى الوَسِيلَةَ فَإِذَا سَأَلتُمُوا اللّٰهَ فَاسأَلُوا لِيَ الوَسِيلَةَ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَن يَسكُنُ مَعَكَ فِيهَا، قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ. (ابنُ مَردَوَيهِ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک مقام وسیلہ ہے، تم جب بھی اللہ سے دعا کرو تو میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا بھی کیا کرو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں آپ کے ساتھ کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔

حضرت حذیفہ اور آپ کی والدہ رضی اللہ عنہما کی مغفرت

۱۶۹ - عَن حُذَيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَأَلَتنِي أُمِّي مَتَى عَهدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ: مُذ كَذَا وَكَذَا فَدَعِينِي أُصَلِّي مَعَهُ المَغرِبَ ثُمَّ لَا أَدَعُهُ حَتَّى يَغفِرَ لِي وَلَكَ فَصَلَّيتُ مَعَهُ المَغرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ الآخِرَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى لَم يَبقَ فِي المَسجِدِ أَحَدٌ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ انفَتَلَ فَعَرَفَ صَوتِي فَقَالَ: حُذَيفَةُ؟ فَقُلتُ نَعَم، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ يَا حُذَيفَةُ، هَذَا مَلَكٌ لَم يَكُن نَزَلَ قَبلَ اللَّيلَةِ إِلَى الأَرضِ إِستَأذَنَ رَبَّهُ أَن يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَأُذِنَ لَهُ وَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ وَأَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَينَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ. (ابنُ جَرِيرٍ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے میری

---

(۱۶۸) حدیث (۸۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۶۹) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

والدہ نے پوچھا کہ تم کب سے بارگاہِ نبوی میں حاضر نہیں ہوئے؟ میں نے جواب دیا اتنے عرصہ سے، میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کروں، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک میری اور تمہاری مغفرت کی دعا نہ کروالوں، چنانچہ میں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ادا کیں، حتیٰ کی مسجد میں کوئی باقی نہیں رہا، پھر کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی کیفیت میں کچھ کہا، جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آواز سے مجھے پہچان کر فرمایا حذیفہ ہو، میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ اللہ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخشے، یہ فرشتہ آیا تھا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت لی کہ مجھ پر سلام پیش کرے، اس کو اجازت مل گئی، تو اس نے مجھے خوش خبری دی کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار اور حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کی عظمت

۱۷۰—عَن زَیدِ ابنِ أَرقَم: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ وَ عَلِيٍّ وَحَسَنٍ وَحُسَينٍ: أَنَا حَربٌ لِمَن حَارَبَكُم وَ سِلمٌ لِمَن سَالَمَكُم .(ش، ت، ہ، طب، حب، ك، ض)

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم سے لڑنے والے کا میں دشمن اور تمہیں سلامت رکھنے والے کا میں خیرخواہ۔

۱۷۱—عَن أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى اِبنَتِهِ فَاطِمَةَ وَابنَاهُ اِلَى جَانِبِهَا وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، فَاستَسقَى الحَسَنُ فَأَتَى نَاقَةً لَهُم فَحَلَبَ مِنهَا ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَنَازَعَهُ الحُسَينُ أَن يَّشرِبَ قَبلَهُ حَتَّى بَكَى فَقَالَ: يَشرِبُ أَخُوكَ ثُمَّ تَشرِبُ، فَقَالَت فَاطِمَةُ: كَأَنَّهُ آثَرُ عِندَكَ مِنهُ؟ قَالَ: مَا هُوَ بِآثَرٍ عِندِي مِنهُ وَ اِنَّهُمَا عِندِي بِمَنزِلَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَاِنَّكِ وَهُمَا وَهَذَا المُضطَجِعُ مَعِيَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَومَ القِيَامَةِ .(کر)

❁❁ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، دونوں صاحبزادے ان کے ایک طرف تھے اور علی رضی اللہ عنہ آرام فرما تھے، اتنے میں

---

(۱۷۰) حدیث (۷۵) کی تخریج دیکھئے۔

حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی اونٹنی کا دودھ دوھ کر انہیں پلانے لگے، ایسے میں حسین رضی اللہ عنہ نے پہلے پینے پر اصرار کیا اور رونا شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا پہلے بھائی کو پینے دو پھر تم پی لینا، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا لگتا ہے حسن آپ کو زیادہ پیارا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ مجھے دونوں برابر پیارے ہیں، اور تُو، یہ دونوں اور یہ سویا ہوا (حضرت علی المرتضٰی) قیامت کے دن ہم سب اکٹھے ہوں گے۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اہلِ بیت ہیں

۱۷۲۔ عَن زَيْنَبَ بِنتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِندَ أُمِّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ الحَسَنَ مِن شِقٍّ وَفَاطِمَةَ فِي حِجرِهِ فَقَالَ: رَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيكُم أَهلَ البَيتِ اِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَأَنَا وَأُمُّ سَلَمَةَ نَائِمَتَينِ فَبَكَت أُمُّ سَلَمَةَ، فَنَظَرَ اِلَيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يُبكِيكِ؟ فَقَالَت: خَصَّصتَهُم وَتَرَكتَنِي وَابنَتِي، فَقَالَ: أَنتِ وَابنَتُكِ مِن أَهلِ البَيتِ۔ (کر)

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ گر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو پہلو میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گود میں لیا اور فرمایا اے اہلِ بیت! تم پر اللہ کی رحمت و برکت ہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت تعریف و بزرگی کے لائق ہے، ہم دونوں لیٹی ہوئی تھیں، کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا اور رونے کی وجہ پوچھی، وہ عرض کرنے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ بیت کو تو نواز دیا لیکن مجھے اور میری بیٹی کو اس عنایت سے محروم رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تُو اور تیری بیٹی بھی تو میرے اہلِ بیت سے ہو۔

۱۷۳۔ عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِندَهَا فَجَاءَت الخَادِمُ، فَقَالَت: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنَحِّي لِي عَن أَهلِ بَيتِي، فَتَنَحَّيتُ فِي

---

(۱۷۱) الطبراني، المعجم الكبير ۲۲/۴۰۵، ۴۰۶، رقم حديث ۱۰۱۶ ۔ بسندٍ ضعيف

(۱۷۲) الطبراني، المعجم الكبير ۲۴/۲۸۱، ۲۸۲، رقم حديث ۷۱۳ ۔ بسندٍ ضعيف

نَاحِيَةِ البَيتِ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَينٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجرِهِ، وَأَخَذَ عَلِيًّا بِاِحدَي يَدَيهِ فَضَمَّهُ اِلَيهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِاليَدِ الْأُخرَى وَضَمَّهَا اِلَيهِ وَقَبَّلَهَا وَأَغدَفَ عَلَيهِم خَمِيصَةً سَودَاءَ ثُمَّ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اِلَيكَ لَا اِلَى النَّارِ، أَنَا وَ أَهلُ بَيتِي، فَنَادَيتُهُ، أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَأَنتِ .(ش)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ہاں قیام فرما تھے، خادمہ نے عرض کی علی اور فاطمہ باریابی چاہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خادمہ کو فرما کر ایک طرف کر دیا، تو فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم باریاب ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آغوش میں لے لیا، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو بغل میں لے کر سینے سے لگایا، فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا پھر سب کو اپنی کالی کملی میں لے کر فرمایا پروردگار! میں اور میرے اہل بیت کا ٹھکانہ تیری طرف ہے نہ کہ آگ کی طرف، میں (ام سلمہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو بھی دعا میں شامل ہے۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی خیر و بھلائی پر ہیں

۱۷۴ ـ عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا ائتِينِي بِزَوجِكِ وَ ابنَيكِ فَجَاءَت بِهِم فَأَلقَى عَلَيهِم رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَسَاءً كَانَ تَحتِي خَيبَرِياً أَصَبنَاهُ مِن خَيبَرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ فَاجعَل صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلتَهَا عَلَى آلِ اِبرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ـ فَرَفَعتُ الكَسَاءَ لِأَدخُلَ مَعَهُم فَجَذَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِن يَدِي وَقَالَ: اِنَّكِ عَلَى خَيرٍ ـ

(ع، کر)

---

(۱۷۳) ابن ابي شيبة ۶/۳۷۰، رقم حديث ۳۲۱۰۴ ـ

احمد، المسند ۶/۲۹۲ ـ

الطبراني، المعجم الكبير ۲۳/۳۳۰، رقم حديث ۷۵۹ ـ

ايضاً، ۲۳/۳۹۳، رقم حديث ۹۳۹ ـ تعدد طرق کے سبب حسن لغیرہ کے درجہ پر ہے۔

(۱۷۴) حدیث (۱۷۳) کی تخریج دیکھئے۔ نیز حدیث (۸۴) کی تخریج دیکھئے۔

❁❁ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اپنے شوہر اور صاحبزادوں کو لے کر آؤ، آپ رضی اللہ عنہا انہیں لے کر فوراً حاضرِ بارگاہ ہوئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (اُمِ سلمہ کی) خیبری چادر ان پر ڈالی جو ہمیں خیبر سے ملی تھی، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی پروردگار! یہی آلِ محمد ہیں، آلِ محمد پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جیسے آلِ ابراہیم پر فرمایا، تو ہی حمد وثنا کے لائق ہے، میں (اُمِ سلمہ) نے بھی ان میں شمولیت کے لئے چادر اٹھائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچ کر فرمایا تو بھی خیر وبھلائی پر ہے۔

وضاحت: خیال رہے کہ قرآن کی صراحت کے مطابق ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیہن بھی اہلِ بیت ہیں، جہاں ان کے اہلِ بیت ہونے کی نفی ہے وہاں اہلِ بیتِ نسب مراد ہیں، اہلِ بیتِ سکنیٰ نہیں۔ مترجم

۱۷۵-عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: اِعتَنَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلِياً وَ فَاطِمَةَ بِيَدِهِ وَ حَسَناً وَ حُسَيناً بِيَدِهِ، وَعَطَفَ عَلَيهِم خَمِيصَةً كَانَت عَلَيهِم سَودَاءَ وَقَبَّلَ عَلِياً وَقَبَّلَ فَاطِمَةَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِلَيكَ لَا اِلَى النَّارِ، اَنَا وَ أَهلُ بَيتِي، قُلتُ: وَأَنَا؟ قَالَ: وَأَنتِ .(طب)

❁❁ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو ایک بغل مبارک میں اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو دوسری بغل مبارک میں لے کر سب کو اپنی کالی کملی کے نیچے کر لیا، علی وفاطمہ رضی اللہ عنہما کو پیار کیا اور فرمایا پروردگار! میں اور میرے اہلِ بیت کا ٹھکانہ تیری طرف ہے آگ کی طرف نہیں، میں نے اپنے لئے عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اور تو بھی۔

شانِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان

۱۷۶-عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشهُرٍ اِذَا خَرَجَ اِلَى الفَجرِ فَيَقُولُ: اَلصَّلَاةُ يَا أَهلَ البَيتِ ﴿اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَيتِ وَ يُطَهِّرَكُم تَطهِيراً﴾ .(ش)

---

(۱۷۵) حدیث (۱۷۳) کی تخریج دیکھئے۔ نیز حدیث (۸۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۷۶) حدیث (۸۴) کی تخریج دیکھئے۔



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چھے ماہ تک کاشانہء فاطمہ زہراء کے رستے گزرتے رہے، نمازِ فجر کو آتے ہوئے آواز دیتے، اے اہلِ بیت! وقتِ نماز ہے۔ ﴿بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک اور ستھرا کر دے﴾۔

۱۷۷ - عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ قَد بَسَطَ شَملَةً فَجَلَسَ عَلَيهَا هُوَ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيهِم ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَرضِ عَنهُم كَمَا أَنَا عَنهُم رَاضٍ. (طس)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر بچھائی تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الرضوان تشریف فرما ہوئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر کا ایک سرا پکڑا اور دوزانو بیٹھ کر دعا فرمائی پروردگار! تو ان سے راضی ہو جا جیسے میں ان سے خوش ہوں۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت

۱۷۸ - عَن سَودَةَ بِنتِ مِسرَحٍ الكِندِيَةِ قَالَت: كُنتُ فِيمَن حَضَرَ فَاطِمَةَ حِينَ ضَرَبَهَا المَخَاضُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيفَ هِيَ كَيفَ ابنَتِي فَدَيتُهَا، قُلتُ: إِنَّهَا لَتَجهَدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِذَا وَضَعَت فَلاَ تُحدِثِي شَيئًا حَتّٰى تُؤذِنِينِي، قَالَت فَوَضَعَتهُ، وَفِي لَفظٍ: فَلاَ تَسبِقِينِي بِهِ بِشَيءٍ، قَالَت فَوَضَعَتهُ فَسَرَرتُهُ وَلَفَفتُهُ فِي خِرقَةٍ صَفرَاءَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَافَعَلَتِ ابنَتِي فَدَيتُهَا وَمَا حَالُهَا وَكَيفَ هِيَ؟ فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَضَعَتهُ وَسَرَرتُهُ وَجَعَلتُهُ فِي خِرقَةٍ صَفرَاءَ، قَالَ: لَقَد عَصَيتِنِي، قُلتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِن مَعصِيَةِ اللّٰهِ وَمَعصِيَةِ رَسُولِهِ سَرَرتُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَلَم أَجِد مِن ذَالِكَ بُدًّا، قَالَ ائتِينِي بِهِ فَأَتَيتُهُ بِهِ فَأَلقَى عَنهُ الخِرقَةَ الصَّفرَاءَ وَلَفَّهُ فِي خِرقَةٍ بَيضَاءَ وَتَفَلَ

---

(۱۷۷) الطبراني، المعجم الاوسط ۳۴۸/۵، رقم حديث ۵۵۱۴ . بسندٍ صحيح

(۱۷۸) الطبراني، المعجم الكبير ۱۰۹/۳، رقم حديث ۲۵۴۲ .

ايضاً، ۳۱۱/۲۴، ۳۱۲، رقم حديث ۷۸۹ .

ابن عساكر، تاريخ دمشق ۱۶۹/۱۳ .

فِي فِيهِ وَالبَأَهُ بِرِيقِهِ، ثُمَّ قَالَ: اُدعِي لِي عَلِياً فَدَعَوتُهُ، فَقَالَ: مَا سَمَّيتَهُ يَا عَلِيُّ: قَالَ: سَمَّيتُهُ جَعفَراً يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: لاَ وَلٰكِنَّهُ حَسَنٌ وَبَعدَهُ حُسَينٌ وَأَنتَ أَبُو الحَسَنِ وَالحُسَينِ.
(ابنُ مَندَةَ، وَأَبُو نُعَيمٍ، كر) وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

سودۃ بنت مسرح کندیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بھی ان خواتین میں تھی جو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے دردِ زِہ کے وقت وہاں تھیں۔ ایسے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جلوہ افروز ہوئے اور پوچھنے لگے میں قربان جاؤں میری بیٹی کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بچے کی ولادت کے بعد میری اجازت کے بغیر کچھ بھی نہیں کرنا۔ کہتی ہیں کہ پھر بچے کی ولادت ہوگئی۔ ایک روایت میں ہے کہ بچے کی ولادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائے بغیر کچھ بھی کرنے سے منع فرمایا۔ پیدائش کے بعد میں نے بچے کی ناف کاٹی اورزرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا' قربان جاؤں میری بیٹی اب کیسی ہے، اس کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فاطمہ نے بچے کو جنم دیا ہے' میں نے ناف کاٹ کر بچے کو زرد کپڑے میں لپیٹ دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے میری نافرمانی کی' میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی سے میں پناہ مانگتی ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ناف کاٹنے کے بعد اس کے علاوہ میرے لئے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ فرمایا، بچہ میرے پاس لاؤ، میں نے لاکر پیش کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرد کپڑا اُتار کر بچہ سفید کپڑے میں لپیٹ دیا' اس کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اپنی زبان چسائی، پھر فرمایا علی کو بلاؤ۔ میں انہیں بلا لائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی! اس کا نام کیا رکھنا ہے؟ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اس کا نام جعفر رکھنا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہوگا اور تو ابوالحسن والحسین ہے۔

اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

وضاحت: تاریخِ دمشق ابنِ عساکر میں مذکور مختلف روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کے نام اپنے چچاؤں حمزہ و جعفر رضی اللہ عنہما کے ناموں پر رکھے' بعض روایات میں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے نام یکے بعد دیگرے حرب رکھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکمِ الٰہی دونوں کے نام تبدیل فرما کر حسن و حسین (شبّر و شبیر) رکھے، اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد رکھی۔ علاوہ ازیں حدیث میں غور کریں تو بصیرتِ نبوی سے متعلقہ نفیس نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ مترجم

حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور یمنی چادریں

۱۷۹ - عَن جعفرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن أَبِيهِ (قَالَ) قَدِمَ عَلَى عُمَرَ حُلَلٌ مِنَ اليَمَنِ فَكَسَا النَّاسَ فَرَاحُوا فِي الحُلَلِ وَهُوَ بَينَ القَبرِ وَالمِنبَرِ جَالِسٌ وَالنَّاسُ يَأتُونَهُ فَيُسَلِّمُونَ عَلَيهِ وَيَدعُونَ لَهُ فَخَرَجَ الحَسَنُ وَالحُسَينُ مِن بَيتِ أُمِّهَا فَاطِمَةَ يَتَخَطَّيَانِ النَّاسَ وَلَيسَ عَلَيهِمَا مِن تِلكَ الحُلَلِ شَيءٌ وَعُمَرَ قَاطِبٌ صَارٌّ بَينَ عَينَيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَاهَنَأَ لِي مَا كَسَوتُكُم، قَالُوا: يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ كَسَوتَ رَعِيَّتَكَ فَأَحسَنتَ . قَالَ: مِن أَجلِ الغُلَامَينِ يَتَخَطَّيَانِ النَّاسَ وَلَيسَ عَلَيهِمَا مِنهَا شَيءٌ كَبُرَت عَنهُمَا وَصَغُرَا عَنهَا، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى اليَمَنِ أَنِ ابعَث بِحُلَّتَينِ لِحَسَنٍ وَحُسَينٍ وَعَجِّل فَبَعَثَ إِلَيهِ بِحُلَّتَينِ فَكَسَاهُمَا . (ابنُ سَعدٍ)

❀❀ جعفر بن محمد اوران کے والد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں یمن سے کچھ جوڑے آئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے عوام کو پہنائے ،لوگ نئے جوڑے پہن کر واپس ہوئے ،آپ رضی اللہ عنہ اس وقت قبر انور اور منبر شریف کے درمیان بیٹھے تھے'لوگ واپس جاتے ہوئے آپ کو سلام کرتے اور دعائیں دیتے' ایسے میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے آگے نکل آئے ،ان دونوں نے یہ جوڑے نہیں پہنے تھے،آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں پاس بلا کر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا،اللہ کی قسم آپ دونوں کو پہنانے کے لئے میرے پاس اب کوئی جوڑا باقی نہیں رہا،شہزادوں نے جواب دیا اے امیر المؤمنین! کوئی بات نہیں،آپ نے اپنی رعایا کو پہنا دیئے تو بہت اچھا کیا،آپ نے کہا،لوگوں سے آگے نکلنے والے دو شہزادوں کا یہ نئے جوڑے نہ پہننا نامناسب اور میرے لئے گراں بار ہے، پھر یمن کے گورنر کو لکھا کہ جلد از جلد حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لئے دو جوڑے روانہ کرو، چنانچہ اس نے دو جوڑے روانہ کئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں کو پہنائے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کا بہت خیال رکھتے ،اور ان کی دلجوئی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے۔مترجم

۱۸۰ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا: أَمَا تَرضَينَ أَنَّ ابنَيكِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ إِلَّا أَنَّ ابنَي الخَالَةِ يَحيَى وَعِيسَى .

---

(۱۷۹) ابن سعد، الطبقات ۶/۴۰۷ . تعجب ہے کہ مسند فاطمہ زہراء کے محقق فواز احمد زمرلی نے لکھا کہ مذکورہ روایت تلاش بسیار کے باوجود طبقات ابن سعد میں نہیں مل سکی۔مترجم

(ابنُ شَاهِين)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم خوش نہیں ہو کہ تیرے شہزادے میرے خالہ زاد یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے علاوہ تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سہارے

۱۸۱ - عَن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: سَلَامٌ عَلَيكَ أَبَا الرَّيحَانَتَينِ أُوصِيكَ بِرَيحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنيَا فَعَن قَلِيلٍ يَنهَدُّ رُكنَاكَ وَاللّٰهِ خَلِيفَتِي عَلَيكَ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذَا أَحَدُ رُكنَيَّ الَّذِي قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَت فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَ عَلِيٌّ: هَذَا رُكنِيَ الثَّانِي الَّذِي قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ (أَبُو نُعَيمٍ فِي المَعرِفَةِ، وَالدَّيلَمِيُّ كر، وَابنُ النَّجَّارِ) وَفِيهِ حَمَّادُ بنُ عِيسَى غَرِيقُ الجُحفَةِ ضَعِيفٌ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے' اے ابوالریحانتین! تم پر سلام ہو' میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے دنیا کے دو پھولوں کا خاص خیال رکھنا' عنقریب تیرا ایک سہارا تجھ سے لے لیا جائے گا اور اللہ تیرے لئے کافی ہوگا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' یہی وہ ایک سہارا تھا جس کے متعلق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا تھا اور جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرا دوسرا سہارا تھا جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی تھی۔ اس روایت میں حماد بن عیسیٰ ضعیف ہے جو مقام جحفہ میں فوت ہوا تھا۔

وضاحت: حدیث مذکورہ بالا میں ایک جملہ ''وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَيكَ'' مذکور ہے' عرب یہی جملہ کسی انتہائی عزیز کے فوت ہو جانے پر اس کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کے لئے بولتے ہیں۔ مترجم

---

(۱۸۰) حدیث (۱۳۸) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۸۱) ابو نعیم، الحلیة ۳/۲۰۱ ۔

ایضاً، معرفة الصحابة ۲/۶۲۳، ۶۲۴، رقم حدیث ۱۰۶۷ ۔ بسندٍ ضعیف

حسن و حسین رضی اللہ عنہما حضور کے لاڈلے

۱۸۲ - وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَيهِ الحَسَنُ أَوِالحُسَينُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَرقِ بِأَبِيكَ عَينُ بَقَةٍ وَأَخَذَ بِأُصبُعَيهِ فَرَقَى عَلَى عَاتِقِهِ ثُمَّ خَرَجَ الآخَرُ الحَسَنُ أَوِالحُسَينُ مِن بُقعَةٍ أُخرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَرحَباً بِكَ أَرقِ بِأَبِيكَ أَنتَ عَينُ البَقَّةِ وَأَخَذَ بِأُصبُعَيهِ فَاستَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الآخَرِ وَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَقفِيَتِهِمَا حَتَّى وَضَعَ أَفوَاهُمَا عَلَى فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَن يُحِبُّهُمَا . (طب عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر سلام کیا' حسن یا حسین رضی اللہ عنہما میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دوڑتے ہوئے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیار سے فرمایا آ ؤ اپنے بابا کے کندھے پر سوار ہو جاؤ' آنکھوں میں سما جاؤ پھر ان کی انگلی پکڑ کر کندھے پر بٹھالیا پھر حسن یا حسین میں سے دوسرے دوڑتے ہوئے آئے تو انہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت سے نوازا اور فرمایا آ ؤ اپنے بابا کے کندھے پر چڑھ جاؤ' آنکھوں میں سما جاؤ۔ انہیں بھی انگلی پکڑ کر دوسرے کندھے پر بٹھالیا' پھر دونوں کو بازوؤں سے پکڑا' دونوں کے منہ اپنے منہ مبارک پر رکھ کر فرمایا پروردگار! یہ دونوں میرے لاڈلے ہیں' تو بھی ان سے محبت فرما اور جوان سے محبت رکھے اس سے بھی محبت فرما۔

۱۸۳ - عَن زَينَبَ بِنتِ أَبِي رَافِعٍ عَن فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَتَت أَبَاهَا بِالحَسَنِ وَالحُسَينِ فِي شَكوَاهُ الَّتِي مَاتَ فِيهَا، فَقَالَت، تُوَرِّثُهُمَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! شَيئًا، فَقَالَ: أَمَّا الحَسَنُ فَلَهُ هَيبَتِي وَسُؤدُدِي وَأَمَّا الحُسَينُ فَلَهُ جُرأَتِي وَجُودِي . (ابنُ مَندَةَ، طب وَأَبُو نُعَيمٍ، كر) وَسَنَدُهُ لَينٌ .

❁❁ حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپ

---

(۱۸۲) ابن ابي شيبة، المصنف ۶/ ۳۸۰، رقم حديث ۳۲۱۹۳ .

الطبراني، المعجم الكبير ۳/ ۴۲، ۴۳، رقم حديث ۲۶۵۲، ۲۶۵۳ .

(۱۸۳) حدیث (۴۵) کی تخریج دیکھئے۔

شہزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر مرض وصال میں اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کو اپنا وارث بنائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن کے لئے میری ہیبت و سیادت اور حسین کے لئے میری سخاوت و جرأت ہے۔ اس روایت کی سند میں قدرے ضعف ہے۔

۱۸۴ - عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ عَن أُمِّ أَيمَنَ قَالَت: جَاءَ ت فَاطِمَةُ بِالحَسَنِ وَالحُسَينِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انحَلهُمَا، فَقَالَ: نَحَلتُ هَذَا الكَبِيرَ المُهَابَةَ وَالحِلمَ، وَنَحَلتُ هَذَا الصَّغِيرَ المُحَبَّةَ وَالرِّضَى ۔ (العَسكَرِيُّ فِي الأَمثَالِ) وَ فِيهِ نَاصِحُ المُحلِمِيُّ قَالَ ابنُ مُعِينٍ وَغَيرَهُ: لَيسَ بِثِقَة ۔

حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے شہزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بڑے کے لئے میری ہیبت و بردباری اور چھوٹے کے لئے میری محبت و خوشنودی ہے۔ اس روایت کے راوی ناصح محلمی کے متعلق ابن معین وغیرہ نے کہا کہ ثقہ نہیں۔

اہلِ بیتِ اطہار سے عمر فاروق کی عقیدت

۱۸۵ - عَن أَسلَمَ أَنَّ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! وَاللّٰهِ! مَا رَأَيتُ أَحَدًا أَحَبَّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنكِ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعدَ أَبِيكِ أَحَبَّ اِلَيَّ مِنكِ ۔ (ك)

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہنے لگے اے فاطمہ! میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے زیادہ کوئی پیارا نہیں تھا اور اللہ کی قسم آپ کے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ سے زیادہ کوئی مجھے عزیز نہیں۔

---

(۱۸۴) علي متقي هندي، كنز العمال ۱۳/ ۶۷۰، رقم حديث ۳۷۷۱۰ ۔

(۱۸۵) الحاكم، المستدرك ۳/ ۱۵۵، رقم حديث ۴۷۳۶ ۔ امام حاکم نے یہ روایت شیخین کی شرائط پر صحیح قرار دی لیکن ذہبی نے اختلاف کرتے ہوئے اسے عجیب وغریب روایت قرار دیا۔

رضائے فاطمہ رضائے خدا

۱۸۶ - عَن عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: اِنَّ اللّٰهَ يَغضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرضَى لِرِضَاكِ ۔ (ك، وَابنُ النَّجَّار)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا' اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی سے ناراض اور تیری خوشنودی سے خوش ہوتا ہے۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۱۸۷ - عَن سُوَيدِ بنِ غَفَلَةَ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ اِبنَةَ أَبِي جَهلٍ اِلَى عَمِّهَا الحَارِثِ بنِ هِشَامٍ فَاستَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعَن حَسَبِهَا تَسأَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: قَد أَعلَمُ مَا حَسَبُهَا وَلَكِن أَتَأمُرُنِي بِهَا، قَالَ: لاَ، فَاطِمَةُ بِضعَةٌ مِنِّي وَلاَ أُحِبُّ أَنَّهَا تَحزَنُ أَو تَجزَعُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لاَ آتِي شَيئًا تَكرَهُهُ ۔ (ع، ك)

سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنت ابوجہل کا رشتہ اس کے چچا حارث بن ہشام سے مانگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا اس کے خاندان کا پوچھنا چاہتے ہو؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کا خاندان تو جانتا ہوں' اس سے شادی کا پوچھنا چاہتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں' فاطمہ میری جان ہے' مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا کہ وہ غمگین اور پریشان ہو۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جو کام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نہیں لگتا وہ میں نہیں کر سکتا۔

اہلِ بیت کی عظمت وشان

۱۸۸ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ: أَلاَ تَرضَينَ أَن تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ وَابنَيكِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (البَزَّار)

---

(۱۸۶) حدیث (۱۱۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۸۷) ابن ابي شيبة، المصنف ۳۸۹،۳۸۸/۶، رقم حديث ۳۲۲۷۴ ۔ بتغيير المتن
الحاكم، المستدرك ۱۵۹،۱۵۸/۳، رقم حديث ۴۷۴۹ ۔ بسندٍ مرسل صحيح

(۱۸۸) البزار، المسند ۲۳۵،۲۳۴/۳، رقم حديث ۲۶۵۰ ۔ اس میں ایک راوی جابر جعفی ضعیف ہے۔

۞ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا' کیا تو خوش نہیں کہ خواتینِ جنت کی سردار ہے' اور تیرے دونوں شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہوں۔

۱۸۹ - أَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاتَّبَعتُهُ فَقَالَ: مَلَكٌ عَرَضَ لِي وَاستَأذَنَ رَبَّهُ أَن يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُخبِرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (ش)

۞ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک فرشتے نے مجھے رب کا سلام دیا اور یہ پیغام سنایا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء خواتینِ جنت کی سردار ہیں۔

۱۹۰ - عَن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَثِيراً مَا يُقَبِّلُ عُرفَ فَاطِمَةَ ۔ (ك)

۞ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی پیشانی کے اوپر والے بالوں کو چوما کرتے تھے۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا رونا اور مسکرانا

۱۹۱ - عَن عَائِشَةَ قَالَت قُلتُ لِفَاطِمَةَ ابنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيتُكِ حِينَ أَكبَبتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَبَكَيتِ وَأَكبَبتِ عَلَيهِ ثَانِيَةً فَضَحِكتِ، قَالَت: أَكبَبتُ عَلَيهِ فَأَخبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيتُ، ثُمَّ أَكبَبتُ عَلَيهِ الثَّانِيَةَ فَأَخبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهلِهِ لُحُوقاً بِهِ وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ إِلَّا مَريَمَ ابنَةَ عِمرَانَ فَضَحِكتُ ۔ (ش)

۞ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھکیں اور رو پڑیں پھر دوسری مرتبہ جھکیں اور مسکرادیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ پہلی مرتبہ رونے کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر تھی اور دوسری مرتبہ مسکرانے کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تو سب سے پہلے وصال کے بعد مجھ

---

(۱۸۹) حدیث (۴۷) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۹۰) حدیث (۳۹) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۹۱) ابن ابي شيبة، ۲/۳۸۸، رقم حديث ۳۲۲۷۰ ۔

سے ملاقات کرے گی اور یہ بھی کہ مریم بنت عمران کے سوامیں جملہ خواتین جنت کی سردار ہوں۔

۱۹۲ - عَن فَاطِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: اِنَّكِ أَوَّلُ أَهلِ بَيتِي لُحُوقاً بِي وَنِعمَ الخَلفُ أَنَا لَكِ ۔ (ش)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا تم وصال کے بعد سب سے پہلے مجھے ملوگی اور میں تمہارے لئے بہت اچھا خلف ہوں، یعنی تم سب سے پہلے میرا وصال ہوگا۔

۱۹۳ - عَن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ قَالَ: يَافَاطِمَةُ يَا بِنتِي أَحنِي عَلَيَّ فَأَحنَت عَلَيهِ فَنَاجَاهَا سَاعَةً ثُمَّ انكَشَفَت عَنهُ تَبكِي وَعَائِشَةُ حَاضِرَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعدَ ذَالِكَ سَاعَةً: اَحنِي عَلَيَّ فَحَنَت عَلَيهِ فَنَاجَاهَا سَاعَةً ثُمَّ انكَشَفَت عَنهُ تَضحَكُ، فَقَالَت عَائِشَةُ: يَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ أَخبِرِينِي بِمَاذَا نَاجَاكَ أَبُوكَ؟ قَالَت: أَوشَكتِ رَأَيتِهِ نَاجَانِي عَلَى حَالِ سِرٍّ ثُمَّ ظَنَنتِ أَنِّي أُخبِرَ بِسِرِّهِ وَهُوَحَيٌّ، فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى عَائِشَةَ أَن يَكُونَ سِرٌّدُونَهَا، فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَيهِ قَالَت عَائِشَةُ لِفَاطِمَةَ: أَلاَ تُخبِرِينِي ذَالِكَ الخَبَرَ قَالَت: أَمَّا الآنَ فَنَعَم، نَاجَانِي فِي المَرَّةِ الأُولَى فَأَخبَرَنِي أَنَّ جِبرَئِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ القُرآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارَضَهُ القُرآنَ العَامَ مَرَّتَينِ وَأَنَّهُ أَخبَرَهُ أَنَّهُ لَم يَكُن نَبِيٌّ بَعدَ نَبِيٍّ اِلَّا عَاشَ نِصفَ عُمُرِ الَّذِي كَانَ قَبلَهُ، وَأَنَّهُ أَخبَرَنِي أَنَّ عِيسَى عَاشَ عِشرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَلاَ أُرَانِي اِلَّا ذَاهِبٌ عَلَى رَأسِ السِّتِّينَ، فَأَبكَانِي ذَالِكَ، وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ اِنَّهُ لَيسَ مِن نِسَاءِ المُؤمِنِينَ أَعظَمَ رَزِيَّةً مِنكِ فَلاَ تَكُونِي أَدنَى مِن امرَأَةٍ صَبراً، ثُمَّ نَاجَانِي فِي المَرَّةِ الأُخرَى فَأَخبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهلِهِ لُحُوقاً بِهِ، وَقَالَ اِنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ ۔ (كر)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلایا۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے سرگوشی میں کچھ دیر گفتگو فرمائی تو وہ روتے ہوئے پیچھے ہٹیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں، پھر رسول اللہ

(۱۹۲) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۹۳) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلایا تو پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ سرگوشی میں کچھ دیر گفتگو فرمائی تو وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹ گئیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اے بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بابا جان نے آپ سے کیا سرگوشی فرمائی؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، آپ دیکھ بھی رہی ہیں کہ ہماری گفتگو راز داری سے ہوئی پھر بھی راز فاش کرنا چاہ رہی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے یہ راز فاش کرنا مناسب نہیں ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات ناگوار گزری کہ ان سے کیا راز داری ہے۔ وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے وہی بات معلوم کی تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلی مرتبہ سرگوشی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرائیل امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے جبکہ اس سال دو مرتبہ سنایا اور یہ فرمایا کہ ہر نبی کی عمر اپنے سابقہ نبی کی نصف العمر ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی' مجھے نہیں لگتا کہ ساٹھ سال سے اوپر زیادہ زندہ رہ پاؤں' یہ سبب تھا میرے رونے کا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری مرتبہ فرمایا تھا کہ مومن عورتوں میں سب سے زیادہ مصائب وشدائد تیرے حصہ میں ہیں' اس لئے تمہیں عام عورتوں سے بڑھ کر صبر کرنا ہوگا اور فرمایا تھا کہ بعد از وصال اہلِ بیت میں سے میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں گی اور یہ بھی کہ میں خواتینِ جنت کی سردار ہوں۔

۱۹۴ - عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ: فَسَأَلُوهَا فَأَبَتْ أَنْ تُخْبِرَ، فَلَمَّا قُبِضَ أَخْبَرَتْهُمْ، قَالَتْ: دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ عَمَّرَ الَّذِي بَعْدَهُ نِصْفَ عُمُرِهِ، وَأَنَّ عِيسَى لَبِثَ فِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَهَذِهِ تُوُفِّيَ لِي عِشْرِينَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا مَيِّتٌ فِي مَرَضِي هَذَا وَإِنَّ الْقُرْآنَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ فِي هَذِهِ السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَقْدِمُ عَلَيَّ مِنْ أَهْلِي أَنْتِ فَضَحِكْتُ . (كر)

❁❁ یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو پاس بلا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں پھر سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ مسکرا دیں۔ پوچھنے پر آپ رضی اللہ عنہا نے کچھ بھی نہ بتایا۔ وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس بلا کر فرمایا تھا کہ ہر نبی کی عمر سابقہ نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے' عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس برس رہے' اور میری عمر اندازاً بیس بنتی ہے' اندازاً اسی بیماری میں میرا وصال ہے' کیونکہ ہر سال مجھے قرآن ایک بار سنایا جاتا تھا لیکن اس بار دو

(۱۹۴) حدیث (۶۱) کی تخریج دیکھئے۔

مرتبہ سنایا گیا' یہ سنتا تھا کہ میں رو پڑی تھی' پھر دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بعد از وصال پہلے تم ہی مجھ سے ملو گی تو میں مسکرا دی تھی۔

وضاحت: مذکورہ احادیث میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ سابقہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری زندگی کی مدت بیان فرمائی اور اس حدیث میں اعلان نبوت کے بعد کی عمر بیان فرمائی۔ مترجم

۱۹۵ - عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بَعدَ الفَتحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَت، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَت، فَلَم أَسأَلهَا عَن شَيءٍ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلتُهَا عَن بُكَائِهَا وَضِحكِهَا، فَقَالَت: أَخبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيتُ، ثُمَّ حَدَّثَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهلِ الجَنَّةِ بَعدَ مَريَمَ ابنَةِ عِمرَانَ فَضَحِكتُ. (كر)

⊛⊛ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو پاس بلا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں' پھر سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا دیں۔ میں نے قبل از وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں کچھ نہ پوچھا' بعد میں رونے اور مسکرانے کا سبب پوچھا تو فرمانے لگیں' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنے وصال کی خبر دی تھی تو میں رو پڑی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مریم بنت عمران کے سوا جملہ خواتینِ جنت کی میں سردار ہوں تو میں مسکرا دی تھی۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۱۹۶ - عَنِ الشَّعبِيِّ قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسأَلُهُ عَن ابنَةِ أَبِي جَهلٍ وَخِطبَتِهَا إِلَى عَمِّهَا الحَارِثِ بنِ هِشَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَن أَيِّ بَالِهَا تَسأَلُنِي أَعَن حَسَبِهَا فَقَالَ لَا وَلٰكِن أُرِيدُ أَن أَتَزَوَّجَهَا أَتَكرَهُ ذَالِكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أُكرِهُ أَن تَحزَنَ أَو تَغضَبَ، فَقَالَ عَلِيٌّ

---

(۱۹۵) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھیے۔

(۱۹۶) عبدالرزاق، المصنف ۷/۳۰۱، رقم حدیث ۱۳۲۶۸۔

ابن ابی شیبۃ، المصنف ۶/۳۸۸، ۳۸۹، رقم حدیث ۳۲۲۶۴۔

احمد، الفضائل ۲/۷۵۴، ۷۵۵، رقم حدیث ۱۳۲۳۔ مرسل صحیح

فَلَن آتِيَ شَيئًا سَاءَ كَ ۔ (عب)

⚘⚘ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حاضر بارگاہِ رسالت ہو کر اپنے لئے بنت ابوجہل کا رشتہ اس کے چچا حارث بن ہشام کے ہاں بھیجنے کے متعلق پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کے حسب کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں بلکہ میں اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا تو نہیں لگے گا؟ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ بے شک سیّدہ فاطمۃ الزہراء میری جان ہے' سو اس کا غمگین اور ناراض ہونا مجھے قطعاً اچھا نہیں لگتا تو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں وہ کام ہی نہیں کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نہیں لگتا۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۱۹۷ - عَن أَبِي جَعفَرٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابنَةَ أَبِي جَهلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثنَى عَلَيهِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَلِياً خَطَبَ الجُوَيرِيَةَ بِنتَ أَبِي جَهلٍ، وَلَم يَكُن ذَالِكَ لَهُ أَن تَجتَمِعَ بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (وَبِنتَ) عَدُوِّ اللّٰهِ وَاِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي ۔ (عب)

⚘⚘ ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بنت ابوجہل سے شادی کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر حمد وثناء کے بعد فرمایا' بے شک علی ابوجہل کی بیٹی سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کو اکٹھا کرے کیونکہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء میری جان ہے۔

۱۹۸ - عَنِ ابنِ أَبِي مُلَيكَةَ أَنَّ عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابنَةَ أَبِي جَهلٍ حَتَّى وُعِدَ النِّكَاحُ فَبَلَغَ ذَالِكَ فَاطِمَةَ فَقَالَت لِأَبِيهَا: يَزعُمُ النَّاسُ أَنَّكَ لاَ تَغضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا أَبُو الحَسَنِ قَد خَطَبَ ابنَةَ أَبِي جَهلٍ وَقَد وُعِدَ النِّكَاحُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطِيباً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثنَى عَلَيهِ بِمَا هُوَ أَهلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا العَاصِ بنَ الرَّبِيعِ فَأَثنَى عَلَيهِ فِي صِهرِهِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي وَاِنِّي أَخشَى أَن تَفتِنُوهَا ۔ وَاللّٰهِ لاَ تَجتَمِعُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنتُ عَدُ

---

(۱۹۷) عبدالرزاق، المصنف ۷/۳۰۱، رقم حدیث ۱۳۲۶۷ ۔

(۱۹۸) عبدالرزاق، المصنف ۷/۳۰۱، ۳۰۲، رقم حدیث ۱۳۲۶۹ ۔نیز حدیث (۹۴) دیکھئے۔

وَاللّٰهِ تَحتَ رَجُلٍ فَسَكَتَ عَن ذَالِكَ النِّكَاحَ وَتَرَكَ . (عب)

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بنتِ ابوجہل سے شادی کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنے لگیں' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادیوں کے معاملے میں سختی نہیں فرماتے جبکہ یہ ابوالحسن تو ابوجہل کی بیٹی سے شادی کی حامی بھر چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت خطبہ دیتے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا ابوالعاص بن ربیع کا مجھ سے دامادی کا رشتہ اچھا ہے' جبکہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء بلاشبہ میری جان ہے' مجھے خدشہ ہے کہ تم اس معاملے میں کہیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ' خدا کی قسم' اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔

وضاحت: علمائے اہل سنت کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں جبکہ علمائے جعفریہ کے نزدیک صرف ایک بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ مذکورہ روایت علمائے اہل سنت کے نظریے کی تائید کرتی ہے۔ مترجم

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نوکرانی

۱۹۹ - عَن أَبِي جَعفَرٍ قَالَ أَعطى أَبُو بَكرٍ عَلِيًّا جَارِيَةً فَدَخَلَت أُمُّ أَيمَنَ عَلَى فَاطِمَةَ فَرَأَت فِيهَا شَيئًا فَكَرِهَتهُ فَقَالَت: مَالَكِ فَلَم تُخبِرهَا فَقَالَت: مَالَكِ فَوَاللّٰهِ! مَا كَانَ أَبُوكِ يَكتُمُنِي شَيئًا، فَقَالَت: جَارِيَةٌ أُعطِيَهَا أَبُو الحَسَنِ، فَخَرَجَت أُمُّ أَيمَنَ فَنَادَت عَلَى بَابِ البَيتِ الَّذِي فِيهِ عَلِيٌّ بِأَعلَى صَوتِهَا: أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَحفَظُهُ؟ فِي أَهلِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ وَمَا ذَاكَ فَقَالَت: جَارِيَةٌ بُعِثَ بِهَا إِلَيكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ الجَارِيَةُ لِفَاطِمَةَ . (عب)

ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خادمہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کی، تو اُم ایمن رضی اللہ عنہا فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی، سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کوئی جواب نہ دیا، اُم ایمن نے دوبارہ پوچھا اور کہا، آپ کے بابا جان تو مجھ سے کوئی بات مخفی نہیں رکھتے تھے تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی کہ ابوالحسن کو ایک خادمہ دی گئی ہے، حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ جہاں موجود تھے وہاں جا کر اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے بآواز بلند کہا کون ہے جو اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محافظ ہو' حضرت علی المرتضٰی

(۱۹۹) عبدالرزاق، المصنف ۷/۳۰۲، ۳۰۳، رقم حدیث ۱۳۲۷۱ ۔

رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا مسئلہ اس خادمہ کا ہے جو آپ کو دی گئی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ تو فاطمہ زہراء کی خادمہ ہے۔

مہر میں خوشبو

۲۰۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِجْعَلْ عَامَّةَ الصَّدَاقِ فِي الطِّيبِ. (ابنُ رَاهوِيَه)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے آپ کی شادی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا زیادہ تر مہر خوشبو کی صورت میں ادا کرو۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی اور مہر

۲۰۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَاأَبِيعُ فَرَسِي أَوْدِرْعِي؟ قَالَ: بِعْ دِرْعَكَ فَبِعْتُهَا بِثِنْتَي عَشْرَةَ أُوقِيَّةً، وَكَانَ ذَالِكَ مِهْرَ فَاطِمَةَ. (ع)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میری سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے شادی ہوئی تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنا گھوڑا فروخت کردوں یا زرہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرہ فروخت کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے بارہ اوقیہ میں زرہ فروخت کردی جو فاطمہ زہراء کا مہر قرار پایا۔

۲۰۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ابنِ لِي، قَالَ

---

(۲۰۰) حديث (۲۰۹) كى تخريج ديكهئيے ـ

(۲۰۱) ابو يعلىٰ، المسند ۱/۳۶۲، رقم حديث ۴۷۰ ـ

(۲۰۲) الحُميدي، المسند ۱/۲۲، رقم حديث ۳۸ ـ

سعيد بن منصور، السنن ۱/۱۶۷، ۱۶۸، رقم حديث ۶۰۰ ـ

ابن سعد، الطبقات ۸/۲۰، ۲۱ ـ

احمد، المسند ۱/۸۰ ـ

النسائي، الخصائص، ص ۱۲۶، رقم حديث ۱۴۲ ـ

عبدالله بن احمد، زوائد الفضائل ۲/۶۳۱، ۶۳۲، رقم حديث ۱۰۷۶ ـ

البيهقي، السنن ۷/۲۳۴ ـ

ابو يعلىٰ، المسند ۱/۲۹۰، ۲۹۱ . رقم حديث ۳۵۳ ـ

اَعطِهَا شَيئًا قُلتُ: مَاعِندِي شَيءٌ قَالَ فَأَينَ دِرعُكَ الحُطَمِيَّةُ قُلتُ هِيَ عِندِي، قَالَ: فَأَعطِهَا إِيَّاهُ . (ن وَابنُ جَرِيرٍ، طب، ق، ض)

⚘⚘ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میری سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے شادی ہوئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی رخصتی بھی فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ کو کچھ دے دو۔ میں نے عرض کیا میرے پاس تو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری حُطمی زرہ کے متعلق پوچھا تو میں نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی اسے دے دو۔

۲۰۳ - عَن عِلبَاءَ بنِ أَحمَرَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ خَطَبتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِبنَتَهُ فَاطِمَةَ، قَالَ: فَبَاعَ عَلِيٌّ دِرعاً لَهُ وَبَعضَ مَا بَاعَ مِن مَتَاعِهِ فَبَلَغَ أَربَعَمِائَةٍ وَثَمَانِينَ دِرهَماً، قَالَ: وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَن يَّجعَلَ ثُلُثَيهِ فِي الطِّيبِ وَثُلُثاً فِي الثِّيَابِ وَمَجَّ فِي جَرَّةٍ مِن مَّاءٍ فَأَمَرَهُم أَن يَّغتَسِلُوا بِهِ، وَأَمَرَهَا أَن لاَ تَسبِقَهُ بِرِضَاعِ وَلَدِهَا فَسَبَقَتهُ بِرِضَاعِ الحُسَينِ، وَأَمَّا الحَسَنُ فَإِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ فِي فِيهِ شَيئًا لاَ يَدرِي مَاهُوَ فَكَانَ أَعلَمَ الرَّجُلَينِ . (ع، ص)

(۲۰۳) ابن سعد، الطبقات ۱۹/۸ . =

⚘⚘ حضرت عِلباء بن احمر سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزہراء کا ہاتھ مانگا تو اپنی زرہ اور کچھ سامان فروخت کردیا۔ چار سو اسی درہم ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دو تہائی سے خوشبو اور ایک تہائی سے کپڑے خریدنے کا حکم فرمایا۔ پانی کا مٹکا بھروایا، اس میں سے کلی فرمائی اور اس پانی سے غسل کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کو فرمایا کہ بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہ کرنا۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء نے حسین کو دودھ پلادیا جبکہ حسن کے منہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ ڈالا جو نظر نہیں آیا۔ بہرحال حسن دونوں میں زیادہ علم والے تھے۔

۲۰۴ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: زَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَى دِرعِ حَدِيدٍ حُطَمِيَّةٍ، وَكَانَ سَلَّحَنِيهَا وَقَالَ: ابعَث بِهَا إِلَيهَا تُحِلُّلهَا بِهَا فَبَعَثتُ بِهَا إِلَيهَا،

---

(۲۰۴) ابو یعلی، المسند ۱/۳۸۸، رقم حدیث ۵۰۳ .

نیز حدیث (۲۰۲) کی تخریج دیکھئے۔

وَاللّٰهِ! مَاثَمَنُهَا كَذَا أَو أَربَعِمِائَةِ دِرهَمٍ. (ع)

⚙⚙ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزہراء کی شادی مجھ سے کر دی اور لوہے کی حطمی زرہ بطور مہر مقرر فرمائی۔ یہ وہ زرہ تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مجھے پہنائی تھی۔ تو فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور دلہن کو مہر میں دے کر اسے اپنے لئے حلال کر لو۔ میں وہ زرہ لے کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے پاس آیا۔ اللہ کی قسم اس زرہ کی قیمت چار سو درہم کے لگ بھگ تھی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ولیمہ

۲۰۵ - عَن بُرِيدَةَ قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَابُدَّ لِلعُرُوسِ مِن وَلِيمَةٍ ثُمَّ أَمَرَ بِكَبْشٍ فَجَمَعَهُم عَلَيهِ. (كر)

⚙⚙ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو فرمایا دولہا کو چاہئے کہ ولیمہ کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسالہ مینڈھے کا حکم دیا اور لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔

۲۰۶ - عَن بُرَيدَةَ قَالَ نَفَرٌ مِنَ الْأَنصَارِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: عِندَكَ فَاطِمَةُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ

---

(۲۰۵) حدیث (۲۰۶) کی تخریج دیکھیے۔

(۲۰۶) ابن سعد، الطبقات ۲۱/۸.

احمد، المسند ۳۵۹/۵.

ایضاً، الفضائل ۶۸۹/۲، ۶۹۰، رقم حدیث ۱۱۷۸. =

البزار، المسند ۱۵۱/۲، ۱۵۲، رقم حدیث ۱۴۰۷.

النسائي، عمل اليوم والليلة، ص ۲۵۲، ۲۵۳، رقم حديث ۲۵۸.

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۶۴، ۶۵، رقم حديث ۹۴.

الطبراني، المعجم الكبير ۲۰/۲، رقم حديث ۱۱۵۳.

ابن السني، عمل اليوم والليلة، ص ۲۱۳، رقم حديث ۲۰۵، ۲۰۶.

المزي، التهذيب الكمال ۷۸۴/۲.

الطحاوي، المشكل الآثار ۴/۱۴۴، ۱۴۵۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا حَاجَةُ ابنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ذَكَرتُ فَاطِمَةَ بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرحَباً وَأَهلاً لَم يَزِد عَلَيهَا، فَخَرَجَ عَلِيٌّ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهطِ مِنَ الأَنصَارِ يَنتَظِرُونَهُ، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ قَالَ: مَاأَدرِي غَيرَ أَنَّهُ قَالَ لِي: مَرحَباً وَأَهلاً، قَالُوا يَكفِيكَ مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِحدَاهُمَا أَعطَاكَ الأَهلَ وَالمَرحَبَ فَلَمَّا كَانَ بَعدَ مَازَوَّجَهُ قَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلعُرُوسِ مِن وَلِيمَةٍ، قَالَ سَعدٌ: عِندِي كَبشٌ وَجَمَعَ لَهُ رَهطٌ مِنَ الأَنصَارِ أَصوعَ مِن ذُرَةٍ، فَلَمَّا كَانَ لَيلَةُ البِنَاءِ، قَالَ لَا تُحدِث شَيئًا حَتَّى تَلقَانِي، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَتَوَضَّأَ مِنهُ ثُمَّ أَفرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ! اَللّٰهُمَّ بَارِك فِيهِمَا وَبَارِك عَلَيهِمَا وَبَارِك لَهُمَا فِي بَنَائِهِمَا وَبَارِك لَهُمَا فِي نَسلِهِمَا ۔ (الرُّويَانِي، طب، كر)

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کچھ انصار نے کہا' آپ کے خاندان میں سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا رشتہ موجود ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضری کا سبب پوچھا؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش آمدید کہا اور تحسین فرمائی، مزید کچھ نہ فرمایا۔ بعد ازاں انصار نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف خوش آمدید کہا اور تحسین فرمائی، تو انصار کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا فرما دینا ہی آپ کے لئے کافی ہے۔ ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنی صاحبزادی کا رشتہ عطا فرما دیا اور نوازش و مہربانی بھی فرمائی۔ شادی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا دولہا کو چاہئے کہ ولیمہ کرے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس دو سال کا ایک مینڈھا ہے' گروہِ انصار نے بھی کئی صاع غلہ جمع کر دیا۔ سہاگ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے ملے بغیر کچھ بھی نہ کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوا کر اس سے وضو فرمایا اور بقیہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ پر چھڑک دیا پھر دعا فرمائی پروردگار! ان دونوں میں......ان دونوں پر......اور ان دونوں کے لئے' ان کی نسل اور اولاد پر برکات کا نزول فرما۔

حضرت علی المرتضیٰ وسیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہما

۲۰۷- عَنْ حَجَرِ بنِ عَنبَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكرٍ وَ عُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لَكَ يَا عَلِيُّ عَلَى أَن تُحسِنَ صُحبَتَهَا.

حجر بن عنبس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! فاطمہ تیرے لئے ہے کیونکہ تم دونوں کی جوڑی جچتی ہے۔

۲۰۸- عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعطِهَا شَيئًا، قَالَ: مَاعِندِي: قَالَ: فَأَينَ دِرعُكَ الحُطَمِيَّةُ. (ابنُ جَرِيرٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ کو کچھ دے دو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس تو کچھ بھی دینے کو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حطمی زرہ کے متعلق فرمایا۔

۲۰۹- عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا خَطَبتُ فَاطِمَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هَل لَكَ مِن مَهرٍ، قُلتُ مَعِيَ رَاحِلَتِي وَدِرعِي، قَالَ فَبِعهُمَا بِأَربَعِمِائَةٍ وَقَالَ، أَكثِرُوا الطِّيبَ لِفَاطِمَةَ فَإِنَّهَا اِمرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ. (ق)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے میرا رشتہ طے ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس مہر کے لئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میری سواری اور زرہ ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں چار سو درہم میں فروخت کردو۔ نیز فاطمہ کو خوشبو زیادہ دینا کیونکہ وہ بھی ایک عورت ہے۔

۲۱۰- عَنِ الشَّعبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لَقَد تَزَوَّجتُ فَاطِمَةَ بِنتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَالِي وَلَهَا فِرَاشٌ غَيرَ جِلدِ كَبشٍ نَنَامُ عَلَيهِ بِاللَّيلِ وَنَعلِفُ عَلَيهِ نَاضِحَنَا بِالنَّهَارِ وَمَا لِي خَادِمٌ غَيرُهَا. (هَنَّاد)

---

(۲۰۷) البزار، المسند ۲/۱۵۱، رقم حدیث ۱۴۰۶. بسند ضعیف

(۲۰۸) حدیث (۲۰۲) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۰۹) البخاري، التاريخ ۲/۲/۲۰. بسند ضعیف

البیهقي، السنن ۷/۲۵۴.

❁❁ شعبی سے مروی ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب میری شادی ہوئی تو ہمارے پاس چمڑے کے بستر کے سوا کوئی بچھونا نہیں تھا جس پر ہم رات بھی گزارتے اور دن کو کھانے وغیرہ کے لئے بھی دسترخوان کے طور پر استعمال کرتے۔ پھر سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے علاوہ میرا کوئی خدمت کرنے والا بھی تو نہیں تھا۔

۲۱۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيثُ زَوَّجَ فَاطِمَةَ دَعَا بِمَاءٍ فَمَجَّهُ ثُمَّ أَدخَلَهُ مَعَهُ فَرَشَّهُ فِي جَيبِهِ وَبَينَ كَتِفَيهِ، وَعَوَّذَهُ بِقُل هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَالمُعَوِّذَتَينِ . (كر)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو پانی منگوا کر اس میں کلی فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گریبان اور کندھوں کے درمیان وہ پانی چھڑک کر آپ رضی اللہ عنہ کو بستر میں داخل فرمایا۔ نیز سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس کا وظیفہ عطا فرمایا۔

۲۱۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبتُ فَاطِمَةَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت لِي مَولَاةٌ لِي: هَل عَلِمتَ أَنَّ فَاطِمَةَ (قَد) خُطِبَت اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قُلتُ: لَا، قَالَت: (فَقَد) خُطِبَت فَمَا يَمنَعُكَ أَن تَأتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُزَوِّجُكَ فَقُلتُ وَعِندِي شَيءٌ أَتَزَوَّجُ بِهِ؟ فَقَالَت اِنَّكَ اِن جِئتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَكَ وَاللّٰهِ مَازَالَت تُرَجِّينِي حَتَّى دَخَلتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَلَالَةٌ وَهَيبَةٌ، فَلَمَّا قَعَدتُ بَينَ يَدَيهِ أَفحَمتُ فَوَاللّٰهِ مَا استَطَعتُ أَن أَتَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

---

(۲۱۰) ابن سعد، الطبقات ۸/۲۲ .

ابن ابي شيبة، المصنف ۷/۱۰۱، رقم حديث ۳۴۵۰۳ .

هناد بن السري، الزهد ۲/۳۸۷، رقم حديث ۷۵۳ .

ابن ماجة، السنن ۲/۱۳۹۰، رقم حديث ۴۱۵۲ . بسندٍ صحيح

(۲۱۱) ابن سعد، الطبقات ۸/۲۳، ۲۴ . نیز حدیث (۲۱۳، ۲۱۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۱۲) الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۶۴، رقم حديث ۹۲ .

البيهقي، الدلائل ۳/۱۶۰ .

وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَاجَاءَ بِكَ أَلَكَ حَاجَةٌ؟ فَسَكَتُّ، فَقَالَ. مَاجَاءَ كَ أَلَكَ حَاجَةٌ؟ فَسَكَتُّ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ جِئتَ تَخطُبُ فَاطِمَةَ فَقُلتُ: نَعَم، فَقَالَ: وَهَل عِندَكَ مِن شَيءٍ تَستَحِلُّهَا بِهِ؟ فَقُلتُ: لاَ، وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ: مَافَعَلَت دِرعٌ سَلَحتُكَهَا فَوَالَّذِي نَفسُ عَلِيٍّ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَحُطَمِيَّةٌ مَاثَمَنُهَا أَربَعَمِائَةِ دِرهَمٍ (فَقُلتُ عِندِي) فَقَالَ: زَوَّجتُكَ فَابعَث بِهَا إِلَيهَا تَستَحِلَّهَا بِهَا فَإِن كَانَت لَصُدَاقُ فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ . (ق فِي الدَّلاَئِلِ، وَالدَّولاَبِيُّ فِي الذُّرِّيَةِ الطَّاهِرِيَّةِ)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ جب آپ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے رشتے کا پیغام بھیجا تو میری ایک خادمہ نے مجھ سے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات چل رہی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ وہ کہنے لگی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات چل رہی ہے لہٰذا آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء کا رشتہ مانگیں۔ میں نے کہا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ وہ پھر کہنے لگی آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تو ہوں، وہ آپ کی شادی کر دیں گے۔ قسم بخدا وہ برابر مجھے اس بات پر اکساتی رہی۔ آخر کار میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رعب و جلال کے عالم میں تھے۔ میں ہچکچاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ادب سے دوزانوں بیٹھ گیا۔ اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ ایسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے حاضری کا سبب پوچھا تو میں خاموش رہا۔ دوبارہ پوچھا تو میں پھر بھی خاموش رہا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لگتا ہے تم سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے رشتے کے لئے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر میں کچھ دینے کے متعلق پوچھا تو میں نے عرض کیا قسم بخدا میرے پاس تو کچھ دینے کو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں اسلحہ کے طور پر دی تھی؟ قسم بخدا جس کے قبضہ قدرت میں علی کی جان ہے اس حطمی زرہ کی قیمت چار سو درہم کے لگ بھگ ہے۔ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری شادی کر دی ہے جا کر وہ زرہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کو مہر میں دے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا یہی مہر تھا۔

۲۱۳ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي

---

(۲۱۳) احمد، المسند ۱/۸۴، ۹۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۸۔

ایضاً، الفضائل ۲/۶۹۹، رقم حدیث ۱۱۹۴۔

خَمِيلٍ وَقِربَةٍ وَوِسَادَةِ أَدَمٍ حَشوُهَا إِذخَرٌ ۔ (ق فيه)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو جہیز میں روئی دار چادر، مشکیزہ اور اذخر گھاس سے بھرا ہوا تکیہ عنایت فرمایا۔

وضاحت: جہیز دینا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، اسے (معاذ اللہ) لعنت قرار دینا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے۔ لیکن یہ بات ملحوظِ خاطر رہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق جہیز دینا چاہئے۔ مترجم

۲۱۴ - عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كُنتُ قَاعِداً عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَهُ الوَحيُ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنهُ قَالَ: أَتَدرِي يَا أَنَسُ مَاجَاءَ بِهِ جِبرَائِيلُ مِن عِندِ صَاحِبِ العَرشِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَن أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ۔ (خط، كر، ك)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں میری موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزولِ وحی ہوا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جانتے ہو کہ مالکِ عرش کے ہاں سے جبرائیل علیہ السلام میرے لئے کیا لائے تھے، فرمایا، اللہ نے بلاشبہ مجھے علی سے فاطمہ کی شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۱۵ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: زَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَى أَربَعِمائَةٍ وَّثَمَانِينَ دِرهَماً وَزنَ سِتَّةٍ ۔ (أَبُو عُبَيدٍ فِي كِتَابِ الأَموَالِ) وَقَالَ: كَانَ الدِرهَمُ فِي عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ دَوَانِيقَ وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ ۔

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ سیّدہ فاطمہ

ابن ماجة، السنن ۲/۱۳۹۰، رقم حديث ۴۱۵۲ ۔

النسائي، السنن ۶/۱۳۵، رقم حديث ۳۳۸۴ ۔

ابن حبّان، الجامع الصحيح ۱۵/۳۹۸، رقم حديث ۶۹۴۷ ۔

الحاكم، المستدرك ۲/۱۸۵، رقم حديث ۲۷۵۵ ۔

البيهقي، الدلائل ۳/۱۶۱ ۔

البغوي، الشرح السنّة ۱۴/۲۵۱، رقم حديث ۴۰۵۰ ۔

(۲۱۴) حدیث (۶۹) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۱۵) ابو عُبيد، الاموال، ص ۵۲۳، رقم حديث ۱۶۲۵ ۔ بسندٍ ضعيف

الزہراء کا نکاح چار سو اسی درہم یعنی درہم کے چھٹے حصے کے مطابق مہر پر فرمایا۔
دورِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک درہم چھ دوانیق کے برابر یعنی درہم کا چھٹا حصہ تھا۔ مذکورہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

٢١٦ - (مُسنَد أَنَسٍ) . (ابنُ جَرِيرٍ) حَدَّثَنِي حَمدُ بنُ الهَيثَمِ حَدَّثَنِي الحَسَنُ بنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ يَعلَى الأَسلَمِيُّ . عَن سَعِيدِ بنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَن قَتَادَةَ عَنِ الحَسَنِ عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَبُو بَكرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ بَينَ يَدَيهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ: قَد عَلِمتَ مُنَاصَحَتِي وَقِدَمِي فِي الْاسلَامِ وَانِّي وَانِّي قَالَ: وَمَاذَاكَ قَالَ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، فَسَكَتَ عَنهُ، أَوقَالَ: أَعرَضَ عَنهُ فَرَجَعَ أَبُو بَكرٍ اِلَى عُمَرَ، فَقَالَ، هَلَكتُ وَأُهلِكتُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبتُ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعرَضَ عَنِّي، قَالَ: مَكَانِكَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَطلُبُ مِثلَ الَّذِي طَلَبتَ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ بَينَ يَدَيهِ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَد عَلِمتَ مُنَاصَحَتِي وَقِدَمِي فِي الْاسلَامِ وَانِّي وَانِّي، وَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ فَأَعرَضَ عَنهُ فَرَجَعَ عُمَرُ اِلَى أَبِي بَكرٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ يَنتَظِرُ أَمرَ اللّٰهِ فِيهَا اِنطَلِق بِنَا اِلَى عَلِيٍّ حَتَّى نَامُرَهُ أَن يَّطلُبُ مِثلَ الَّذِي طَلَبنَا، قَالَ عَلِيٌّ فَأَتَيَانِي وَأَنَا أُعَالِجُ فَسِيلاً فَقَالا اِبنَةُ عَمِّكَ تُخطَبُ، قَالَ: فَنَبَّهَانِي لِأَمرٍ فَقُمتُ أَجُرُّ رِدَائِي طَرَفاً عَلَى عَاتِقِي وَطَرَفاً أَجُرُّهُ عَلَى الأَرضِ حَتَّى أَتَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدتُ بَينَ يَدَيهِ فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَد عَرَفتَ قِدَمِي فِي الْاسلَامِ وَمُنَاصَحَتِي وَانِّي وَانِّي قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ يَا عَلِيُّ! قُلتُ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ قَالَ: عِندَكَ شَيءٌ؟ قُلتُ: فَرَسِي وَبَدَنِي، قَالَ أَعنِي دِرعِي، قَالَ: أَمَّافَرَسُكَ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنهَا وَأَمَّا دِرعُكَ (فَبِعهَا) فَبِعتُهَا بِأَربَعِمِائَةٍ وَّثَمَانِينَ فَأَتَيتُهُ بِهَا فَوَضَعتُهَا فِي حِجرِهِ فَقَبَضَ مِنهَا قَبضَةً، فَقَالَ يَا بِلَالُ أَبغِنَا بِهَا طِيباً، وَأَمَرَهُم أَن يُّجَهِّزُوهَا، فَجَعَلَ لَهُم سَرِيرَ شَرطٍ بِالشَّرطِ وَوِسَادَةً مِن أَدَمٍ حَشوُهَا لِيفٌ مِلئَ البَيتِ كَثِيباً يَعنِي رَملاً، وَقَالَ لِي اِذَا أَتَتكَ فَلَا تُحدِّث شَيئًا حَتَّى آتِيَكَ فَجَاءَت مَعَ أُمِّ أَيمَنَ حَتَّى قَعَدَت فِي جَانِبِ البَيتِ، وَأَنَا فِي جَانِبٍ، وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

(٢١٦) حدیث (۱۲۷) کی تخریج دیکھئے۔

اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا أَخِي فَقَالَت أُمُّ أَيمَنَ: أَخُوكَ وَقَد زَوَّجتَهُ ابنَتَكَ، قَالَ: نَعَم، فَدَخَلَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ، اِئتِنِي بِمَاءٍ فَقَامَت اِلَى قَعبٍ فِي البَيتِ فَجَعَلَت فِيهِ مَاءً فَأَتَت بِهِ فَأَخَذَهُ فَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا: قُومِي، فَنَضَحَ بَينَ ثَديَيهَا وَعَلَى رَأسِهَا، وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ﴿اِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ﴾ وَقَالَ لَهَا: أَدبِرِي فَأَدبَرَت فَنَضَحَ بَينَ كَتِفَيهَا ثُمَّ قَالَ، اَللّٰهُمَّ ﴿اِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: اِئتِنِي بِمَاءٍ فَعَلِمتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمتُ فَمَلَأتُ القَعبَ مَاءً فَأَتَيتُهُ بِهِ فَأَخَذَ مِنهُ بِفِيهِ ثُمَّ مَجَّهُ فِيهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأسِي وَبَينَ ثَديَيَّ ثُمَّ قَالَ: (اَللّٰهُمَّ اِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ)ثُمَّ قَالَ أَدبِر فَأَدبَرتُ فَصَبَّ بَينَ كَتِفَيَّ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ (اِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ) وَقَالَ لِي: ادخُل بِأَهلِكَ بِاسمِ اللّٰهِ وَالبَرَكَةِ ۔ (ابنُ جَرِيرٍ)

✿✿ ابن جریر، محمد بن ہیثم، حسن بن حماد، یحییٰ بن یعلی اسلمی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ حسن اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر دوزانوں بیٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میری اسلامی بھلائی اور اسلام میں پہل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ نہیں، اور میں نے ایسا ایسا کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا کہنا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوٹ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں ہلاک ہو گیا اور سب کچھ برباد ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ یہیں ٹھہریے، میں آپ کی طرح جا کر رشتہ مانگتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ادب سے بیٹھ گئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری دینی بھلائی اور اسلام میں پہل کرنے کا بخوبی علم ہے اور میں نے ایسا ایسا کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا مطلب؟ عرض کیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دھیان نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آ کر کہنے لگے، معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امرِ الٰہی کے منتظر ہیں۔ آیئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ طلب کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دونوں میرے پاس آئے، میں اس لمحے کھجور کے پودوں کی درستگی کر رہا تھا۔ دونوں نے مجھے اپنی عم زاد کا ہاتھ مانگنے کا مشورہ دیا اور سمجھایا بجھایا۔ میں کندھوں پر چادر لٹکائے اٹھ کھڑا ہوا۔ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر مودب بیٹھ گیا۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میری دینی مساعی اور اسلام میں

پہل کرنے سے بخوبی آگاہ ہیں اور میں نے ایسا ایسا کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا علی کیا معاملہ ہے؟ میں نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا ایک گھوڑا اور زرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مراد زرہ سے ہے۔ گھوڑا تمہاری ضرورت ہے لیکن زرہ فروخت کردو۔ میں نے وہ زرہ چار سو اسی درہم میں فروخت کی اور سارے کے سارے درہم لا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے مٹھی بھر کر بلال رضی اللہ عنہ کو دیئے اور فرمایا ان سے ہمارے لئے خوشبو خرید لاؤ۔ لوگوں سے فرمایا کہ فاطمہ زہراء کے لئے جہیز کا انتظام کرو تو ایک کھجور کی رسیوں سے بنی مضبوط چارپائی اور کھجور کی چھال بھرا تکیہ لایا گیا۔ گھر میں ریت بچھی تھی۔ مجھے فرمایا کہ جب فاطمہ تیرے پاس آئے تو خاموش رہنا اور میری آمد کا انتظار کرنا۔ پھر ام ایمن رضی اللہ عنہا جب فاطمہ کو لے کر آئیں تو وہ گھر کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئیں۔ میں دوسری طرف تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ یہاں میرا بھائی ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس سے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اندر تشریف لائے، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پانی منگوایا، وہ بڑے سے پیالے میں پانی لے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی سے کلی فرمائی اور ان سے فرمایا سیدھی کھڑی ہو جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے اور سر پر پانی چھڑکا اور دعا فرمائی، پروردگار! میں فاطمہ اور اس کی اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھنے کے لئے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیٹھ پھیرنے کا فرمایا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فوراً پیٹھ پھیر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا فرمائی۔ پروردگار! میں فاطمہ اور اس کی اولاد کو شیطان سے حفاظت کے لئے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو پانی لانے کا فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ارادۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گیا اور پانی سے بھرا پیالہ لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کلی فرمائی پھر میرے سر اور سینے پر وہ پانی چھڑکا اور دعا فرمائی اے رب! میں علی اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ پھیرنے کا فرمایا۔ میں نے فوراً پیٹھ پھیر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا فرمائی پروردگار! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اب اللہ کا نام لے کر برکتوں کے جلو میں اپنی بیوی کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاؤ۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت

۲۱۷- عَن أُمِّ جَعفَرٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَت: يَا أَسمَاءُ إِنِّي قَد اِستَقبَحتُ مَا يُصنَعُ بِالنِّسَاءِ إِنَّهُ يُطرَحُ عَلَى المَرأَةِ الثَّوبُ فَيَصِفُهَا، فَقَالَت أَسمَاءُ: يَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰهِ! أَلا أُرِيكَ شَيئًا رَأَيتُهُ بِأَرضِ الحَبشَةِ فَدَعَت بِجَرَائِدٍ رَطبَةٍ

فَحَنَتهَا ثُمَّ طَرِحَت عَلَيهَا ثَوباً، فَقَالَت فَاطِمَةُ: مَا أَحسَنَ هَذَا أَو أَجمَلَهُ، يُعرَفُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ المَرأَةِ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَاغسِلِينِي أَنتِ وَعَلِيٌّ، وَلا يَدخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَت جَاءَت عَائِشَةُ تَدخُلُ، فَقَالَت أَسمَاءُ لا تَدخُلِي فَشَكَت إِلَى أَبِي بَكرٍ فَقَالَت: إِنَّ هَذِهِ الخَثعَمِيةُ تَحُولُ بَينِي وَبَينَ ابنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَد جَعَلَت لَهَا مِثلَ هَودَجِ العُرُوسِ فَجَاءَ أَبُو بَكرٍ فَوَقَفَ عَلَى البَابِ وَقَالَ: يَا أَسمَاءُ مَا حَمَلَكِ عَلَى أَن مَنَعتِ أَزوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدخُلنَ عَلَى ابنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلتِ لَهَا مِثلَ هَودَجِ العُرُوسِ؟ فَقَالَت: أَمَرَتنِي أَن لا يَدخُلُ عَلَيهَا أَحَدٌ وَأَرِيتُهَا هَذَا الَّذِي صَنَعتُ وَهِيَ حَيَّةٌ، فَأَمَرَتنِي أَن أَصنَعَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَ أَبُو بَكرٍ، فَاصنَعِي مَا أَمَرَتكِ ثُمَّ انصَرَفَ، ثُمَّ غَسَلَهَا عَلِيٌّ وَأَسمَاءُ ۔ (ق)

⊛⊛ اُم جعفر سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اسماء! مرنے کے بعد عورتوں کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے مجھے اچھا نہیں لگتا' عورت کے جسم پر کپڑا ڈالا جاتا ہے جس کے سبب ان کا جسم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ کو ایک شے نہ دکھادوں جو حبشہ میں دیکھی ہے' پھر کھجور کی تر شاخیں منگوا کر انہیں ٹیڑھا کر کے رکھا اور ان پر کپڑا ڈال دیا، فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے یہ انداز پسند فرمایا اور کہا کہ اس طرح مرد وزن میں صاف فرق معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تم اور علی مجھے غسل دینا کسی اور کو اندر آنے کی اجازت نہیں۔ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت غسل کے دوران عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اندر آنا چاہا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ کو اندر آنے سے روک دیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ خون آلود ہاتھوں والی میرے اور بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حائل ہو رہی ہے اور بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس نے دلہن کی ڈولی کی طرح کا کپڑا تان رکھا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دروازے پر آ کر کہا اے اسماء! تجھے کیا تکلیف ہے کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے سے روک رہی ہو اور دلہن کی ڈولی کی مثل پردہ تان رکھا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کسی کو اندر آنے سے منع کرنے کا فرمایا تھا۔ میں نے یہ ڈولی ایسا پردہ بنا کر آپ رضی اللہ عنہا کو دکھایا

---

(۲۱۷) الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۱۱۲، رقم حديث ۲۱۳ ۔ موصولاً

ابو نُعيم، الحلية ۲/۴۳، ۔ بسندٍ مرسل

تھا جسے آپ نے پسند فرمایا تھا اور اسی کی وصیت فرمائی تھی۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں جیسا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تھا ویسا ہی کرو پھر واپس ہو گئے۔ بعد ازاں علی اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ

۲۱۸- عَنِ الشَّعبِي أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا لَمَّا مَاتَت دَفَنَهَا عَلِيٌّ لَيلاً وَأَخَذَ بِضَبعَي أَبِي بَكرٍ فَقَدَّمَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيهَا ۔ (ق)

❀❀ شعبی کہتے ہیں کہ وصال کے بعد سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلو سے پکڑ کر سیّدہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے آگے کیا۔

اَزواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۱۹- عَن مَعمَرٍ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ: أَزوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنتُ خُوَيلِدٍ، وَعَائِشَةُ بِنتُ أَبِي بَكرٍ، وَأُمُّ سَلَمَةَ بِنتُ أَبِي أُمَيَّةَ: وَحَفصَةُ بِنتُ عُمَرَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ بِنتُ أَبِي سُفيَانَ، وَجَوَيرِيَّةُ بِنتُ الحَارِثِ، وَمَيمُونَةُ بِنتُ الحَارِثِ، وَزَينَبُ بِنتُ جَحشٍ، وَسَودَةُ بِنتُ زَمعَةَ، وَصَفِيَّةُ بِنتُ حُيَي اِجتَمَعنَ عِندَهُ تِسعُ نِسوَةٍ بَعدَ خَدِيجَةَ، وَالكِندِيَةُ مِن بَنِي الجَونِ، وَالعَالِيَةُ بِنتُ ظَبيَانَ مِن بَنِي عَامِرِ بنِ كِلَابٍ، وَزَينَبُ (بِنتُ) خُزَيمَةَ امرَأَةٌ مِن بَنِي هِلَالٍ، وَلَم يَتَزَوَّج عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَت، وَكَانَت لَهُ سَرِيَتَانِ، القِبطِيَّةُ وَرَيحَانَةُ ابنَةُ شَمعُونٍ ۔ وَلَدَت خَدِيجَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ القَاسِمَ وَطَاهِراً وَفَاطِمَةَ وَزَينَبَ

---

(۲۱۸) ابن سعد، الطبقات ۲۹/۸ ۔

القضاعي، المسند الشهاب ۲۹،۲۸/۸ ۔ صحیح مسلم ''کتاب الجہاد والسیر'' میں واضح لکھا ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بوقتِ شب خود پڑھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی۔

(۲۱۹) عبدالرزاق، المصنف ۳۸۹،۳۸۸/۷، رقم حديث ۱۳۹۹۵ ۔

ايضاً، ۳۹۴،۳۹۳/۷، رقم حديث ۱۴۰۰۹، ۱۴۰۱۰، ۱۴۰۱۱ ۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۴۴، رقم حديث ۳۹ تا ۴۷ ۔

وَأُمَّ كُلثُومٍ وَرُقَيَّةَ، وَلَدَت لَهُ القِبطِيَّةُ إِبرَاهِيمَ، وَلَم تَلِد لَهُ امرَأَةٌ مِن نِسَائِهِ إِلَّا خَدِيجَةُ .

(عب)

معمر اور زہری سے مروی ہے کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا' عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' ام سلمہ بنت امیہ رضی اللہ عنہا' حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما' ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما' جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا' میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا' زینب بن جحش رضی اللہ عنہا' سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا تھیں۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل نو بیویاں تھیں۔ کندیہ رضی اللہ عنہا بنی جون سے' عالیہ بنت ظبیان رضی اللہ عنہا بنی عامر بن کلاب سے اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بنی حلال سے تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کی حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو کنیزیں ماریہ قبطیہ اور ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہما تھیں۔ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں قاسم' طاہر' سیّدہ فاطمۃ الزہراء' زینب' ام کلثوم اور رقیہ علیہم الرضوان پیدا ہوئے اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی بیوی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد باقی نہیں۔

زینب رضی اللہ عنہا لمبے ہاتھوں والی خاتون

۲۲۰- عَن وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَن يَلحَقُنِي مِن أَهلِي أَنتِ يَا فَاطِمَةُ وَأَوَّلُ مَن يَلحَقُنِي مِن أَزوَاجِي زَينَبُ، وَهِيَ أَطوَلُهُنَّ كَفاً، كَانَت زَينَبُ مِن أَعمَلِ النَّاسِ لِقِبَالٍ أَو شِسعٍ أَو قِربَةٍ أَو أَدَاوَةٍ تَفتُلُ وَتَحمِلُ وَ تُعطِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَلِذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَطوَلُكُنَّ كَفاً . (كر)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' بعد از وصال میری اولاد میں سب سے پہلے فاطمہ اور ازواج میں لمبے ہاتھوں والی زینب مجھ سے ملے گی۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھنے، ان کی ڈوریاں باندھنے' مشکیزہ سینے' ٹوٹے برتن جوڑنے' مشکیزہ اٹھانے اور فی سبیل اللہ سخاوت کرنے میں سب سے بڑھ کر تھیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کو لمبے ہاتھوں والی فرمایا۔

---

(۲۲۰) حدیث (۱۰۲) کی تخریج دیکھئے۔

ہر شخص اپنی جان کا خود ذمہ دار ہے

۲۲۱- عَن شُرَيحٍ قَالَ أَخبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ وَالحَارِثُ بنُ الحَارِثِ وعَمرُو بنُ الأَسوَدِ فِي نَفَرٍ مِنَ الفُقَهَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَادَى فِي قُرَيشٍ فَجَمَعَهُم ثُمَّ قَامَ فِيهِم فَقَالَ: أَلَا اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ بُعِثَ اِلَى قَومِهِ وَاِنِّي بُعِثتُ اِلَيكُم ثُمَّ جَعَلَ يَستَقِرُّ بِهِم رَجُلاً رَجُلاً يَنسِبُهُ اِلَى آبَائِهِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فُلَانُ عَلَيكَ بِنَفسِكَ فَاِنِّي لَن أُغنِيَ عَنكَ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا حَتّٰى خَلَصَ اِلَى فَاطِمَةَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا مِثلَ مَا قَالَ لَهُم، ثُمَّ قَالَ: يَامَعشَرَ قُرَيشٍ! لَا أَلفِيَنَّ أُنَاساً يَاتُونِي يَجُرُّونَ الجَنَّةَ وَتَاتُونِي تَجُرُّونَ الدُّنيَا اَللّٰهُمَّ لَا أَجعَل لِقُرَيشٍ أَن يُفسِدُوا مَا أَصلَحَت أُمَّتِي، ثُمَّ قَالَ: أَلَا اِنَّ خَيَارَ أَئِمَّتِكُم خِيَارُ النَّاسِ وَشِرَارَ قُرَيشٍ شِرَارُ النَّاسِ، وَخِيَارُ النَّاسِ تَبَعٌ لِخِيَارِهِم وَشِرَارُ النَّاسِ تَبَعٌ لِشِرَارِهِم ۔ (خ فِي تَارِيخِهِ، كر)

❁❁ شرح 'ابوامامہ' حارث بن حارث اور عمرو بن اسود رحمۃ اللہ علیہم نے فقہاء کی جماعت کے سامنے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ قریش کو آواز دے کر جمع فرمایا اور کھڑے ہو کر فرمانے لگے خبردار! ہر نبی علیہ السلام کو اس کی قوم میں مبعوث کیا گیا اور مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہے' ہر شخص کو اس کے نسب سے مخاطب کر کے پاس بلایا اور فرمایا: اے فلاں تو اپنی جان کا خود ذمہ دار ہے' اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے لئے اپنی مرضی سے میں کچھ نہیں کر سکتا اور آخر میں سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو علیحدہ کر کے ان سے بھی یہی بات فرمائی پھر فرمایا: اے گروہ قریش! مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ لوگ جنت کے طلب گار بن کر آئیں اور تم دنیا دار بن کر بروز قیامت اٹھو۔ اے پروردگار! قریش میری پرامن امت میں فساد نہ ڈالیں۔ پھر فرمایا کہ تمہارے بہترین رہنما لوگوں میں بھی بہترین ہیں اور برے قریش بدترین ہیں۔ بہترین وہ ہیں جو بہترین لوگوں کی اطاعت کریں اور بدترین وہ ہیں جو بدترین لوگوں کے پیچھے چلیں۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ

۲۲۲- اَلمَهدِيُّ مِن عِترَتِي مِن وَلَدِ فَاطِمَةَ ۔ (د، م عَن أُمِّ سَلَمَةَ)

❁❁ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' مہدی میری عترت اور اولادِ فاطمہ

---

(۲۲۱) البخاري، التاريخ ۱/۲/۲۶۲ ۔

ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۱۱/۴۰۸ ۔ بسندٍ ضعيف

میں سے ہوں گے۔

۲۲۳ - عَنِ الحُسَينِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ: أَبشِرِي بِالمَهدِي مِنكِ . (كر وَفِيهِ مُوسَى بنُ مُحَمَّدٍ البَلقَاوِيُّ وَعَنِ الوَلِيدِ بنِ مُحَمَّدٍ المُوقَرِي كَذَّابَانِ)

امام حسین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فاطمۃ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، تمہیں بشارت ہو کہ مہدی تیری اولاد سے ہیں۔

اس روایت میں موسیٰ بن بلقاوی اور ولید بن محمد الموقری دونوں کذاب ہیں۔

۲۲۴ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: تُفَرَّجُ الفِتَنُ بِرَجُلٍ مِنهُم يَسُومُهُم خَسفاً لا يُعطِيهِم إِلَّا السَّيفَ، يَضَعُ السَّيفَ عَلَى عَاتِقِهِ ثَمَانِيَةَ أَشهُرٍ حَتَّى يَقُولُوا: وَاللّٰهِ مَا هٰذَا مِن وَلَدِ فَاطِمَةَ وَلَو كَانَ مِن وَلَدِ فَاطِمَةَ لَرَحِمَنَا يُغرِيهِ اللّٰهُ بِبَنِي العَبَّاسِ وَبَنِي أُمَيَّةَ . (نُعَيم)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک شخص کے باعث ان میں فتنے دم توڑ دیں گے، وہ انہیں زمین میں دھنسائے گا، وہ انہیں تلوار ہی دے گا، آٹھ ماہ مسلسل کندھوں پر تلوار لٹکائے رکھے گا تو لوگ کہیں گے قسم

---

(۲۲۲) البخاري، التاريخ ۳۴۶/۲/۱ .

ابن ماجة، السنن ۱۳۶۸/۲، رقم حديث ۴۰۸۶ .

ابو داؤد، السنن ۱۰۱/۴، رقم حديث ۴۲۸۴ .

العُقيلي، الضعفاء ۲۵۴/۳ .

الطبراني، المعجم الكبير ۲۶۷/۲۳، رقم حديث ۵۶۶ .

ابن عدي، الكامل ۱۹۶/۳ .

الحاكم، المستدرك ۵۵۷/۴، رقم حديث ۸۶۷۲ .

الديلمي، المسند ۴۹۷/۵، رقم حديث ۶۹۴۳ .

الذهبي، سير اعلام النبلاء ۴۶۳/۱۰ .

ايضاً، تذكرة الحفاظ ۴۶۳/۲، ۴۶۴ . بسندٍ جيّد

(۲۲۳) ابن عساكر، تاريخ دمشق ۴۷۵/۱۹ .

بخدا یہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے نہیں ہے' اگر یہ اولادِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوتا تو ہم پر ترس کھاتا' اللہ اسے بنوعباس اور بنوامیہ سے لڑائے گا۔

۲۲۵ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: اَلْمَهدِيُّ رَجُلٌ مِنَّا مِن وَّلَدِ فَاطِمَةَ . (نُعَيم)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہدی ہم میں سے ایک مرد ہے جو اولادِ فاطمہ سے ہے۔

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

۲۲۶ - عَن يَحيَى بنِ جَعدَةَ قَالَ قَالَت فَاطِمَةُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عِيسَى ابنَ مَريَمَ مَكَثَ فِي اِسرَائِيلَ أَربَعِينَ سَنَةً . (ع، كر)

یحیٰی بن جعدہ سے مروی ہے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال تک رہے۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور گمشدہ دینار

۲۲۷ - عَن بِلَالِ بنِ يَحيَى العَبَسِي عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ اِلتَقَطَ دِينَاراً فَاشتَرَي بِهِ دَقِيقاً، فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ، فَرَدَّ عَلَيهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ (عَلِيٌّ) فَقَطَعَ مِنهُ قِيرَاطَينِ فَاشتَرَي بِهِ لَحماً (د، هق) وَضَعَّفَهُ، زَادَ (ش) ثُمَّ أَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَقَالَ: اِصنَعِي لَنَا طَعَاماً، ثُمَّ انطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ، فَأَتَاهُ وَمَن مَعَهُ، فَأَتَاهُم بِجَفنَةٍ، فَلَمَّا رَأَهَا النَّبِيُّ أَنكَرَهَا فَقَالَ: مَاهَذَا؟ فَأَخبَرَهُ فَقَالَ: أَلقطَةٌ أَلقطَةٌ اِلَى القِيرَاطَينِ ضَعُوا أَيدِيَكُم بِسمِ اللّٰهِ .

---

(۲۲۴) نعیم بن حماد، کتاب الفتن ۱/۳۷۵ . موقوفاً

(۲۲۵) نعیم بن حماد، کتاب الفتن ۱/۳۵۰ .

(۲۲۶) حدیث(۶۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۲۷) ابو داؤد، السنن ۲/۱۳۷، ۱۳۸، رقم حدیث ۱۷۱۵ .

البیهقي، السنن ۶/۱۹۴ .

❁❁ بلال بن یحییٰ عبسی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو رستے میں پڑا ایک دینار ملا جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے آٹا خریدا۔ اس دکاندار نے آپ کو پہچان لیا اور دینار واپس کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے واپس لے کر اسے تڑوایا اور ایک قیراط سے گوشت خرید لیا۔

بیہقی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں مزید الفاظ اس طرح ہیں کہ بعد ازاں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے گھر آ کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کھانا تیار کرنے کا کہا' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جا کر بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احباب کے ہمراہ تشریف لائے تو آپ کے سامنے بڑے سے پیالے میں کھانا پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا دیکھ کر ہاتھ کھینچ لیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ساری تفصیل بیان کر دی۔ تو فرمایا کیا ایک ایک لقطہ کے دو قیراط ہیں' چلو ہاتھ بڑھاؤ اور بسم اللہ کرو۔

۲۲۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اِلْتَقَطَ دِيْنَاراً فَقَطَعَ مِنْهُ قِيرَاطَينِ ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ فَقَالَ: اِصْنَعِي لَنَا طَعَاماً، ثُمَّ انطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ، فَأَتَاهُ وَمَن تَبِعَهُ، فَأَتَاهُم بِجَفْنَةٍ، فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنكَرَهَا فَقَالَ؟ مَاهٰذَا: عَلَى القِيرَاطَينِ، ضَعُوا أَيدِيَكُم، بِسمِ اللّٰهِ . (ش) وَحَسَّنَ .

❁❁ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو راستے میں پڑا ہوا ایک دینار ملا، آپ نے وہ اٹھا کر تڑوا لیا۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کھانا بنانے کے لئے کہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جا کر بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بڑا سا پیالا بھر کر رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھتے ہی انوکھا جان کر ہاتھ کھینچ لیا اور اس کے متعلق پوچھا۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دو قیراط کا کھانا ہے، چلو ہاتھ بڑھاؤ اور بسم اللہ کرو۔ ابنِ ابی شیبہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا۔

۲۲۹ - عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ عَلِياً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَكَثْنَا أَيَّاماً لَيسَ عِنْدَنَا شَيءٌ وَلاَ

---

(۲۲۸) حدیث (۲۲۷) کی تخریج دیکھیے۔

(۲۲۹) ابن ابي شيبة، المصنف ۱۰۲/۷، رقم حديث ۳۴۵۱۵ .

هناد ابن السري، الزهد ۳۸۶/۲، ۳۸۷، رقم حديث ۷۵۲ . بالتفصيل

ايضاً، ۳۸۶/۲، رقم حديث ۷۵۱ .

ابو نُعيم، الحلية ۳۱۲/۳ . بالاختصار

عِنـدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجتُ فَإِذَا أَنَا بِدِينَارٍ مَطرُوحٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَمَكَثتُ هُنَيهَةً أُوامِرُ نَفسِي فِي أَخذِهِ أَوتَركِهِ، ثُمَّ أَخَذتُهُ لَمَّا بِنَا مِنَ الجُهدِ، فَأَتَيتُ بِهِ الضُّفَّاطِينَ فَاشتَرَيتُ بِهِ دَقِيقاً، ثُمَّ أَتَيتُ بِهِ فَاطِمَةَ فَقُلتُ اَعجِنِي وَاخبَزِي، فَجَعَلَت تَعجِنُ وَإِنَّ قُصَّتَهَا لَتَضرِبُ حَرفَ الجَفنَةِ مِنَ الجُهدِ الَّذِي بِهَا، ثُمَّ خَبَزَت، فَأَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخبَرتُهُ، فَقَالَ: كُلُوهُ فَإِنَّهُ رِزقٌ رَزَقَكُمُوهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ . (هَنَّادٌ)

حضرت عطاء سے مروی ہے ایک دفعہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر ایسے دن بھی گزرے کہ ہمارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ میں باہر نکل گیا تو مجھے راستے میں پڑا ہوا ایک دینار ملا میں نے ٹھہر کر سوچا کہ اسے اٹھالوں یا چھوڑ دوں۔ فاقہ زدہ ہونے کے سبب وہ دینار میں نے آخر کار اٹھالیا۔ بنجارے کے پاس لاکر آٹا خریدا۔ فاطمہ سے جا کر آٹا گوندھنے اور روٹی بنانے کیلئے کہا۔ فاطمہ آٹا گوندھنے لگیں۔ بھوک کی شدت سے ان کے بال برتن کے کناروں سے چھو رہے تھے۔ بہرحال روٹی بنائی تو میں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ ماجرا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھالو کیوں کہ اللہ نے تمہیں آج یہی رزق دیا ہے۔

۲۳۰ - عَن مُحَمَّدِ بنِ كَعبٍ القُرَظِيِّ أَنَّ أَهلَ العِرَاقِ أَصَابَتهُم أَزمَةٌ فَقَامَ بَينَهُم عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ! أَبشِرُوا، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرجُو أَن لَا يَمُرَّ عَلَيكُم إِلَّا يَسِيرٌ حَتَّى تَرَوا مَا يَسُرُّكُم مِنَ الرِّفَاهِ وَاليُسرِ، قَد رَأَيتُنِي مَكَثتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الدَّهرِ مَا أَجِدُ شَيئًا آكُلُهُ حَتَّى خَشِيتُ أَن يَقتُلَنِي الجُوعُ، فَأَرسَلتُ فَاطِمَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَستَطعِمُهُ لِي، فَقَالَ: يَابُنَيَّةُ! وَاللّٰهِ مَا فِي البَيتِ طَعَامٌ يَأكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا مَا تَرَينَ بِشَيءٍ قَلِيلٍ بَينَ يَدَيَّ وَلٰكِن ارجِعِي فَسَيَرزُقُكُمُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَتنِي فَأَخبَرَتنِي وَانفَلَتُّ وَذَهَبتُ حَتَّى آتِي بَنِي قُرَيظَةَ، فَإِذَا يَهُودِيٌّ عَلَى شَفَةِ بِئرٍ فَقَالَ: يَاعَرَبِيُّ! هَل لَكَ أَن تَستَقِيَ لِي نَخلِي وَأُطعِمُكَ، قُلتُ: نَعَم، فَبَايَعتُهُ عَلَى أَن أَنزِعَ كُلَّ دَلوٍ بِتَمرَةٍ فَجَعَلتُ أَنزِعُ فَكُلَّمَا نَزَعتُ دَلواً أَعطَانِي تَمرَةً حَتَّى إِذَا امتَلَأَت يَدَيَّ مِنَ التَّمرِ قَعَدتُ فَأَكَلتُ وَشَرِبتُ مِنَ المَاءِ، ثُمَّ قُلتُ: يَالَكَ بَطناً لَقَد لَقِيتَ اليَومَ ضَرًّا، ثُمَّ نَزَعتُ مِثلَ لِابنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ

---

(۲۳۰) ابو داؤد، السنن ۱۳۸/۲، رقم حدیث ۱۶۷۱ ۔

البيهقي، السنن ۱۹۴/۶ ۔باسنادِ ضعیف۔ تعددِ طرق کی وجہ سے حسن لغیرہ کے درجہ پر ہے۔

وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعتُ ثُمَّ انقَلَبتُ رَاجِعاً حَتّٰی اِذَا كُنتُ بِبَعضِ الطَّرِيقِ اِذ أَنَا بِدِينَارٍ مُلقًى، فَلَمَّا رَأَيتُهُ وَقَفتُ أَنظُرُ اِلَيهِ وَأُوامِرُ نَفسِي آخِذُهُ أَم آذِرُهُ فَأَبَت نَفسِي اِلَّا آخِذَهُ، قُلتُ أَستَشِيرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذتُهُ، فَلَمَّا جِئتُهَا أَخبَرتُهَا الخَبَرَ، قَالَت: هٰذَا رِزقٌ مِّنَ اللّٰهِ، فَانطَلِق فَاشتَرِ لَنَا دَقِيقاً فَانطَلَقتُ حَتّٰى جِئتُ السُّوقَ فَاِذَا يَهُودِيٌّ مِن يَهُودِ فَدَكَ جَمَعَ دَقِيقاً مِن دَقِيقِ الشَّعِيرِ فَاشتَرَيتُ مِنهُ فَلَمَّا اِكتَلتُ مِنهُ قَالَ: مَا أَنتَ مِن أَبِي القَاسِمِ قُلتُ: اِبنُ عَمِّي وَابنَتُهُ امرَأَتِي فَأَعطَانِي الدِّينَارَ فَجِئتُهَا فَأَخبَرتُهَا الخَبَرَ فَقَالَت: هٰذَا رِزقٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاذهَب بِهِ فَارهِنهُ بِثَمَانِيَةِ قَرَارِيطِ ذَهَبٍ فِي لَحمٍ فَفَعَلتُ ثُمَّ جِئتُهَا بِهِ فَقَطَعتهُ لَهَا وَنَصَبتُ ثُم عَجِنَت وَخَبَزَت ثُمَّ صَنَعنَا طَعَاماً وَأَرسَلتُهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَا فَلَمَّا رَأَى الطَّعَامَ قَالَ: مَا هٰذَا أَلَم تَاتِنِي آنِفاً تَسَاءَ لُنِي فَقُلنَا: بَلٰى اِجلِس يَارَسُولَ اللّٰهِ نُخبِرُكَ الخَبَرَ فَاِن رَأَيتَهُ طَيِّباً أَكَلتَ وَأَكَلنَا، فَأَخبَرنَاهُ الخَبَرَ فَقَالَ هُوَ طَيِّبٌ فَكُلُوا بِسمِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِأَعرَابِيَّةٍ تَشتَدُّ كَأَنَّهُ نَزَعَ فُؤَادُهَا فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي أَبضَعُ مَعِيَ بِدِينَارٍ فَسَقَطَ مِنِّي وَاللّٰهِ! مَا أَدرِي أَينَ سَقَطَ فَانظُر بِأَبِي وَأُمِّي أَن يُّذكَرَ لَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُدعِي لِي عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ فَجِئتُ فَقَالَ: اِذهَب اِلَى الجَزَّارِ فَقُل لَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ قَرَارِيطَكَ عَلَيَّ فَأَرسِل بِالدِّينَارِ فَأَرسَلَ بِهِ فَأَعطَاهُ الأَعرَابِيَّةَ فَذَهَبَت بِهِ ۔ (العَدنِيُّ)

۞۞ محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ اہل عراق کو ناگہانی قحط سالی نے آلیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان میں کھڑے ہو کر فرمایا لوگو! خوش ہو جاؤ' خدا کی قسم مجھے قوی امید ہے کہ یہ قحط سالی تم پر تھوڑے ہی عرصے کے لئے آئی ہے' تم جلد خوشحال ہو جاؤ گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھ پر زمانے کے تین دن یوں بھی گزرے کہ مسلسل فاقہ رہا۔ حتیٰ کہ بھوک کے سبب مجھے جان جانے کا خطرہ لاحق ہوا تو میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاطمہ الزہراء کو بھیجا کہ میرے لئے کچھ کھانے کو لے آئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بٹیا! قسم بخدا گھر میں جاندار کے کھانے کے لئے تو کچھ نہیں' ہاں یہ تھوڑا سا سامنے جو پڑا ہے یہی ہے' تم واپس جاؤ' عنقریب اللہ تمہیں رزق دے گا۔ فاطمہ نے واپس آ کر مجھے سب بتا دیا اور کچھ مزید بھی کہا۔ پھر میں باہر نکلا اور بنو قریظہ تک آ پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک یہودی کنویں کے کنارے کھڑا ہے۔ کہنے لگا اے عربی! کیا تو میری کھجوروں کے لئے پانی نکال دے گا؟ میں تجھے کھانے کو دوں گا، میں نے حامی بھر لی' پانی کے ایک ڈول کے

بدلے ایک کھجور طے پائی۔ ہر ڈول کے بدلے وہ مجھے ایک کھجور دیتا رہا۔ یہاں تک کہ مٹھی بھر کھجوریں ہوگئیں۔ میں نے بیٹھ کر وہ کھائیں اور پانی پی کر کہا ارے پیٹ! تو نے آج کافی مشقت برداشت کی، پھر بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھجوریں لانے کی غرض سے اتنا ہی پانی نکالا۔ واپسی پر راستے میں ایک دینار پڑا دیکھا خیال آیا کہ اٹھاؤں یا چھوڑ دوں، آخرِ کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کرنے کی بنیاد پر میں نے دینار اٹھالیا۔ آ کر فاطمہ کو ساری بات بتائی تو فاطمہ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ہے۔ جایئے اور ہمارے لئے آٹا خرید لایئے۔ میں بازار گیا تو فدک کا رہائشی ایک یہودی جو کے آٹے کا ڈھیر لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے آٹا خریدا اور واپس ہونے لگا تو اس نے کہا کیا تم ابوالقاسم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رشتہ دار ہو؟ میں نے اسے جواب دیا کہ وہ میرے چچازاد ہیں اور ان کی بیٹی میری بیوی ہے' تو اس یہودی نے فوراً دینار واپس کر دیا۔ میں وہ دینار لے کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے پاس آیا اور ساری تفصیل کہہ سنائی۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء نے کہا یہ اللہ عزوجل کا دیا ہوا رزق ہے' جایئے اور آٹھ قیراط سونے کے بدلے اسے رہن رکھوا کر گوشت خرید لایئے۔ میں نے ایسا ہی کیا اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے لئے گوشت خرید لایا اور کاٹ کر ہانڈی پر چڑھایا۔ فاطمہ نے آٹا گوندھ کر روٹی بنائی۔ ہم نے کھانا تیار کر کے فاطمہ کو بھیجا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو کھانا دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ابھی ابھی میرے پاس نہیں آئی تھی؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تشریف رکھیں' ہم آپ کو پوری بات بتاتے ہیں۔ اگر ٹھیک ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اور ہم بھی کھالیں گے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا ماجرا کہہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے ہاتھ بڑھاؤ اور بسم اللہ کرو۔ بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو ایک دیہاتی عورت کو آتے دیکھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ ابھی اس کی جان نکل جائے گی۔ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس کل جمع پونجی ایک ہی دینار تھا جو گم ہوگیا' قسم بخدا مجھے یہ معلوم نہیں کہ کہاں گرا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان' دیکھیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی اس کا ذکر کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ علی ابن ابی طالب کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا اُس قصاب سے جا کر کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمہارے قیراط میرے ذمہ ہیں، لہٰذا وہ دینار واپس کرے۔ اس نے دینار واپس کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دینار اس دیہاتی عورت کو دے دیا اور وہ لے کر چلی گئی۔

تسبیحات فاطمیہ

۲۳۱ - اِتَّقِي اللّٰهَ يَافَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعمَلِي عَمَلَ أَهلِكِ وَإِذَا أَخَذتِ مَضجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَاحمَدِي ثَلاثًا وَّثَلاثِينَ وَكَبِّرِي أَربَعًا وَّثَلاثِينَ فَتِلكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيرٌ لَّكِ مِن خَادِمٍ . (دعَن عَلِيٍّ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہنا' اپنے پروردگار کے فرائض ادا کرتی رہنا' اپنی شایان شان کام کرنا اور سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور

---

(۲۳۱) الطيالسي، المسند، ص ۱۵، ۱۶، رقم حديث ۹۳ .

عبدالرزّاق، المصنف ۱۱/۳۳۳، رقم حديث ۱۹۸۲۸ .

ابنِ سعد، الطبقات ۸/۲۵ .

ابنِ ابي شيبة، المصنف ۶/۴۴، رقم حديث ۲۹۳۴۴ .

احمد، المسند ۱/۸۰، ۹۵، ۹۶، ۱۰۶، ۱۲۳، ۱۳۶، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۵۳، ۱۵۶ .

ايضاً، الفضائل ۲/۷۰۵، ۷۰۶، رقم حديث ۱۲۰۷ .

البخاري، الجامع الصحيح ۶/۲۱۵، ۲۱۶، رقم حديث ۳۱۱۳ .

ايضاً، ۷/۷۱، رقم حديث ۳۷۰۵ .

ايضاً، ۹/۵۰۶، رقم حديث ۵۳۶۱ .

ايضاً، ۹/۵۰۶، رقم حديث ۵۳۶۲ .

ايضاً، ۱۱/۱۱۹، رقم حديث ۶۳۱۸ .

المسلم، الجامع الصحيح ۴/۲۰۹۱، ۲۰۹۲، رقم حديث ۲۷۲۷ .

ابو داؤد، السنن ۳/۱۵۰، رقم حديث ۲۹۸۸، ۲۹۸۹ .

ايضاً، ۵/۳۱۵، ۳۱۶، رقم حديث ۵۰۶۲، ۵۰۶۳، ۵۰۶۴ .

الترمذي، السنن ۵/۴۷۷، رقم حديث ۳۴۰۸، ۳۴۰۹ .

النسائي، السنن ۵/۳۷۳، ۳۷۴ .

ابنِ حبّان، الجامع الصحيح ۱۲/۳۳۳، رقم حديث ۵۵۲۴ .

چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لینا تو یہ پورا ایک سو ہو جائے گا۔ تیرا یہ عمل ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۳۲ - اِذَا أَخَذتِ مَضجَعَكِ فَقُولِي: اَلحَمدُ لِلّٰهِ الكَافِي سُبحَانَ اللّٰهِ الأَعلَى حَسبِيَ اللّٰهُ وَكَفَى، مَاشَاءَ اللّٰهُ قَضَى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن دَعَا لَيسَ مِنَ اللّٰهِ مَلجَأٌ وَلَا وَرَاءَ اللّٰهِ مُلتَجَأٌ ﴿تَوَكَّلتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُّستَقِيمٍ﴾ . ﴿اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَم يَتَّخِذ وَلَداً وَّلَم يَكُن لَهُ شَرِيكٌ فِي المُلكِ وَلَم يَكُن لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرهُ تَكبِيرًا﴾ (ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَامِن مُسلِمٍ يَقُولُهَا عِندَ مَنَامِهِ ثُمَّ يَنَامُ وَسطَ الشَّيَاطِينِ وَالهَوَامِ فَتَضُرُّهُ . (اِبنُ السُّنِّيِّ عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءِ)

❁❁ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ سوتے وقت یوں پڑھ لیا کرو، ساری تعریفیں اس کی جو کافی ہے، وہ پاک اور عالی شان ہے، میرے لئے اللہ کافی ہے، وہ جو چاہے کرے اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ ہے نہ اس کے سوا کوئی پناہ دے سکتا ہے۔ میرا اسی پر بھروسہ ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے، کوئی جاندار نہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہو، بے شک میرا پروردگار صراط مستقیم پر ہے، تمام تعریف اللہ کی جس کی کوئی اولاد نہیں، اس کا کوئی شریک حکم نہیں، وہ کمزور نہیں کہ اس کا کوئی سہارا بنے، اس کی کما حقہ بڑائی بیان کرو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان اگر سوتے وقت یہ کلمات پڑھ لے تو وہ شیطانوں کے نرغے میں سو جائے یا جنگلی درندوں کے درمیان، اسے کوئی شئے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۲۳۳ - أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيرٍ مِمَّا سَأَلتُمَاهُ اِذَا أَخَذتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَربَعاً وَّثَلَاثِينَ وَاحمَدَا ثَلَاثاً وَّثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثاً وَّثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيرٌ لَكُمَا مِن خَادِمٍ (حم، خ، م، د، ت، حب عَن عَلِيٍّ) أَنَّهُ وَفَاطِمَةَ سَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَادِماً قَالَ فَذَكَرَهُ .

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری طلب سے سوا نہ تمہیں بتا دوں کہ جب تم سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو، ایسا کرنا ایک خادم سے بہتر ہے۔

اُمِ فضل رضی اللہ عنہا کا خواب اور اس کی تعبیر

۲۳۴ - خَيراً رَأَيتِ تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَاماً فَتَرضِعِيهِ (عَن أُمِّ الفَضلِ) أَنَّهَا قَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ!

---

(۲۳۲) ابن السني، عمل اليوم والليلة، ص ۲۵۶، رقم حديث ۷۳۵ ،بسندٍ ضعيف

رَأَيتُ كَأَنَّ فِي بَيتِي عُضواً مِن أَعضَائِكَ قَالَ فَذَكَرَهُ .

❁❁ ام فضل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کرتی ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعبیر بیان فرمائی کہ اچھا خواب ہے' سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جسے تو دودھ پلائے گی۔

دھاری دار ریشمی کپڑا

۲۳۵ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَن خَاتَمِ

- -

(۲۳۳) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھیے۔

(۲۳۴) احمد، المسند ۶/۳۳۹ .

ابنِ ماجة، السنن ۲/۱۲۹۳، رقم حدیث ۳۹۲۳ . =

ابو یعلیٰ، المسند ۱۲/۵۰۰، ۵۰۱، رقم حدیث ۷۰۷۴ .

الطبراني، المعجم الكبير ۳/۵، رقم حدیث ۲۵۲۶ .

ایضاً، ۳/۹، رقم حدیث ۲۵۴۱ .

ایضاً، ۲۵/۲۵، ۲۶، رقم حدیث ۳۸، ۳۹، ۴۱ .

المزي، التهذيب الكمال ۲/۱۱۰۷ . حسن، جب کہ تعددِ طرق کی وجہ سے درجہ صحت پر ہے۔

(۲۳۵) مالك بن انس، المؤطا ۱/۸۰، رقم حدیث ۲۸ . =

الطيالسي، المسند، ص ۱۷، رقم حدیث ۱۰۳ .

عبدالرزّاق، المصنف ۲/۱۴۴، ۱۴۵، رقم حدیث ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۶ .

ابنِ ابي شيبة، المصنف ۸/۱۶، ۱۵۹، رقم حدیث ۲۴۷۳۱ .

احمد، المسند ۱/۷۸ .

المسلم، الجامع الصحيح ۴/۱۹۸، ۱۹۹، رقم حدیث ۴۸۰ . بشرحِ نووي

ابنِ ماجة، السنن ۲/۱۱۹۱، رقم حدیث ۳۶۰۲ .

ایضاً، ۲/۱۲۰۳، رقم حدیث ۳۶۴۸ .

ایضاً، ۲/۱۲۰۵، رقم حدیث ۳۶۵۴ .

الـذَّهَـبِ، وَلُبُـوسِ الـقَسّيِّ وَالمُعَصفَرِ وَقِرَاءَ ةِ القُرآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَكَسَانِي حُلَّةً مِن سَيَّرَاءَ فَـخَـرجـتُ فِيهَا فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ لَم أُكسِكَهَا لِتَلبِسهَا، فَرَجَعتُ اِلَى فَاطِمَةَ فَأَعطَيتُهَا طَرَفَهَا كَـأَنَّهَـا تَـطـوِي مَعِي، فَشَقَقتُهَا، فَقَالَت: تَرِبَت يَدَاكَ يَا ابنَ أَبِي طَالِبٍ مَاذَا جِئتَ بِهِ؟ قُلتُ، نَهَـانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَن أَلبَسَهَا فَالبِسِيهَا وَ (قَالَ) أَكسِي نِسَاءَ كِ۔

(ابنُ جَرِيرٍ)

⊙⊙ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، دھاری دار مصری کپڑا اور پیلے رنگ کا لباس پہننے اور رکوع میں قرأتِ قرآن سے منع فرمایا۔ اور مجھے نقش ونگار والا ریشمی کپڑوں کا جوڑا عطا فرمایا، میں پہن کر باہر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے علی! میں نے تجھے نہیں دیا کہ تو اسے پہن لے۔ میں واپس آیا تو اس کپڑے کا ایک سرا فاطمہ پر ڈالا تو یوں لگا کہ ہم دونوں نے اکٹھے لپیٹ لیا ہے۔ پھر میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ فاطمہ نے کہا اے علی بن ابی طالب! آپ کے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ کس لئے لائے ہیں، میں نے کہا مجھے تو رسول اللہ

ابو داؤد، ۴/۳۴۵، رقم حدیث ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶۔

الترمذي، ۲/۴۹، ۵۰، رقم حدیث ۲۶۴۔

ایضاً، ۴/۱۹۱، ۱۹۲، رقم حدیث ۱۷۲۵۔

ایضاً، ۴/۱۹۸، رقم حدیث ۱۷۳۷۔

ایضاً، ۵/۱۰۸، رقم حدیث ۲۸۰۸۔

النسائي، السنن ۲/۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، رقم حدیث ۱۰۴۰، ۱۰۴۱۔

ایضاً، ۲/۲۱۷، رقم حدیث ۱۱۱۸، ۱۱۱۹۔

ایضاً، ۸/۱۶۵، ۱۷۰، رقم حدیث ۵۱۶۵، ۵۱۶۶۔

ایضاً، ۸/۱۷۷، رقم حدیث ۵۲۱۱، ۵۲۱۲۔

ایضاً، ۸/۱۹۱، ۱۹۲، رقم حدیث ۵۲۶۶ تا ۵۲۷۴۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱/۲۳۸، ۲۴۲، ۲۴۳، رقم حدیث ۲۷۶، ۲۸۱۔

ایضاً، ۲/۲۵۵، ۲۵۹، ۲۷۶، ۲۷۷، ۳۳۰، ۳۳۱، رقم حدیث ۲۸۱، ۲۹۷، ۳۰۴، ۳۲۹، ۳۱۳، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵۔

ابنِ حبّان، الجامع الصحیح ۱۲/۲۵۴، ۲۵۶، ۳۱۲، رقم حدیث ۵۴۳۸، ۵۴۴۰، ۵۵۰۲۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پہننے سے منع فرما دیا ہے، لو اسے تم پہنو اور فرمایا کہ اپنے خاندان کی خواتین کو پہناؤ۔

۲۳۶ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: أُهدِيَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ سَدَاهَا حَرِيرٌ وَلَحمَتُهَا حَرِيرٌ فَأَرسَلَ بِهَا اِلَيَّ فَأَتَيتُهُ فَقُلتُ: مَا أَصنَعُ بِهَا أَلبِسُهَا؟ قَالَ: لَا اِنِّي لَا أَرضَى لَكَ مَا أُكرِهُ لِنَفسِي وَلٰكِن شَقِّقهَا خُمُرًا لِفُلَانَةٍ، وَفُلَانَةٍ فَذَكَرَ فِيهِنَّ فَاطِمَةَ فَشَقَّقتُهَا أَربَعَةَ أَخمِرَةٍ ۔ (ش وَالدَّورَقِيُّ، هب)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھاری دار ریشمی کپڑا تحفے میں دیا گیا جس کے تانے بانے ریشم کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیج دیا۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا، کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جو مجھے اپنے لئے ناپسند ہے وہ تیرے لئے بھی ناپسند ہے۔ تم اس کے ٹکڑے کر کے فلاں...... فلاں عورت کو دے دو، ان میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا تو میں نے اس کے چار ٹکڑے کر لئے۔

۲۳۷ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءَ فَرِحتُ فِيهَا فَلَمَّا رَآهَا عَلَيَّ قَالَ: اِنِّي لَم أَكسُكَهَا لِتَلبَسَهَا فَرَجَعتُ فَأَعطَيتُ فَاطِمَةَ نَاحِيَتَهَا كَأَنَّهَا تَطوِيهَا مَعِي فَشَقَّقتُهَا بِاثنَينِ فَقَالَت: تَرِبَت يَدَاكَ مَاذَا صَنَعتَ قُلتُ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَن لُبسِهَا فَالبِسِي وَاكسِي نِسَاءَكِ ۔ (ع، وَالطَّحَاوِيُّ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑوں کا نیا جوڑا پہنایا جسے پہن کر میں اچھا محسوس کر رہا تھا۔ بعد ازاں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وہ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا' میں نے تجھے اس لئے یہ جوڑا نہیں دیا کہ تو خود پہن لے' میں نے واپس آ کر اس کا ایک سرا فاطمہ پر ڈالا تو یوں لگا کہ ہم دونوں نے اکٹھے لپیٹ لیا ہے۔ میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے تو فاطمہ نے کہا آپ کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس کے پہننے سے منع فرمایا، یہ تم پہن لو اور اپنے خاندان کی خواتین کو پہناؤ۔

---

(۲۳۶) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۳۷) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھئے۔

۲۳۸ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُردَينِ مِن حَرِيرٍ فَخَرَجتُ فِيهِمَا اِلَى النَّاسِ لِيَنظُرُوا اِلَى كِسوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَرَآهُمَا عَلَيَّ فَأَمَرَ بِنَزعِهِمَا فَأَعطَى أَحَدَهُمَا فَاطِمَةَ وَشَقَّ الآخَرَ بِاثنَينِ لِبَعضِ نِسَائِهِ ۔ (كر)

٭٭ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو ریشمی چادریں اوڑھائیں، میں انہیں اوڑھے ہوئے باہر آیا تاکہ لوگ مجھے چادر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے ہوئے دیکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے اوڑھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ دونوں چادریں اتار دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیّدہ فاطمۃ الزہراء کو عطا فرمائی اور دوسری کے ٹکڑے کر دیئے تاکہ اپنی بیوی کو عطا فرمائیں۔

۲۳۹ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: أُهدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مَكفُوفَةٌ بِحَرِيرٍ اِمَّا سَدَاهَا وَاِمَّا لَحمَتُهَا فَأَرسَلَ بِهَا اِلَيَّ فَأَتَيتُهُ فَقُلتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَصنَعُ بِهَا أَلبِسُهَا قَالَ: لَا وَلٰكِن اِجعَلهَا خُمُراً بَينَ الفَوَاطِمِ ۔

٭٭ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جوڑا تحفے میں دیا گیا جس کے تانے بانے ریشم کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھجوا دیا۔ میں نے آکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اس کا کیا کروں لباس بنالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں' اس کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے فواطم میں بانٹ دو۔

وضاحت: فواطم سے مراد فاطمہ بنت اسد' فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہما اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ بعض مترجمین نے لفظ ''فواطم'' کو سمجھے بغیر اس کا ترجمہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کیا۔ مترجم

۲۴۰ - عَن جُبَارَةَ بنِ المُغَلِّسِ حَدَّثَنَا عُبَيدُ بنُ الوَسِيمِ الجَمَّالُ حَدَّثَنِي حَسَنُ بنُ حُسَينٍ عَن أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنتِ الحُسَينِ عَن أَبِيهَا الحُسَينِ عَن أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلُومُ امرُؤٌ اِلَّا نَفسَهُ بَاتَ

(۲۳۸) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھیے۔

(۲۳۹) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھیے۔

(۲۴۰) ابن ماجة، السنن ۲/۱۰۹۶، رقم حديث ۳۲۹۶ ۔

ابو يعلى، المسند ۱۲/۱۱۵، ۱۱۶، رقم حديث ۶۷۴۸ ۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۹۸، رقم حديث ۱۸۱ ۔ ضعیف، تعدد طرق کے سبب صحیح

وَفِي يَدِهِ رِيحُ عمر ۔ (إبنُ النَّجّارِ)

❀❀ جبارہ بن مغلس، عبید بن وسیم جمال، حسن بن حسین، فاطمہ بنت حسین، امام حسین اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء علیہم الرضوان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص خود کو ہی ملامت کرے جو چکنے ہاتھوں کے ساتھ رات گزارے۔

وضاحت: حدیث کے آخری الفاظ "ريح عمر" مسندِ فاطمہ کی بعض اشاعتوں میں غلط ہیں، جب کہ اصل الفاظ "رِيحُ غَمَرٍ" درست ہیں، سنن ابنِ ماجہ، سننِ ابوداؤد، سننِ ترمذی وغیرہ مصادرِ حدیث میں اسی طرح یہ الفاظ مذکور ہیں۔ مترجم

ایک خادم سے بہتر عمل

۲۴۱ - عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: جَاءَ ت فَاطِمَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَشكُو الخِدمَةَ فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَقَد مَجِلَت يَدَيَّ مِنَ الرَّحَى أَطحَنُ مَرَّةً وَأَعجِنُ أُخرَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِن يَّرزُقكِ اللّٰهُ شَيئًا يَأتِكِ وَسَأَدُلُّكِ عَلَى خَيرٍ مِن ذٰلِكَ إِذَا أَخَذتِ مَضجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَكَبِّرِي ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَاحمَدِي أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ فَذٰلِكَ مِائَةٌ، وَهُوَ خَيرٌ لَكِ مِن خَادِمٍ ۔ (إبنُ جَرِيرٍ)

❀❀ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک خادمہ کی درخواست کی 'یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں' آٹا پیسنا اور گوندھنا پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اگر اللہ نے تمہیں کچھ دینا ہے تو وہ تمہیں ضرور ملے گا، ہاں میں تمہیں اس سے بہتر عمل بتادوں کہ سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو' یہ پورا سو مرتبہ ہوا اور یہ ایک خادم سے بہتر عمل ہے۔

۲۴۲ - عَن أَبِي مَريَمَ قَالَ: سَمِعتُ عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَت تَدُقُّ الدَّرمَكَ بَينَ حَجَرَينِ حَتّٰى مَجِلَت يَدَاهَا فَقُلتُ لَهَا: إِيتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيهِ خَادِماً فَفَعَلَت ذٰلِكَ لَيلَةً أَو لَيلَتَينِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ

---

(۲۴۱) احمد، المسند ۲۹۸/۶ .

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۱۰۳، ۱۰۴، رقم حديث ۱۹۲ ۔ سند ضعیف، تعدد طرق کے سبب صحیح لغیرہ

(۲۴۲) حدیث (۲۴۱) کی تخریج دیکھیے۔

وَسَلَّمَ اِلَى بَيتِهِ أُخبِرَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتهُ لِحَاجَةٍ فَلَمَّا أَبطَأَ عَلَيهَا رَجَعَت اِلَى بَيتِهَا فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَد دَخَلنَا فِرَاشَنَا فَلَمَّا اِستَأذَنَ عَلَينَا تَحَشحَشنَا لِنَلبِسَ عَلَينَا ثِيَابَنَا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ قَالَ كَمَا أَنتُمَا فِي لِحَافِكُمَا فَدَخَلَ عَلَينَا حَتّٰى جَلَسَ عِندَ رُؤُوسِنَا وَأَدخَلَ رِجلَيهِ بَينِي وَبَينَهَا فَقَالَ: حُدِّثتُ أَنَّ ابنَتِي أَتَتنِي لِحَاجَةٍ لَهَا مَا كَانَت حَاجَتُكِ يَا بُنَيَّةُ . أَو مَا كَانَ حَاجَتُكِ يَا بِنتِي . فَاستَحيَت فَاطِمَةُ أَن تُكَلِّمَهُ عَلَى تِلكَ الحَالِ وَأَجَابَ عَلِيٌّ عَنهَا بَعدَ مَا سَأَلَهَا مَرَّتَينِ أَو ثَلَاثًا فَقَالَ: أَتَتكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّهَا كَانَت مَجِلَت يَدَاهَا مِن دَقِّ الدَّرمَكِ فَأَتَتكَ تَسأَلُ خَادِمًا فَقَالَ مَايَدُومُ لَكُمَا أَحَبُّ اِلَيكُمَا أَو مَاسَأَلتُمَا؟ قَالَا: مَا يَدُومُ اِلَينَا قَالَ: فَاِذَا اَوَيتُمَا اِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَاحمَدَا أَربَعًا وَّثَلَاثِينَ، فَذَاكُم مِائَةٌ فَهُوَ خَيرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلتُمَانِي . (ابنُ جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت ابومریم کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ بے شک چکی پیستے پیستے فاطمہ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تو میں نے انہیں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خادم طلب کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ ایک دو مرتبہ گئیں اور واپس آ گئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاطمہ کی آمد کا بتایا گیا کہ کافی انتظار کے بعد لوٹ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہماری خواب گاہ میں اندر آئے۔ ہم لیٹے ہوئے تھے ہم نے سرگوشی کی کہ اپنی حالت درست کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری آواز سن کر فرمایا جیسے ہو ویسے ہی اپنی جگہ پر رہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ لحاف میں تشریف لے آئے۔ پاؤں مبارک ہمارے درمیان لحاف میں ڈالے اور فرمایا' معلوم ہوا ہے کہ بٹیا کسی کام کے لئے میرے ہاں گئی تھی' بتاؤ کیا کام تھا۔ فاطمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح لحاف میں بات کرتے ہوئے شرم محسوس کر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو تین بار پوچھنے پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے جواب دیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چکی پیستے پیستے فاطمہ کے ہاتھوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں' اس لئے ایک خادم کی طلب کرنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں حاضر ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمہیں دائمی نفع دینے والی چیز عطا کروں یا جو تم چاہتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہمیں دائمی نفع دینے والی شے عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو' یہ تمہارا سو پورا ہو جائے گا' ایسا کرنا تمہاری طلب سے بہتر ہے۔

۲۴۳ - عَن عُبَيدَةَ عَن عَلِيٍّ قَالَ: اَشتَكَت فَاطِمَةُ مَجِلَ يَدَهَا مِنَ الطَّحنِ فَقُلتُ: لَو أَتَيتِ

---

(۲۴۳) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

أَبَاكِ فَسَأَلتِهِ خَادِماً قَالَ: فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَم تُصَادِفهُ فَرَجَعَت فَلَمَّا جَاءَ أُخبِرَ فَأَتَانَا وَقَد أَخَذنَا مَضَاجِعَنَا وَعَلَينَا قَطِيفَةٌ إِذَا لَبِسنَاهَا طُولاً خَرَجَت مِنهَا جُنُوبُنَا وَإِذَا لَبِسنَاهَا عَرضاً خَرَجَت رُؤُوسُنَا وَأَقدَامُنَا قَالَ: يَا فَاطِمَةُ أُخبِرتُ أَنَّكِ جِئتِ فَهَل كَانَت لَكِ حَاجَةٌ قَالَت: لاَ قُلتُ: بَل شَكَت إِلَيَّ مَجلَ يَدَهَا مِنَ الطَّحنِ فَقُلتُ لَو أَتَيتِ أَبَاكِ تَسأَلِيهِ خَادِماً قَالَ: أَفَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى مَاهُوَ خَيرٌ لَكُمَا مِنَ الخَادِمِ إِذَا أَخَذتُمَا مَضجَعَكُمَا فَقُولاَ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَأَربَعاً وَّثَلاَثِينَ مِن بَينِ تَسبِيحٍ وَّتَحمِيدٍ وَّتَكبِيرٍ ۔ (اِبنُ جَرِيرٍ) وَصَحَّحَهُ ۔

❁❁ عبید راوی ہیں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا' سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے ہاتھ چکی پیسنے کے سبب زخمی ہوئے تو مجھے اس کی شکایت کی۔ میں نے کہا تم اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر ایک خادم طلب کرلو۔ سیّدہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں' ملاقات نہ ہوئی تو واپس آ گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپسی پر سیّدہ کی آمد کا بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً تشریف لائے' ہم خواب گاہ میں تھے، اور ایک ایسی چادر اوڑھی ہوئی تھی جو لمبائی میں ڈالیں تو پہلو ننگے اور چوڑائی میں اوڑھتے تو سر اور پاؤں دونوں ننگے ہو جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' فاطمہ! میرے ہاں تمہارے جانے کا کیا مقصد تھا؟ سیّدہ نے عرض کیا میں نہیں بتاؤں گی۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھ زخمی ہونے کا شکوہ کیا تھا تو میں نے بھیجا تھا کہ اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم تو طلب کرو۔ کیا میں تمہیں ایک خادم سے بہتر عمل نہ بتا دوں' جب تم سونے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

ابن جریر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔

۲۴۴ - عَن هُبَيرَةَ عَن عَلِيٍّ قَالَ: قُلتُ لِفَاطِمَةَ: لَو أَتَيتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسأَلِيهِ خَادِماً فَإِنَّهُ قَد جَهدَكِ الطَّحنُ وَالعَمَلُ، قَالَت: اِنطَلِق مَعِي فَانطَلَقتُ مَعَهَا فَسَأَلنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى مَاهُوَ خَيرٌ لَكُمَا مِن ذٰلِكَ إِذَا آوَيتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحُوهُ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَكَبِّرُوهُ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَهَلِّلُوهُ أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ فَذٰلِكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلفٌ فِي المِيزَانِ ۔ (اِبنُ جَرِيرٍ)

---

(۲۴۴) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

ہبیرہ راوی ہیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم طلب کرلو' کیونکہ چکی پیسنے اور کام کاج کے سبب تمہیں تھکاوٹ ہوتی ہے، فاطمہ مجھے بھی ساتھ لے گئی۔ ہم دونوں نے حاضر ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرضِ مدعا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایک خادم سے بہتر عمل نہ بتادوں کو سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار تہلیل کرلیا کرو' زبان پر تو یہ سو بار ہے لیکن میزان پر ہزار کے برابر ہے۔

۲۴۵ - عَن طَلَّابِ بنِ حَوشَبٍ أَخِي العَوَّامِ بنِ حَوشَبٍ عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن أَبِيهِ عَن عَلِيِّ بنِ الحَسَنِ عَنِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ: اِذهَبِي إِلَى أَبِيكِ فَسَلِيهِ يُعطِيكِ خَادِماً يَقِيكِ الرَّحَى وَحَرَّ التَّنُّورِ فَأَتَتهُ فَسَأَلَتهُ فَقَالَ: إِذَا جَاءَ سَبيٌ فَأتِينَا فَجَاءَ سَبيٌ مِن نَاحِيَةِ البَحرَينِ فَلَم يَزَلِ النَّاسُ يَطلُبُونَ وَيَسأَلُونَهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُعطَاءً وَلَا يُسأَلُ شَيئًا إِلَّا أَعطَاهُ حَتَّى إِذَا لَم يَبقَ شَيءٌ أَتَينَا نَطلُبُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جَاءَنَا سَبيٌ فَطَلَبَهُ النَّاسُ وَلَكِن أُعَلِّمُكِ مَا هُوَ خَيرٌ لَكِ مِن خَادِمٍ إِذَا آوَيتِ إِلَى فِرَاشِكِ فَقُولِي اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبَّ العَرشِ العَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ مُنَزِّلَ التَّورَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالقُرآنِ وَفَالِقَ الحَبِّ وَالنَّوَى إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِن شَرِّ كُلِّ شَيءٍ وَأَنتَ آخِذٌ بِنَا صِيَتِهِ أَنتَ أَوَّلٌ فَلَيسَ قَبلَكَ شَيءٌ وَأَنتَ الآخِرُ فَلَيسَ بَعدَكَ شَيءٌ وَأَنتَ الظَّاهِرُ فَلَيسَ فَوقَكَ شَيءٌ أَقضِ عَنَّا الدَّينَ وَأَغنِنَا مِنَ الفَقرِ فَانصَرَفَت فَاطِمَةُ رَاضِيَةً بِذَلِكَ مِنَ الجَارِيَةِ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكتُهَا مُنذُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَلَا لَيلَةَ صَفِينَ قَالَ: وَلَا لَيلَةَ صَفِينَ ۔ (أَبُو نُعَيمٍ فِي اِنتِقَاءِ الوَحشَةِ)

عوام بن حوشب کے بھائی طلاب بن حوشب' جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ علی بن حسن' حسین ابن علی اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہم الرضوان سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا' اپنے باباجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاکر ایک خادم طلب کرو جو تمہیں چکی پیسنے اور تنور گرم کرنے سے چھٹکارا دے۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر ایک خادم طلب کیا۔ فرمایا ایک قیدی لایا گیا تھا جو ہم نے دے دیا۔ بحرین کے

---

(۲۴۵) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔ اسنادِ حسن

علاقے سے ایک قیدی لایا گیا تو لوگوں نے اسی کی طلب کی اور مسلسل اسی کا تقاضا کرنے لگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عطا کرنے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی مانگا جائے عطا فرماتے ہیں۔ اب کچھ بھی نہیں بچا تو ہمیں ہماری ضرورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھینچ لائی۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قیدی ہمارے پاس آئے تو لوگ مانگ لیتے ہیں' ہاں میں تمہیں ایک خادم سے بہتر عمل بتا دیتا ہوں' جب تم سونے لگو تو یوں پڑھ لیا کرو اے ساتوں آسمان کے رب' عرش عظیم کے پروردگار' ہمارے رب اور ہر شئے کے رب' تورات وانجیل وقرآن کے نازل کرنے والے' گٹھلی کو پھاڑ کر دانا نکالنے والے' میں ہر شئے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتی ہوں جو تیری قدرت میں ہے' تو ہی اول ہے جس سے قبل کچھ نہیں' تو ہی آخر ہے جس کے بعد کچھ نہیں' تو ہی ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر کچھ نہیں' ہمارا قرض ادا فرما اور ہمیں محتاجی سے بچا' سیّدہ رضی اللہ عنہا ایک خادم کی بجائے یہ کلمات خوشی سے لے کر لوٹ آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سے یہ کلمات بتائے ہیں ہم نے انہیں حرز جاں بنا لیا۔ پوچھا گیا کہ شب صفین کو بھی یہ کلمات فراموش نہیں کئے' آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں شب صفین کو بھی مجھے یہ کلمات نہیں بھولے۔

۲۴۶ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَت فَاطِمَةُ يَا بنَ عَمٍّ شَقَّ عَلَيَّ العَمَلُ وَالرَّحَى فَكَلِّم رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قُلتُ لَهَا، نَعَم فَأَتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الغَدِ وَهُمَا نَائِمَانِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ فَأَدخَلَ رِجلَهُ بَينَهُمَا فَقَالَت فَاطِمَةُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ شَقَّ عَلَيَّ العَمَلُ فَإِن أَمَرتَ لِي بِخَادِمٍ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيكَ، قَالَ، أَفَلا أُعَلِّمُكِ مَا هُوَ خَيرٌ لَكِ مِن ذٰلِكَ، تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ ثَلاثاً وَّثَلاثِينَ وَأَحمَدِي ثَلاثاً وَّثَلاثِينَ وَكَبِّرِي أَربَعاً وَّثَلاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلفٌ فِي المِيزَانِ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَقُولُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ إِلَى مِائَةِ أَلفٍ ۔ (طس)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آپ سے شکایت کی کہ اے چچازاد! اب میرے لئے گھر کا سارا کام کاج اور چکی پیسنا مشکل ہو گیا ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کریں' میں نے سیّدہ سے کہا ٹھیک ہے' دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے پاس تشریف لائے' دونوں ایک ہی لحاف کے اندر اپنی خواب گاہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک دونوں کے درمیان لحاف میں داخل فرمائے تو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب گھر کا سارا کام کاج میرے لئے بہت مشکل ہے' مال فئی میں سے ایک خادم تو ہمیں عطا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس سے بہتر بات بتا

---

(۲۴۶) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

دوں۔ تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کرو' زبان پر تو ایک سو بار ہے لیکن میزان پر ہزار کے برابر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿جس نے ایک نیکی کی اس کے بدلے اسے دس گنا ثواب عطا کیا جاتا ہے﴾ حتیٰ کہ ایک لاکھ گنا تک۔

٢٤٧ - عَنْ شَبَثِ بنِ رِبعِي عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قُدِّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبيٌ فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ اِيتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبَاكِ فَسَلِيهِ خَادِماً تَتَّقِي بِهِ العَمَلَ فَأَتَت حِينَ أَمسَت، فَقَالَ لَهَا مَالَكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَت (لا شَيءَ) جِئتُ أُسَلِّمُ عَلَيكَ، وَاستَحيَيت أَن تَسأَلَهُ شَيئًا فَلَمَّا رَجَعَت قَالَ لَهَا عَلِيٌّ: مَافَعَلتِ؟ قَالَت: لَم أَسأَلهُ (شَيئًا) وَاستَحيَيتُ مِنهُ، فَلَمَّا كَانَ الثَّانِيةُ قَالَ لَهَا: اِيتِي أَبَاكِ فَسَلِيهِ لَنَا خَادِماً تَتَّقِي بِهِ العَمَلَ فَخَرَجَت اِلَيهِ حَتَّى اِذَا جَاءَتهُ قَالَ مَالَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَت: لا شَيءَ يَا أَبَتِ جِئتُ أَنظُرُ كَيفَ أَمسَيتَ وَاستَحيَت أَن تَسأَلَهُ شَيئًا، حَتَّى اِذَا كَانَتِ (اللَّيلَةُ) الثَّالِثَةُ قَالَ لَهَا اَمشِي فَخَرَجَا جَمِيعاً حَتَّى أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكُمَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَارَسُولَ اللّٰهِ: شَقَّ عَلَينَا العَمَلُ فَأَرَدنَا أَن تُعطِيَنَا خَادِماً نَتَّقِي بِهِ العَمَلَ ۔ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هَل أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيرٍ لَكُمَا مِن حُمُرِ النَّعَمِ، قَالَ عَلِيٌّ: نَعَم يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: تُكَبِّرَانِ وَتُسَبِّحَانِ وَتَحمَدَانِ مِائَةً حِينَ تُرِيدَانِ تَنَامَانِ فَتَبِيتَانِ عَلَى أَلفِ حَسَنَةٍ وَمِثلِهَا حِينَ تُصبِحَانِ فَتَقُومَانِ عَلَى أَلفِ حَسَنَةٍ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا فَاتَتنِي حِينَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَيلَةَ صَفِينٍ ۔ فَاِنِّي نَسِيتُهَا حَتَّى ذَكَرتُهَا مِن آخِرِ اللَّيلِ (فَقُلتُهَا) ۔ (اَلعَدَنِيُّ، وَابنُ جَرِيرٍ، حل)

❁❁ حضرت شبث بن ربعی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قیدی پیش کیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنے باباجان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک خادم طلب کرنے کے لئے کہا تا کہ سیّدہ کے لئے کام کاج کا بوجھ ہلکا ہو۔ شام کو سیّدہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بٹیا! کیا بات ہے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کچھ نہیں بس سلام کرنے چلی آئی تھی۔ شرم کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ عرض نہ

---

(٢٤٧) ابو نعیم، الحلیة ١/ ٦٩، نیز حدیث (٢٣١) کی تخریج دیکھئے۔

کیا۔ واپسی پر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' کیا بنا؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا شرم کی وجہ سے کچھ نہ عرض کر پائی۔ دوسری بار حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے پھر جا کر خادم طلب کرنے کا کہا تا کہ کام کاج کا بوجھ ہلکا ہو' سیّدہ رضی اللہ عنہا دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی سے آنے کی وجہ پوچھی تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کچھ نہیں بابا جان! بس دیکھنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شب و روز کیسے ہیں؟ شرم کی وجہ سے پھر کچھ عرض نہیں کیا تا آنکہ تیسری رات حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے کہا چلو اکٹھے چلتے ہیں' دونوں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے کی وجہ پوچھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! گھر کا کام کاج اب مشکل ہو گیا ہے سو ہماری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں ایک خادم عنایت فرمائیں تا کہ ہمیں آسانی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جو سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سو بار تکبیر' تسبیح اور تحمید پڑھ لیا کرو جب سونے کا ارادہ کرو' تمہیں رات گزارنے پر بھی ہزار گناہ ثواب اور صبح جب اٹھو تو ہزار گنا ثواب ملے گا' حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ بتائے ہوئے کلمات کبھی نہیں بھولا۔ صرف شب صفین کو بھول گئے تو وہ بھی رات کے آخری حصے میں یاد آ گئے تھے تو میں نے پڑھ لئے تھے۔

۲۴۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَت حَامِلاً فَكَانَت إِذَا خَبَزَت أَصَابَ حَرَّ التَّنُورِ بَطنَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسأَلُهُ خَادِماً، فَقَالَ: لاَ أُعطِيكِ وَأَدَعُ أَهلَ الصُّفَةِ تُطوِي بُطُونَهُم مِنَ الجُوعِ أَلاَ أَدُلُّكِ عَلَى خَيرٍ مِن ذَلِكَ إِذَا آوَيتِ إِلَى فِرَاشِكِ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ (تَعَالَىٰ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ) وَتَحمَدِينَهُ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَتُكَبِّرِينَهُ أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ ۔

(حل)

۞۞ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء امید سے تھیں' تنور میں روٹیاں پکاتے ہوئے بطن کو گرمی لگتی لہٰذا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر سیّدہ نے ایک خادم طلب کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا صفہ والوں کو چھوڑ کر تمہیں نوکر کیسے دے دوں، جن کے پیٹ بھوک کی شدت سے پیٹھ سے چپک گئے ہیں' ہاں میں تمہیں اس سے بہتر بات بتائے دیتا ہوں' سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

---

(۲۴۸) ابو نُعیم، الحلية ۲ / ۴۱ ۔ نیز حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

۲۴۹ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ فَاطِمَةَ اِشتَكَت اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا مِنَ العَجنِ وَالرَّحَى فَقُدِّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبيٌ فَأَتَتهُ تَسأَلُهُ خَادِماً فَلَم تَجِدهُ فَوَجَدَت عَائِشَةَ فَأَخبَرَتهَا فَجَاءَ نَا بَعدَمَا أَخَذنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهبنَا نَتَقَدَّمُ فَقَالَ: مَكَانَكُمَا فَجَاءَ فَجَلَسَ بَينِي وَبَينَهَا حَتَّى وَجَدتُ بَردَ قَدَمِهِ فَقَالَ: أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيرٌ لَكُمَا مِن خَادِمٍ، تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صلاةٍ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَتَحمَدَانِهِ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ وَاِذَا أَخَذتُمَا مَضجَعَكُمَا مِنَ اللَّيلِ فَتِلكَ مِائَةٌ ۔ (ش)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر درخواست گزاری کہ آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کے سبب ہاتھ زخمی ہیں۔ پھر بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک قیدی لایا گیا تو سیّدہ خادم طلب کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی تو ساری بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی۔ ہم خواب گاہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، ہم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا فرمایا اور آ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خادم سے بہتر شئے نہ بتاؤں، ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور رات کو بھی جب آرام کرنے لگو اس طرح یہ سو بار پورا ہو جائے گا۔

۲۵۰ - عَن أَبِي لَيلَى ثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ اِشتَكَت مَاتَلقَى مِن أَثَرِ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبيٌ فَانطَلَقَت فَلَم تَجِدهُ وَأَخبَرَت عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخبَرَتهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ اِلَيهَا فَجَاءَ اِلَينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَد أَخَذنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبنَا لِنَقُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَينَنَا حَتَّى وَجَدتُ بَردَ قَدَمِهِ فِي صَدرِي، فَقَالَ، أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيراً مِمَّا سَأَلتُمَاهُ اِذَا أَخَذتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَن تُكَبِّرَا اللّٰهَ أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَتَحمَدَاهُ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ، فَهُوَ خَيرٌ لَكُمَا مِن خَادِمٍ ۔ (حم، خ، م، د وَابنُ جَرِيرٍ ق، وَأَبُو

---

(۲۴۹) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۵۰) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

عَوَانَةَ، وَالطَّحَاوِيُّ حب، حل)

ابویعلیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے ہاتھ چکی پیسنے کے سبب زخمی ہو گئے' بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک قیدی پیش کیا گیا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا حاضرِ بارگاہ ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی، سیّدہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سارا ماجرا کہہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی آمد کا بتایا۔ ہم خواب گاہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ ہم اٹھنے لگے تو ہمیں اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا فرمایا اور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہاری طلب سے سوا نہ عطا کروں۔ جب سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر' تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو' ایسا کرنے کا اجر ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۵۱ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رِجْلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ فَعَلَّمَنَا مَانَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَقَالَ: يَافَاطِمَةُ يَا عَلِيُّ إِذَا كُنْتُمَا بِمَنْزِلِكُمَا هَذِهِ فَسَبِّحَا اللّٰهَ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَاحْمَدَا ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعاً وَّثَلاَثِينَ، قَالَ عَلِيٌّ: وَاللّٰهِ مَاتَرَكْتُهَا بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ . كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ: وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّينَ . (ابْنُ مُنِيعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ن، ع، ك، حل)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ سوتے وقت پڑھنے کے لئے کلمات ہمیں سکھانے لگے۔ فرمایا: اے فاطمہ وعلی! سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کے کہتے ہیں کہ میں نے پھر کبھی ناغہ نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ایک مخالف آپ سے پوچھنے لگا کیا آپ نے شب صفین کو بھی ناغہ نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں اس وقت بھی میں نے ناغہ نہیں کیا۔

---

(۲۵۱) الحُميدي، المسند ۱/۲۴، ۲۵، رقم حديث ۴۳ .

احمد، المسند ۱/۸۰ .

عبد ابنِ حُميد، المنتخب، ص ۵۱، رقم حديث ۶۳ .

النسائي، عمل اليوم والليلة، ص ۴۷۴، رقم حديث ۸۱۵ .

الحاكم، المستدرك ۳/۱۵۱، ۱۵۲، رقم حديث ۴۷۲۴ . نیز حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

۲۵۲ - عَن عَطَاءِ بنِ السَّائِبِ عَن أَبِيهِ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِن أَدَمٍ حَشوُهَا لِيفٌ وَرَحَائِيَنِ وَسَقَاءٍ وَجَرَتَينِ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَومٍ: وَاللّٰهِ! لَقَد سَنَوتُ ـ حَتَّى اشتَكَيتُ صَدرِي قَد جَاءَ اللّٰهُ أَبَاكِ بِسَبيٍ فَاذهَبِي فَاستَخدِمِيهِ، فَقَالَ مَا جَاءَ بِكِ أَي بُنَيَّةُ؟ قَالَت: جِئتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيكَ وَاستَحيَت أَن تَسأَلَهُ وَرَجَعَت، فَقَالَ: مَافَعَلتِ؟ قَالَت: اِستَحيَيتُ أَن أَسأَلَهُ فَأَتَيَاهُ جَمِيعاً فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَقَد سَنَوتُ حَتَّى اشتَكَيتُ صَدرِي، وَقَالَت فَاطِمَةُ: طَحَنتُ حَتَّى مَجِلَت يَدَايَ وَقَد جَاءَ كَ اللّٰهُ بِسَبيٍ وَسَعَةٍ فَأَخدِمنَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ لاَ أُعطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهلَ الصُّفَةِ تُطوِي بُطُونُهُم مِنَ الجُوعِ لاَ أَجِدُ مَا أُنفِقُ عَلَيهِم وَلَكِنِّي أَبِيعُهُم وَأُنفِقُ عَلَيهِم أَثمَانَهُم فَرَجَعنَا فَأَتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَد دَخَلاَ فِي قَطِيفَتِهِمَا إِذَا غَطَيَا رُؤُوسُهُمَا انكَشَفَت أَقدَامُهُمَا وَإِذَا غَطَيَا أَقدَامُهَا انكَشَفَت رُؤُوسُهُمَا فَثَارَا فَقَالَ: مَكَانَكُمَا ثُمَّ قَالَ: أَلاَ أُخبِرُكُمَا بِخَيرٍ مِمَّا سَأَلتُمَانِي؟ قَالاَ: بَلَى، قَالَ: كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبرَئِيلُ، تُسَبِّحَانِ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلوٰةٍ عَشراً وَتَحمَدَانِ اللّٰهَ عَشراً وَإِذَا آوَيتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَأَحمَدَا ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَكَبِّرَا أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَاتَرَكتُهُنَّ مُنذُ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابنُ الكَوَّاءِ وَلاَ لَيلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: قَاتَلَكُمُ اللّٰهُ يَاأَهلَ العِرَاقِ نَعَم، وَلاَ لَيلَةَ صِفِّينَ ـ (اَلحُمَيدِيُّ، ش، حم، عب، وَالعَدَنِيُّ وَالشَّاشِيُّ، وَالعَسكَرِيُّ فِي المَوَاعِظِ: وابن جرير، ك، ض) وَرَوَى (ن ه ـ) بَعضَهُ ـ

عطاء اپنے والد سائب سے اور وہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خشک گھاس کا ایک تکیہ دو چکیاں ایک پیالہ اور دو مٹی کے گھڑے جہیز عطا فرمایا۔ ایک دن حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سیّدہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری چھاتی درد محسوس کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ قیدی عطا فرمائے ہیں، جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادمہ ہی طلب کرو۔

(۲۵۲) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

آپ رضی اللہ عنہ جب تشریف لے گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بیٹیا! خیریت سے آنا ہوا؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرنے چلی آئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ طلب کرنا مناسب نہ جانا اور واپس آ گئیں۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگنے میں شرم آتی ہے' پھر دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کمزور ہو گیا ہوں' سینہ بھی دکھتا ہے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آٹا گوندھتے گوندھتے میرے ہاتھوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ قیدی عطا فرمائے ہیں اور مال و متاع عنایت کیا ہے' ہمیں ایک خادمہ عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اہل صفہ بھوک سے نڈھال ہیں لہٰذا انہیں بلایا ہے' انہیں دینے کو میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ بیچ کر ان کی قیمت ان اہل صفہ پر خرچ کروں۔ پھر ہم واپس آ گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے پاس تشریف لائے۔ دونوں نے چادریں اوڑھی تھیں کہ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگے ہوتے۔ دونوں نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ پر ہی رہو۔ پھر فرمایا، کیا میں تمہاری طلب سے سوا تمہیں عطا نہ کروں۔ دونوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ کلمات ہیں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتائے ہیں کہ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور جب تم بستر پر آرام کرنے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کلمات سیکھنے کے بعد کبھی ناغہ نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے ابن الکواء کہنے لگا شب صفین کو بھی ناغہ نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے' میں نے شب صفین کو بھی ان کلمات کا ناغہ نہیں کیا۔

۲۵۳ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُهدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ أَهدَاهُ لَهُ بَعضُ مُلُوكِ الْأَعَاجِمِ، فَقُلتُ لِفَاطِمَةَ: إِيتِ أَبَاكِ فَاستَخدِمِيهِ خَادِماً فَأَتَت فَاطِمَةُ فَلَم تَجِدهُ، وَكَانَ يَومُ عَائِشَةَ ثُمَّ رَجَعَت مَرَّةً أُخرَى فَلَم تَجِدهُ وَاختَلَفَت أَربَعَ مَرَّاتٍ فَلَم يَأتِ يَومَهُ ذَلِكَ حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ، فَلَمَّا أَتَى أَخبَرَتهُ عَائِشَةُ أَنَّ فَاطِمَةَ اِلتَمَسَتهُ أَربَعَ مَرَّاتٍ، فَأَتَى فَاطِمَةَ فَقَالَ: مَا أَخرَجَكِ مِن بَيتِكِ، قَالَ: وَطَفِقتُ أَغمِزُهَا أَقُولُ اِستَخدِمِي أَبَاكِ فَأَدنَت اِلَيهِ يَدَهَا فَقَالَت: قَد مَجِلَت يَدَايَ مِنَ الرَّحَى لَيلَتِي جَمِيعاً أُدِيرُ الرَّحَى حَتَّى أَصبَحَ، وَ أَبُو الحَسَنِ يَحمِلُ حَسَناً وَ حُسَيناً، قَالَ لَهَا: اِصبِرِي يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ

---

(۲۵۳) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

خَيرَ النِّسَاءِ الَّتِي نَفَعَت أَهلَهَا، أَوَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيرٍ مِنَ الَّذِي تُرِيدَانِ اِذَا أَخَذتُمَا مَضجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ تَكبِيرَةً وَاحمَدَا اللّٰهَ ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَسَبِّحَا اللّٰهَ ثَلاَثاً وَّ ثَلاَثِينَ ثُمَّ اختَمَاهَا بِلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ خَيرٌ لَكُمَا مِنَ الَّذِي تُرِيدَانِ وَمِنَ الدُّنيَا وَمَافِيهَا .

(اِبنُ جَرِيرٍ وَسِموَيه)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک عجمی بادشاہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک غلام کا تحفہ بھیجا، میں نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے کہا کہ جا کر اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے ایک خادم تو طلب کرلو۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء حاضر بارگاہ ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہوسکی۔ اس دن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لے گئیں لیکن ملاقات نہ ہو سکی حتیٰ کہ آپ اس دن مختلف اوقات میں چار بار حاضرِ بارگاہ ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف ملاقات حاصل نہ ہوسکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آئے تو نمازِ عشاء ادا فرمائی، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی چار بار آمد کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا تم گھر سے باہر کیوں نکلی تھیں؟ میں نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہنا چاہا کہ اسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادم طلب کرنے بھیجا تھا کہ سیّدہ نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کر کے دکھاتے ہوئے گویا ہوئیں کہ چکی پیسنے کے سبب میرے ہاتھ گرہ زدہ ہو گئے ہیں۔ رات کو چکی پیستی ہوں حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے اور ابوالحسن، حسنین کو اٹھائے رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! صبر سے کام لو، بلاشبہ بہتر بیوی تو وہی ہے جو اپنے اہل و عیال کو نفع پہنچائے۔ کیا میں تم دونوں کو تمہاری خواہش سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ بستر پر جب آرام کرنے لگو تو تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں لا الہ الا اللہ پڑھ لیا کرو تو ایسا کرنا تمہاری خواہش سے بہتر ہے حتیٰ کہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

۲۵۴ - عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلتُ لِفَاطِمَةَ: لَو أَتَيتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلتِيهِ خَادِماً فَإِنَّهُ قَد أَجهَدَكِ العَمَلُ فَأَتَتهُ فَلَم تُوَافِقهُ فَقَالَ: أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيرٍ مِمَّا سَأَلتُمَانِي إِذَا آوَيتُمَا اِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَاحمَدَا ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَكَبِّرَا أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ فَذٰلِكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلفٌ فِي المِيزَانِ . (ع، وَابنُ جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے کہا، کیا اچھا ہو کہ تم بارگاہِ

---

(۲۵۴) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم طلب کرو تا کہ وہ تم سے کام کا بوجھ ہلکا کرے۔ سیّدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئیں لیکن بات نہ بنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں جو مجھ سے طلب کرتے ہو اس سے بہتر شئے تمہیں نہ بتادوں؟ جب تم اپنے بستر پر آرام کرنے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ زبان پر یہ سو بار ہے لیکن میزان پر ایک ہزار کے برابر ہے۔

۲۵۵ - عَنْ عَلِيِّ بنِ أَعبَدٍ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: أَلاَ أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَن فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَت مِن أَحَبِّ أَهلِهِ إِلَيهِ، قُلتُ: بَلَى، قَالَ: إِنَّهَا جَرَّت بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَاستَقَت بِالقِربَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحرِهَا وَكَنَسَتِ البَيتَ حَتَّى اغبَرَّت ثِيَابُهَا وَأَوقَدَتِ القِدرَ حَتَّى دَكِنَت ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِن ذٰلِكَ ضَرٌّ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلتُ: لَو أَتَيتِ أَبَاكِ فَسَأَلتِيهِ خَادِماً فَأَتَتهُ فَوَجَدَت عِندَهُ حُدَّاثاً (فَاستَحيَت) فَرَجَعَت فَأَتَاهَا مِنَ الغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَت فَقُلتُ أُحَدِّثُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَرَّت (عِندِي) بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَحَمَلَت بِالقِربَةِ حَتَّى أَثَّرَت فِي نَحرِهَا (وَكَسَحَتِ البَيتَ حَتَّى اغبَرَّت ثِيَابُهَا وَأَوقَدَتِ القِدرَ حَتَّى دَكِنَت ثِيَابُهَا) فَلَمَّا جَاءَ كَ الخَدَمُ أَمَرتُهَا أَن تَأتِيَكَ فَتَستَخدِمُكَ خَادِماً يَقِيهَا حَرَّمَا هِيَ فِيهِ قَالَ: اِتَّقِي اللّٰهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعمَلِي عَمَلَ أَهلِكِ، وَإِن أَخَذتِ مَضجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَاحمَدِي ثَلاَثاً وَّثَلاَثِينَ وَكَبِّرِي أَربَعاً وَّثَلاَثِينَ فَتِلكَ مِائَةٌ، فَهِيَ خَيرٌ لَكِ مِن خَادِمٍ، فَقَالَت: رَضِيتُ عَنِ اللّٰهِ وَعَن رَسُولِهِ وَلَم يُخدِمهَا (د، عم، وَالعَسكَرِيّ فِي المَوَاعِظِ، حل) قَالَ قَالَ ابنُ المَدِينِيِّ: عَلِيُّ ابنُ أَعبَد لَيسَ بِمَعرُوفٍ وَلاَ أَعرِفُ لَهُ غَير هٰذَا، وَقَالَ فِي المُغنِي: عَلِيُّ بنُ أَعبَد عَن عَلِيٍّ لاَ يُعرَفُ ۔

❁❁ علی بن اعبد راوی ہیں، کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اپنے اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے بارے میں ایک بات نہ بتاؤں، وہ فاطمہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ پیاری تھیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے ہاتھ چکی پیستے پیستے گرہ زدہ ہوگئے۔ پانی کی چھاگل اٹھانے کے سبب گلے میں نیل پڑ گئے۔ گھر کی صفائی کے سبب کپڑے میلے کچیلے ہوگئے اور ہنڈیا پکانے

....

(۲۵۵) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھیے۔

کی وجہ سے اس کا لباس سیاہ پڑ گیا اس لئے فاطمہ کے لئے یہ تکلیف کا باعث ہوا، بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ غلام لائے گئے تو میں نے سیّدہ سے کہا کہ اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم لے لو۔ اس لئے آپ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور دیکھا کہ وہاں پہلے ہی لوگ باتیں کر رہے تھے، اس لئے سیّدہ نے بات کرنا مناسب نہ سمجھا اور لوٹ آئیں۔ دوسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر وجہ حاضری پوچھی تو سیّدہ چپ رہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ہاں یہ چکی پیستی ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ پانی کی چھاگل اٹھانے کے سبب گلے میں نشانات پڑ گئے۔ گھر کی صفائی کے سبب لباس خاک آلود ہو گیا ہے اور سالن پکانے کے سبب کپڑے سیاہ پڑ گئے۔ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ خادم پیش کئے گئے تو میں نے سیّدہ سے کہا کہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک خادم طلب کریں جو گھر کے کام کاج کا بوجھ ہلکا کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتی رہو اے فاطمہ! اور گھر کے کام کاج کرتی رہو اور جب بستر پر آرام کرنے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اس طرح سو بار ہو جائے گا جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ پھر سیّدہ نے عرض کیا، جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی وہی میری مرضی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سیّدہ کو خادم نہیں ملا۔

ابن مدینی کے بقول علی بن اعبد غیر معروف راوی ہے۔ اس روایت کے علاوہ اس کا ذکر مجھے کہیں نہیں ملا اور مغنی میں کہا کہ علی بن اعبد کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت غیر معروف ہے۔

۲۵۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ تْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِماً فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَاهُوَخَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ: تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعاً وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَتَقُولِينَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ أَخِذٌ بِنَا صِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ

---

(۲۵۱) ابن ابی شیبة، المصنف ۶/۴۳، ۴۴، رقم حدیث ۲۹۳۴۳ ۔ تسبیحات کا ذکر نہیں۔

المسلم، الجامع الصحیح ۴/۲۰۹۲، رقم حدیث ۲۷۲۸ ۔

النسائي، السنن الکبریٰ ۴/۳۹۵، رقم حدیث ۷۶۶۹ ۔ تسبیحات کا ذکر نہیں۔

الدولابي، الذریّة الطاهرة، ص ۹۹، رقم حدیث ۱۸۲ ۔

البغوي، الشرح السنّة ۵/۱۰۷، رقم حدیث ۱۳۲۱ ۔ نیز حدیث (۳۴) کی تخریج دیکھئے۔

قَبلَكَ شَيءٌ وَأَنتَ الآخِرُ فَلَيسَ بَعدَكَ شَيءٌ وَأَنتَ الظَّاهِرُ فَلَيسَ فَوقَكَ شَيءٌ وَأَنتَ البَاطِنُ فَلَيسَ دُونَكَ شَيءٌ اَقضِ عَنِّي الدَّينَ وَاغنِنِي مِنَ الفَقرِ ۔ (ابنُ جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خادم طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خادم سے بہتر شئے نہ بتاؤں۔ تینتیس بار سبحان اللہ، چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو اور یہ کلمات کہہ لیا کرو: اے ہمارے پروردگار! سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے اور ہر شئے کے رب! تورات و انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں، تو سب پر قبضہ قدرت رکھتا ہے، اے پروردگار! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے سوا کچھ نہیں، میرا قرض ادا فرما اور مجھ سے محتاجی کو دور رکھ۔

محفوظ نیند کے لئے وظیفہ

۲۵۷- عَن فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ! اِذَا أَخَذتِ مَضجَعَكِ فَقُولِي: "اَلحَمدُ لِلّٰهِ الكَافِي، سُبحَانَ اللّٰهِ الأَعلَى، حَسبِيَ اللّٰهُ وَكَفَى، مَاشَاءَ اللّٰهُ قَضَى، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن دَعَا، لَيسَ مِنَ اللّٰهِ مَلجَأٌ وَلاَ مِن وَرَاءِ اللّٰهِ مُلتَجَأٌ ﴿تَوَكَّلتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُم، مَامِن دَابَّةٍ اِلَّاهُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُّستَقِيمٍ﴾ ﴿اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَم يَتَّخِذ وَلَداً وَّلَم يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي المُلكِ وَلَم يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرهُ تَكبِيرًا﴾ قَالَت فَاطِمَةُ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا مِن مُسلِمٍ يَقُولُهَا عِندَ مَنَامِهِ ثُمَّ يَنَامُ وَسطَ الشَّيطَانِ وَالهَوَامِ فَيَضُرُّهُ اللّٰهُ ۔ (اَلدَّيلَمِيُّ)

❁❁ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! جب بستر پر آرام کرنے لگو تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو، تمام تعریفیں اللہ کی، اللہ پاک اور برتر ہے، اللہ مجھے کفایت کرتا ہے، جو چاہے فیصلہ کرے، اللہ کو جو پکارے وہ اسے سنتا ہے، اللہ کے سوا کوئی پناہ نہیں اور نہ کوئی اس کے علاوہ پناہ دے سکتا ہے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے، کوئی جاندار ایسا نہیں جو اس کے قبضے میں نہ ہو، بلاشبہ میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے، تمام تعریفیں اللہ کی، جس کی کوئی اولاد نہیں، اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں، وہ کمزور نہیں کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اس کی

(۲۵۷) حدیث (۲۳۲) کی تخریج دیکھئے۔

بڑائی کما حقہ بیان کرو۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ سوتے وقت یہ کلمات کہے پھر اگر شیطانوں اور درندوں کے نرغے میں بھی سو جائے تو اللہ اسے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔

تقسیمِ رزق کا وقت

۲۵۸ - عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَت: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضطَجِعَةٌ مُتَصَبِّحَةٌ فَحَرَّكَنِي بِرِجلِهِ وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! قُومِي فَاشهَدِي رِزقَ رَبِّكِ وَلَا تَكُونِي مِنَ الغَافِلِينَ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقسِمُ أَرزَاقَ النَّاسِ مَا بَينَ طُلُوعِ الفَجرِ إِلَى طُلُوعِ شَمسٍ . (ابنُ النَجَّارِ)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہیں کہ میں سحری کے وقت سو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قدم مبارک سے مجھے ہلا کر فرمانے لگے بٹیا! اٹھو اور اللہ کے رزق سے اپنا حصہ وصول کرو' اور غفلت نہ کرنا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک لوگوں میں رزق تقسیم فرماتا ہے۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ اور چار تکبیرات

۲۵۹ - عَنْ إِبرَاهِيمَ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيهَا أَربَعاً . (ابنُ سَعدٍ)

ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۲۶۰ - عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى اِبنِهِ إِبرَاهِيمَ، وَكَبَّرَ عَلَيهِ أَربَعاً . وَصَلَّى عَلَى السَّودَاءِ وَكَبَّرَ عَلَيهَا أَربَعاً، وَصَلَّى عَلَى النَّجَاشِي وَكَبَّرَ عَلَيهِ أَربَعاً، وَصَلَّى أَبُو بَكرٍ عَلَى فَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

---

(۲۵۸) حدیث (۴۸) کی تخریج دیکھیے۔

(۲۵۹) ابن سعد، الطبقات ۲۹/۸ .

(۲۶۰) ابن عساکر ۳۵۸/۷ ۔ بسندٍ ضعیف

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيهَا أَربَعاً، وَصَلَّى عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكرٍ فَكَبَّرَ عَلَيهِ أَربَعاً، وَكَبَّرَتِ المَلاَئِكَةُ عَلَى آدَمَ أَربَعاً (كر) وَفِيهِ فُرَاتُ بنُ السَّائِبِ قَالَ (خ) مُنكَرُ الحَدِيثِ، تَرَكُوهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں' اپنی زوجہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں بھی چار تکبیرات کہیں اور نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں بھی چار تکبیرات ہی کہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں بھی چار ہی تکبیرات کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں بھی چار تکبیریں کہیں تھیں۔

اس روایت میں ایک راوی فرات بن سائب ہے جس کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ محدثین نے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔

وضاحت: سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے حوالے سے الفاظ ومعانی کے معمولی تفاوت سے مختلف روایات ہیں جن میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا نمازِ جنازہ پڑھانے کا ذکر ہے۔ لیکن صحیح مسلم "کتاب الجهاد والسير" میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خود سیّدہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی، تعجب ہے کہ "مسند سيّدہ فاطمة الزهراء رضي الله عنها" کے محقق فواز احمد زمرلی نے ابتدائے کتاب میں اور حدیث (۲۱۸) پر تحقیق کرتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے، اور مسند شہاب وغیرہ کتب کا حوالہ دیا، لیکن صحیح مسلم کا ذکر تک نہیں کیا۔ مترجم

کامل ایمان

۲۶۱ - لَيسَ مِنَ المُؤمِنِينَ مَن لاَ يَأمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليُكرِم ضَيفَهُ، وَمَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَلاَ يُؤذِ جَارَهُ، وَمَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليَقُل خَيراً أَو لِيَسكُت إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الحَيِيَّ الحَلِيمَ العَفِيفَ المُتَعَفِّفَ وَيُبغِضُ الفَاحِشَ البَذِيءَ السَّائِلَ المُلحِفَ إِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الايمَانِ وَالايمَانُ فِي الجَنَّةِ وَإِنَّ الفُحشَ مِنَ البَذَاءِ وَالبَذَاءُ فِي النَّارِ . (طب عَنِ ابنِ مَسعُودٍ عَن فَاطِمَةَ الزَّهرَاءَ)

---

(۲۶۱) الطبراني، المعجم الكبير ۱۰/۱ ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، رقم حديث ۱۰۴۴۲ .

ايضاً، ۲۲/۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۴، رقم حديث ۱۰۲۴ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، وہ شخص کامل مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' جس کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہے وہ مہمان کی عزت کرے' اور اپنے پڑوسی کو تنگ نہ کرے، جس کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہے وہ اچھی بات ہی کرے ورنہ خاموش رہے' بے شک اللہ باحیا' نرم خو' پاکباز اور باکردار شخص کو پسند کرتا ہے اور بدزبان' بداخلاق اور ضدی بھکاری کو ناپسند کرتا ہے' بلاشبہ حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان دخولِ جنت کا سبب ہے، جبکہ بدکلامی، بدخلقی ہے اور بدخلقی جہنم میں ہے۔

اعزاء واقرباء کو نصیحت

۲۶۲ - يَاصَفِيَةُ بِنتُ عَبدِالمُطَّلِبِ! يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ! يَا بَنِي عَبدِالمُطَّلِبِ! اِنِّي لاَ اَملِكُ لَكُم مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، سَلُونِي مِن مَالِي مَاشِئتُم ۔ (ت عن عَائِشَةَ)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے کہ اے صفیہ بنت عبدالمطلب' اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اے قبیلہ عبدالمطلب! بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے لئے خود کسی شے کا مالک نہیں' میرے مال و دولت میں سے تم جو کچھ چاہو لے لو۔

۲۶۳ - يَامَعشَرَ قُرَيشٍ! اِشتَرُوا أَنفُسَكُم مِنَ اللّٰهِ، لاَ أُغنِي عَنكُم مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، يَا بَنِي عَبدِ مُنَافٍ! اِشتَرُوا أَنفُسَكُم مِنَ اللّٰهِ، لاَ أُغنِي عَنكُم مِنَ اللّٰهِ شَيئًا ۔ يَا عَبَّاسُ بنُ عَبدِالمُطَّلِبِ! لاَ أُغنِي عَنكَ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهَ وَسَلَّمَ لاَ أُغنِي عَنكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ! سَلِينِي مِن مَالِي مَاشِئتِ، لاَ أُغنِي عَنكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا (ق، ن ۔ عَن أَبِي هُرَيرَةَ، م، عَن عَائِشَةَ)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے کہ اے گروہ قریش! اللہ کو اپنی جانیں بیچ دو' اللہ کے ہاں میں خود تمہارا ذمہ دار نہیں' اے بنی عبد مناف! اللہ کو اپنے نفوس بیچ دو' اللہ کے ہاں میں خود تمہارا ذمہ دار نہیں' اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کے ہاں میں خود آپ کا ذمہ دار نہیں۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں خود تمہارا ذمہ دار نہیں۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے مال سے جو چاہو لے لو' اللہ کے ہاں میں خود تمہارا ذمہ دار نہیں۔

---

(۲۶۲) حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۶۳) حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔

۲۶۴ - يَا مَعشَرَ قُرَيشٍ! اَنقِذُوا أَنفُسَكُم مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكُم مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلاَ نَفعاً، يَامَعشَرَ بَنِي عَبدِ مُنَافٍ، اَنقِذُوا أَنفُسَكُم مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكُم مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلاَ نَفعاً، يَا مَعشَرَ بَنِي قُصَيٍّ! أَنقِذُوا أَنفُسَكُم مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكُم مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلاَ نَفعاً، يَا مَعشَرَ بَنِي عَبدِالمُطَّلِبِ، أَنقِذُوا أَنفُسَكُم مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكُم ضَرًّا وَّلاَ نَفعاً، يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ! أَنقِذِي نَفسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلاَ نَفعاً، إِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَأَبُلُّهَا بِبَلاَلِهَا ۔ (حم، ت ۔ عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ قریش! خود کو آگ سے بچالو کیونکہ میں اللہ کے ہاں خود تمہارے لئے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں۔ اے گروہ بنی عبد مناف! اپنے آپ کو آگ سے بچالو میں خود تمہارے لئے اللہ کے ہاں کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں' اے گروہ بنی قصی! اپنے آپ کو آگ سے بچالو میں خود اللہ کے ہاں تمہارے لئے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں' اے گروہ بنی عبدالمطلب! خود کو آگ سے بچالو بلاشبہ میں تمہارے لئے خود کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں' اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے آپ کو آگ سے بچائے رکھو' بلاشبہ میں خود تمہارے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں البتہ تجھ سے جو میرا عظیم تعلق ہے اسے نبھاؤں گا۔

۲۶۵ - يَا بَنِي عَبدِ مُنَافٍ! يَا بَنِي عَبدِالمُطَّلِبِ، يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ! يَا صَفِيَّةُ بِنتُ عَبدِالمُطَّلِبِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ! اِشتَرُوا أَنفُسَكُم، لاَ أُغنِي عَنكُم مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، سَلُونِي مِن مَالِي مَاشِئتُم، وَاعمَلُوا أَنَّ أَولَى النَّاسِ بِي يَومَ القِيٰمَةِ المُتَّقُونَ، وَإِن تَكُونُوا أَنتُم مَعَ قَرَابَتِكُم فَذَاكَ، لاَ يَأتِينِي النَّاسُ بِالأَعمَالِ وَتَأتُونِي بِالدُّنيَا تَحمِلُونَهَا عَلَى أَعنَاقِكُم فَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ هٰكَذَا، ثُمَّ تَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ هٰكَذَا أُعرِضُ بِوَجهِي عَنكُم، فَتَقُولُونَ، يَا مُحَمَّدُ! أَنَا فُلاَنُ بنُ فُلاَنٍ، فَأَقُولُ: أَمَّا النَّسَبُ فَأَعرِفُ، وَأَمَّا العَمَلُ فَلاَ أَعرِفُ، نَبَذتُمُ الكِتَابَ، فَارجِعُوا فَلاَ قَرَابَةَ بَينِي وَبَينَكُم ۔ (اَلحَكِيمُ عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب' اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ بنت

---

(۲۶۴) حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۶۵) الحکیم ترمذي، نوادرالاصول، ص ۲۶۵ ۔ نیز حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔

عبدالمطلب! اللہ کو اپنی جانیں بیچ ڈالو اللہ کے ہاں میں تمہارا خود ذمہ دار نہیں' میرے مال سے جو چاہو لے لو' خیال رہے کہ قیامت کو میرے قریب ترین متقی ہوں گے' کیا ہی اچھا ہو کہ تم وہاں قرابتداری کے ساتھ ساتھ متقی بن کر آؤ' کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اعمالِ صالحہ لائیں اور تم دنیادار بن کر آؤ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور میں بھی یہی جواب دوں' پھر تم کہو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر میں یہی بات کہوں' تم سے چہرہ پھیر لوں' پھر تم کہو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں فلاں بن فلاں ہوں' تو میں جواب دوں کہ رشتہ داری مجھے معلوم ہے لیکن تم عمل صالح سے عاری ہو' تم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا' اب یہاں سے پلٹ جاؤ میرے اور تمہارے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں۔

۲۶۶ - يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ! اِشتَرِي نَفسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، يَا صَفِيَّةُ بِنتُ عَبدِالمُطَّلِبِ: يَا صَفِيَّةُ عَمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِشتَرِي نَفسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لاَ أَملِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، يَا عَائِشَةُ! اِشتَرِي نَفسَكِ مِنَ النَّارِ وَلَو بِشِقِّ تَمرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! لاَ يَرجِعُ عَنكِ سَائِلٌ وَلَو بِظِلفٍ مُحرَقٍ ۔ (هب عَن أَبِي هُرَيرَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے آپ کو آگ سے محفوظ رکھنا کیونکہ میں خود اللہ کے ہاں تمہارے لئے کسی شئے کا مالک نہیں' اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! اپنے آپ کو آگ سے بچانا کیونکہ میں خود اللہ کے ہاں تمہارے کسی شئے کا مالک نہیں' اے عائشہ! کھجور کی پھانک ہی دے کر خود کو آگ سے محفوظ رکھنا' اے عائشہ! تیرا سائل خالی ہاتھ لوٹ نہ جائے' خواہ اسے راکھ ہی دے دو۔

۲۶۷ - يَافَاطِمَةُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰهِ! اِعمَلِي لِلّٰهِ خَيراً، فَإِنِّي لاَ أُغنِي عَنكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا يَومَ القِيَامَةِ، يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِعمَل لِلّٰهِ خَيراً، فَإِنِّي لاَ أُغنِي عَنكَ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا يَومَ القِيَامَةِ، يَا حُذَيفَةُ مَن شَهِدَ أَن لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَآمَنَ بِمَا جِئتُ بِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيهِ النَّارَ وَوَجَبَت لَهُ الجَنَّةُ، وَمَن صَامَ رَمَضَانَ يُرِيدُ بِهِ وَجهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الآخِرَةَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيهِ النَّارَ ۔ وَمَن تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُرِيدُ بِهَا وَجهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، وَمَن حَجَّ بَيتَ اللّٰهِ يُرِيدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ الآخِرَةَ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيهِ النَّارَ وَوَجَبَت لَهُ

---

(۲۶۶) حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۶۷) حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔

الـجَنَّةُ، (ن عَن سِمَاكِ بنِ حُذَيفَةَ عَن أَبِيهِ، وَقَالَ: وَلاَ نَعلَمُ لِحُذَيفَةَ اِبناً يُقَالُ لَهُ سِمَاكٌ اِلَّا فِي هَذَا الاِسنَادِ)

❀❀ سماک بن حذیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی رضا کے لئے اعمالِ صالحہ جاری رکھنا' کیونکہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کفایت نہیں کروں گا۔ اے عباس! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا! اللہ کی رضا کے لئے نیک عمل کرنا' بلاشبہ قیامت کے دن میں تمہارے لئے اللہ کے ہاں خود کفایت نہیں کروں گا۔ اے حذیفہ! جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لایا' تو اس پر اللہ نے دوزخ کو حرام کیا اور جنت واجب کر دی جس نے رضائے خدا کے لئے رمضان کا روزہ رکھا اور آخرت کی تیاری کی تو اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی اور جس نے رضائے خدا کے لئے آخرت کی تیاری کے لئے صدقہ کیا اور حج ادا کیا تو اس نے وہ قبول فرما لیا اور اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی اور جنت واجب کر دی۔

نسائی کہتے ہیں کہ اس روایت کے سوا ہمیں حذیفہ کے بیٹے سماک کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔

۲۶۸ - يَـامَـعشَـرَ قُرَيشٍ! اِشتَرُوا أَنفُسَكُم مِنَ اللّٰهِ، مَا أُغنِي عَنكُم مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، يَا بَنِي عَبدِ مُنَافٍ! اِشتَرُوا أَنفُسَكُم مِنَ اللّٰهِ، لاَ أُغنِي عَنكُم مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ! لاَ أُغنِي عَنكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ! سَلِينِي مِن مَالِي مَاشِئتِ، لاَ أُغنِي عَنكِ مِنَ اللّٰهِ شَيئًا . (خ، ن، م، عَن أَبِي هُرَيرَةَ، م، عَن عَائِشَةَ)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ قریش! اللہ سے اپنی جانوں کا سودا کر لو۔ اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کفایت نہیں کروں گا۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کا اللہ سے سودا کر لو' اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کفایت نہیں کروں گا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کافی نہیں ہوں گا۔

وضاحت: مذکورہ روایات میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعزاء واقارب اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو انذار وتنبیہ فرمائی اس سے یا تو تعلیمِ اُمت مقصود تھا یا انہیں عمل صالح پر کاربند رہنے کی تلقین کرنا مقصود تھا۔ اس لئے فرمایا کہ محشر

---

(۲۶۸) النسـائي، السنن ۶/ ۲۴۹، رقم حديث ۳۶۴۶، ۳۶۴۷ . نیز حدیث (۴۶) کی تخریج دیکھئے۔ مسند سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے محقق فواز احمد زمرلی نے لکھا کہ زیر بحث روایت سنن نسائی میں نہیں ملی اور اس کی بجائے مسند بزار کا حوالہ درست قرار دیا۔ مترجم

کے دن میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا تو اس سے مراد ہے اللہ کے اذن کے بغیر بذات خود کسی کے کام آنا اور نفع ونقصان کا مالک ہونا ہے ورنہ بکثرت آیات قرآنیہ جن میں باذن اللہ شفاعت کرنے کا ذکر ہے ان کا انکار کرنا پڑے گا۔ نیز احادیث صحیحہ میں بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب فائدہ مند ہوگا۔ مترجم

شادی کے لئے خوشبو اور کپڑوں کی خریداری

٢٦٩ - اِجعَلُوا ثُلُثَينِ فِي الطِّيبِ وَثُلُثاً فِي الثِّيَابِ ۔ (ابنُ سَعدٍ، عَن عِلبَاءَ بنِ أَحمَرَ اليَشكُرِي) اَنَّ عَلِياً تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ فَبَاعَ بَعِيراً لَهُ بِثَمَانِينَ وَأَربَعِ مِائَةِ دِرهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ ۔

❁❁ علباء بن احمر یشکری سے مروی ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ چار سو اسی درہم میں فروخت کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں سے تیس دینار کی خوشبو اور تیسرے حصے کے کپڑے خرید لو۔

میاں بیوی کے فرائض

٢٧٠ - قَضَى عَلَى اِبنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدمَةِ البَيتِ وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَكَانٍ خَارِجٍ مِنَ البَيتِ مِنَ الخِدمَةِ ۔ (حل عَن حَمزَةَ بنِ حَبِيبٍ) مُرسَلاً ۔

❁❁ حمزہ بن حبیب مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو گھر کے فرائض تفویض فرمائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھر سے باہر کے کاموں پر مامور فرمایا۔

بچے کا صدقہ

٢٧١ - يَا فَاطِمَةُ احلِقِي رَاسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعرِهِ فِضَّةً ۔ (ت، ك، عَن عَلِيٍّ)

---

(٢٦٩) ابن سعد، الطبقات ٢٢/٨ ۔ نیز حدیث (٢٠٣) کی تخریج دیکھئے۔

(٢٧٠) ابن ابي شيبة، المصنف ١٠١/٧، رقم حديث ٣٤٥٠٨ ۔

هناد ابن السري، الزهد ٣٨٦/٢، رقم حديث ٧٥٠ ۔

ابو نعيم، الحلية ١٠٣/٦ ۔ بسند ضعيف

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اپنے نومولود کے سر کے بال منڈوا کر ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کرو۔

ماں کی شان

۲۷۲ - اَلْزَمِ رِجلَهَا فَإِنَّ الجَنَّةَ تَحتَ أَقدَامِهَا يَعنِي الوَالِدَةَ ۔ (حم، ن عَن فَاطِمَةَ)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کرلو کیوں کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کو دعائے برکت

۲۷۳ - اَللّٰهُمَّ بَارِك فِيهِمَا وَبَارِك عَلَيهِمَا وَبَارِك لَهُمَا فِي نَسلِهِمَا ۔ قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ لَيلَةَ البِنَاءِ ۔ (اِبنُ سَعدٍ عَن بُرَيدَةَ)

- -

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو شب زفاف یہ دعا دی 'اے پروردگار! ان دونوں میں' ان دونوں پر اور ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔

(۲۷۱) الترمذي، السنن ۴/۸۴، رقم حديث ۱۵۱۹ ۔ =

الدولابي، الذريّة الطاهرة، ص ۶۹، رقم حديث ۱۰۳ ۔

الحاكم، المستدرك ۴/۲۳۷، رقم حديث ۷۵۸۹ ۔

البيهقي، السنن ۹/۳۰۴ ۔ حسن بسبب تعدد طرق

(۲۷۲) ابن ابي شيبة، المصنف ۶/۵۱۸، رقم حديث ۳۳۳۶۰ ۔

احمد، المسند ۳/۴۲۹ ۔

ابن ماجة، السنن ۲/۹۲۹، رقم حديث ۲۷۸۱ ۔

النسائي، السنن ۶/۱۱، رقم حديث ۳۱۰۴ ۔

الحاكم، المستدرك ۲/۱۰۴، رقم حديث ۲۵۰۲ ۔

ايضاً، ۴/۱۵۱، رقم حديث ۷۲۴۸ ۔

(۲۷۳) حدیث (۲۰۵) کی تخریج دیکھئے۔

عقیقہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

٢٧٤ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بِشَاةٍ فَقَالَ يَافَاطِمَةُ احلِقِي رَأسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزنُهُ دِرهَماً أَوبَعضَ دِرهَمٍ . (ت وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ لك، ق)

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں بکری دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! حسین کا سر مونڈھ کر بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کرو، پھر جب دونوں نے وزن کیا تو ایک درہم کے کچھ حصے کے برابر وزن ہوا۔

٢٧٥ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَاطِمَةَ وَقَالَ: زِنِي شَعرَ الْحُسَيْنِ وَتَصَدَّقِي بِوَزنِهِ فِضَّةً وَأَعطِي القَائِلَةَ رِجلَ العَقِيقَةِ . (كر، ق)

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا حسین کے بالوں کا وزن کرواور ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کرواور عقیقہ کے جانور کے پائے دایا کو دے دو۔

وضاحت: مذکورہ بالا روایت میں لفظ " القائلة " غلط ہے، سنن کبریٰ بیہقی وغیرہ کتب میں درست لفظ " القابلة " بمعنیٰ دایا ہے۔ مترجم

دانشِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

٢٧٦ - عَنِ الحَسَنِ البَصرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَومٍ: أَيُّ شَيءٍ خَيرٌ لِلمَرأَةِ فَلَم يَكُن عِندَنَا لِذَلِكَ جَوَابٌ، فَلَمَّا رَجَعتُ إِلَى فَاطِمَةَ قُلتُ: يَا بِنتَ مُحَمَّدٍ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلَنَا عَن مَسئَلَةٍ فَلَم نَدرِ كَيفَ نُجِيبُهُ، فَقَالَت: وَعَن أَيِّ شَيءٍ سَأَلَكُم؟ فَقُلتُ قَالَ أَيُّ شَيءٍ

---

(٢٧٤) حدیث (٢٧١) کی تخریج دیکھیے۔

(٢٧٥) حدیث (٢٧١) کی تخریج دیکھیے۔

(٢٧٦) البزار، المسند ٣/٢٣٥، ٢٣٦، رقم حديث ٢٦٥٣ . باختلاف المتن

ابو نُعيم، الحلية ٢/٤٠، ٤١ .

خَيرٌ لِلمَرأَةِ؟ قَالَت: فَمَا تَدرُونَ مَاالجَوَابُ؟ قُلتُ: لَهَا لَا فَقَالَت: لَيسَ خَيرٌ لِلمَرأَةِ مِن أَن لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاهَا، فَلَمَّا كَانَ العَشِيُّ جَلَسنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ لَهُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّكَ سَأَلتَنَا عَن مَسئَلَةٍ فَلَم نُجِبكَ فِيهَا، لَيسَ لِلمَرأَةِ شَيءٌ خَيرٌ مِن أَن لَا تَرَى رَجُلاً وَلَا يَرَاهَا، قَالَ: وَمَن قَالَ ذَلِكَ؟ قُلتُ: فَاطِمَةُ، قَالَ: صَدَقَت، اِنَّهَا بَضعَةٌ مِنِّي (قط فِي الافرَادِ) وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِن حَدِيثِ حَسَنِ البَصرِيِّ عَن عَلِيٍّ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو بِلَالِ الأَشعَرِيُّ عَن قَيسِ بنِ الرَّبِيعِ .

❁❁ حضرت حسن بصری حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: عورت کے لئے کیا شے بہتر ہے؟ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا' میں نے واپس آ کر فاطمہ سے کہا اے بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا سوال کیا ہے جس کا جواب ہم سے نہیں بن پڑا۔ سیّدہ نے پوچھا کیا سوال ہے؟ میں نے جواب دیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پوچھا کہ عورت کے لئے کون سی شے بہتر ہے؟ کہنے لگیں آپ سے اس کا جواب بھی نہیں بن پڑا؟ میں نے کہا نہیں تو سیّدہ نے کہا عورت کے لئے اس سے بہتر شے کوئی نہیں کہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے نہ کوئی نامحرم اسے دیکھے۔ شام کو جب ہم بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ہم سے ایک سوال کیا تھا جس کا جواب ہم سے نہیں بن پڑا تھا۔ اس کا جواب ہے عورت کے لئے سب سے بہتر ہے کہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے نہ کوئی نامحرم اسے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے عرض کیا سیّدہ فاطمۃ الزہراء نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ نے سچ کہا ہے وہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

امام دارقطنی نے کہا کہ حسن بصری کی یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اس روایت میں قیس بن ربیع سے ابو بلال اشعری کا تفرد ہے۔

۲۷۷- عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ كَانَ عِندَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ شَيءٍ خَيرٌ لِلمَرأَةِ؟ فَسَكَتُوا قَالَ: فَلَمَّا رَجَعتُ قُلتُ لِفَاطِمَةَ: أَيُّ شَيءٍ خَيرٌ لِلنِّسَاءِ؟ قَالَت: لَا يُرِينَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَونَهُنَّ، فَذَكَرتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي (اَلبَزَّارُ، حل) وَضَعَّفَ .

---

(۲۷۷) حدیث (۲۷۶) کی تخریج دیکھئے۔

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر خدمت تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا عورت کے لئے کیا شئے بہتر ہے؟ تو سب خاموش ہو گئے۔ میں نے واپس آ کر فاطمہ الزہراء سے پوچھا کہ عورت کے لئے کیا شئے بہتر ہے؟ سیّدہ نے جواب دیا کہ وہ کسی نامحرم کو دیکھیں نہ نامحرم انہیں دیکھیں۔ بعدازاں میں نے یہ بات بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سیّدہ فاطمۃ الزہراء میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

ابونعیم نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے جھالردار پٹی

۲۷۸- اِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتهُم أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبراً مِن نِطَاقِهَا . (حم)

❀❀ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو جھالردار پٹی عنایت فرمائی۔

بدبختوں کا انجام

۲۷۹- عَن فَاطِمَةَ قَالَت اِجتَمَعَت مُشرِكُو قُرَيشٍ فِي الحِجرِ فَقَالُوا اِذَا مَرَّ مُحَمَّدٌ عَلَيهِم

---

(۲۷۸) احمد، المسند ۲۹۹/۶۔

الترمذي، السنن ۲۲۴/۴، رقم حديث ۱۷۳۲۔ =

ابو يعلیٰ، المسند ۳۱۷/۱۲، رقم حديث ۶۸۹۲۔

الطبراني، المعجم الكبير ۳۶۹/۲۳، رقم حديث ۸۷۱ .بسندٍ ضعيف

(۲۷۹) احمد، المسند ۳۰۳/۱، ۳۶۸۔

ابن حبّان، الجامع الصحيح ۴۳۰/۱۴، رقم حديث ۶۵۰۲۔

الحاكم، المستدرك ۱۵۷/۳، رقم حديث ۴۷۴۲۔

ابو نُعيم، الدلائل ۶۰/۱، ۶۱۔

البيهقي، الدلائل ۲۴۰/۶۔

ضَرَبَهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا ضَربَةً فَسَمِعَتهُ فَدَخَلَت عَلَى أَبِيهَا فَذَكَرَت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أُسكُتِي ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَيهِمُ المَسجِدَ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُم ثُمَّ نَكَسُوا فَأَخَذَ قَبضَةً مِن تُرَابٍ فَرَمَى بِهَا نَحوَهُم ثُمَّ قَالَ: شَاهَتِ الوُجُوهُ، فَمَا أَصَابَ رَجُلاً مِنهُم اِلَّاقُتِلَ يَومَ بَدرٍ كَافِراً.

(دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ)

❁❁ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ کچھ مشرکین قریش گھات لگا کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہاں سے گزر ہو تو ہم میں سے ہر ایک اسے ایک ضرب لگائے۔ میں نے ان کی یہ بات سن لی اور فوراً ابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بٹیا! تم خاموش رہنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف مسجد تشریف لے گئے۔ انہوں نے سر اٹھائے پھر نیچے کر لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر خاک اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور فرمایا یہ چہرے بگڑ گئے ان میں سے جس جس کو خاک کے وہ ذرے لگے غزوہ بدر میں اس کی موت کفر پر ہی ہوئی۔

گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکت

۲۸۰ - عَن عَبدِاللّٰهِ قَالَ: بَينَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَولَهُ نَاسٌ مِن قُرَيشٍ وَثَمَّ سَلاَ بَعِيرٍ فَقَالُوا مَن يَأخُذُ سَلاَ هٰذَا الجَزُورِ أَوِ البَعِيرِ فَيَقذِفُهُ عَلَى ظَهرِهِ فَجَاءَ عُقبَةُ بنُ أَبِي مُعَيطٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَم يَرفَع رَأسَهُ حَتَّى جَاءَت فَاطِمَةُ فَأَخَذَتهُ مِن ظَهرِهِ

---

(۲۸۰) احمد، المسند ۱/ ۳۹۳، ۴۱۷.

البخاري، الجامع الصحيح ۱/ ۳۴۹، رقم حديث ۲۴۰.

ايضاً، ۱/ ۵۹۴، رقم حديث ۵۲۰.

ايضاً، ۲/ ۱۰۶، رقم حديث ۲۹۳۴.

ايضاً، ۲/ ۲۸۳، ۲۸۴، رقم حديث ۳۱۸۵.

ايضاً، ۷/ ۱۶۵، رقم حديث ۳۸۵۴.

ايضاً، ۷/ ۲۹۳، رقم حديث ۳۹۶۰.

المسلم، الجامع الصحيح ۳/ ۱۴۱۸، رقم حديث ۱۷۹۴.

النسائي، السنن ۲/ ۱۶۱، ۱۶۲، رقم حديث ۳۰۷.

ايضاً، السنن الكبرىٰ ۵/ ۲۰۳، رقم حديث ۸۶۶۸.

وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شَكَّ شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ وَأُلْقُوا فِي الْقَلِيْبِ أَوْقَالَ فِي بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَانَ رَجُلاً بَادِناً فَتُقَطَّعَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ بِهِ الْبِئْرُ. (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے' قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد تھے' قریب ہی اونٹ کی نجاست آلود اوجھڑی پڑی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اوجھڑی کون اٹھا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر پھینکے گا؟ تو عقبہ بن ابی معیط نے وہ اوجھڑی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر پھینکی۔ اس کے بوجھ تلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے سے اٹھ نہیں پا رہے تھے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور وہ اوجھڑی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے اتار دی اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی روز ان کے لئے دعائے ضرر کرتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پروردگار! قریش کا یہ گروہ اب تیرے ذمہ ہے' پروردگار! ابوجہل بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' عقبہ بن ابی معیط' امیہ بن خلف یا ابی بن خلف (راوی کو شک ہے) سے اب تو خود نبٹ لے' یہ تیرے ذمہ ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود ان کی لاشیں بدر کے ایک گڑھے میں پڑی دیکھیں، البتہ ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کا بدن موٹا تھا' وہ تو گڑھے میں گرنے سے قبل ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔

شبیہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۸۲ - عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ تَنْقُزُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَتَقُولُ: بِأَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ

- -

ایضاً، ۲۰۳/۵، رقم حدیث ۸۲۶۹۔

ابو یعلیٰ، المسند ۲۱۱/۹، رقم حدیث ۵۳۱۲۔

البزار، المسند ۱۲۶/۳، ۱۲۸، رقم حدیث ۲۳۹۸، ۲۳۹۹۔

ابن حبّان، الجامع الصحیح ۵۳۰/۱۴، رقم حدیث ۲۳۹۸، ۲۳۹۹۔

البیهقي، السنن ۷/۹، ۸۔

ایضاً، الدلائل ۲۷۸/۲، ۲۷۹، ۲۸۰۔

ایضاً، ۸۲/۳، ۸۳۔

لَيسَ شَبِيهاً بِعَلِيٍّ . (حم)

❀❀ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن کو اچھالتے ہوئے فرما رہی تھیں کہ مجھے اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم! یہ علی کی نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہے۔

اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۸۲ - عَن ابنِ جُرَيجٍ قَالَ: وَلَدَت لَهُ خَدِيجَةُ أَربَعَ نِسوَةٍ، وَعَبدَاللّٰهِ، وَالقَاسِمَ، وَوَلَدَت لَهُ القِبطِيَّةُ اِبرَاهِيمَ وَكَانَت زَينَبُ كُبرَي بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَت فَاطِمَةُ أَصغَرَهُنَّ وَأَحَبَّهُنَّ اِلَيهِ، وَكَانَ تَرَكَهَا عِندَ أُمِّ هَانِيءٍ وَنَكَحَ عَلِيٌّ وَعُثمَانَ فِي الاِسلَامِ وَنَكَحَت زَينَبُ فِي الجَاهِلِيَّةِ . (عب)

❀❀ ابن جریج راوی ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں اور دو بیٹے حضرت عبد اللہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور سب سے چھوٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ لاڈلی تھیں۔

---

(۲۸۱) احمد، المسند ۱۹۹/۳ .

ایضاً، ۳۰۷/۴ .

ایضاً، ۲۸۳/۶ .

البخاري، الجامع الصحيح ۵۶۳/۲، رقم حديث ۳۵۴۲ .

ایضاً، ۹۵/۷، رقم حديث ۳۷۵۰ .

الترمذي، السنن ۶۵۹/۵، رقم حديث ۳۷۷۸،۳۷۷۷ .

النسائي، السنن الكبرىٰ ۴۹،۴۸/۵، رقم حديث ۸۱۶۱ .

ایضاً، ۴۹/۵، رقم حديث ۸۱۶۲ .

الدولابي، الذرّية الطاهرة، ص ۷۰، رقم حديث ۱۰۷ . =

الحاكم، المستدرك ۱۶۸/۳، رقم حديث ۴۷۸۴ .

ابنِ عساكر، تاريخ دمشق ۱۷۶/۱۳ .

ابنِ منظور، مختصر تاريخ دمشق ابنِ عساكر ۱۱۷/۶ .

(۲۸۲) عبدالرزّاق، المصنف ۴۹۴/۷، رقم حديث ۱۴۰۱۱ .

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں چھوڑ رکھا تھا۔ حضرت علی المرتضی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی شادیاں اسلام میں ہوئیں جبکہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح دورِ جاہلیت یعنی قبل از اسلام ہوا تھا۔

وضاحت: مذکورہ روایت سے علمائے اہل سنت کے مؤقف کی تائید ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ مترجم

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رونا اور مسکرانا

۲۸۳- عَن عَائِشَةَ قَالَت أَقبَلَت فَاطِمَةُ تَمشِي كَأَنَّ مِشيَتَهَا مِشيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّم فَقَالَ مَرحَباً بِابنَتِي ثُمَّ أَجلَسَهَا عَن يَمِينِهِ أَو عَن شِمَالِهِ ثُمَّ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيهَا حَدِيثاً فَبَكَت فَقُلتُ لَهَا استَخَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَبكِينَ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيهَا حَدِيثاً فَضَحِكَت فَقُلتُ مَارَأَيتُ كَاليَومِ فَرِحاً أَقرَبُ مِن حُزنٍ فَسَأَلتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَت مَا كُنتُ لَأُفشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلتُهَا فَقَالَت إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ جِبرَئِيلَ عَلَيهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالقُرآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً إِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ العَامَ مَرَّتَينِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَد حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهلِ بَيتِي لُحُوقاً بِي وَنِعمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيتُ لِذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرضَينَ أَن تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ أَو نِسَاءِ المُؤمِنِينَ قَالَت فَضَحِكتُ لِذَلِكَ ۔ (حم)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ کے چلنے کا انداز بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کو خوش آمدید کہا اور دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ ان سے سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ رو پڑیں۔ میں نے انہیں کہا کہ صرف آپ کو ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راز کی بات بتائی ہے پھر بھی آپ رو رہی ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ مسکرادیں۔ میں نے کہا پہلے تو اس طرح میں نے خوشی اور غم اکٹھے نہیں دیکھے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرگوشی کے متعلق سیّدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز افشا نہیں کروں گی۔ وصال نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب میں نے اس سرگوشی کے متعلق پوچھا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

---

(۲۸۳) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھیے۔

وسلم نے سرگوشی میں مجھے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ قرآن سناتے ہیں جبکہ اس برس دو بار سنایا تو لگتا ہے کہ وصال کا وقت قریب ہے اور میرے خاندان میں میرے بعد سب سے پہلے تو مجھے آکر ملے گی' اور یہ بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تشریف لے جانے والے اچھے سلف ہیں' یہ سن کر میں رو پڑی تھی' دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ کیا تو اس امت کی یا مومن عورتوں کی سردار ہونے پر خوش نہیں؟ تو یہ سن کر میں مسکرا دی تھی۔

وضاحت: مذکورہ روایت سے سیّدہ رضی اللہ عنہا کا فطرتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہونا' علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' راز کی حفاظت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بصیرت وغیرہ ایسے ایمان افروز نکات اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ مترجم

اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انجام

۲۸۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ: قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ فِي نَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَبَعَثُوا فَجَاؤُوا مِنْ سَلَاهَا فَطَرَحُوهُ بَيْنَ كَتِفَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ، قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَكَانَ يَسْتَحِثُّ ثَلَاثًا قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَبِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَبِشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَبِالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَبِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَبِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ نَسِيتُ السَّابِعَ . (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ)

❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کے سائے میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ ابوجہل اور قریشیوں نے کہا' مکہ کے اس طرف اونٹ ذبح کئے گئے ہیں جا کر ان کی اوجھڑی لے آؤ۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر پھینک دی۔ ایسے میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اوجھڑی دور ہٹائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ان کے لئے دعائے ضرر فرمائی کہ پروردگار! قریش سے نبٹنا اب تیرے ذمہ ہے' ابوجہل بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ' امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے تو خود نبٹ لے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک میں نے خود ان سب کو بدر کے ایک گڑھے میں پڑا ہوا دیکھا۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ ساتواں شخص مجھے بھول گیا۔

اختتام ۱۵ر دسمبر ۲۰۰۶ء بوقت شب

---

(۲۸۴) البیهقي، الدلائل ۲/ ۲۷۹ .نیز حدیث (۲۸۰) کی تخریج دیکھئے۔

فہرست مصادر و مراجع

☆ الاستيعاب في أسماء الاصحاب لابن عبدالبر، دارلكتاب العربي بيروت .

☆ الاموال، للقاسم بن سلام، تحقيق محمد خليل هراس،الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۶ هج دارالكتب العلمية بيروت .

☆ الأمالي للمحاملي، تحقيق ابراهيم القيسي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۱۲ هج، المكتبة الاسلامية عمان، و دار ابن القيم الدمام .

☆ الايمان، لابن مندة، تحقيق علي الفقيهي، الطبعة الثانية ۱۴۰۶ هج، مؤسسة الرسالة بيروت .

☆ تاريخ مدينة السلام،للخطيب بغدادي،دارالكتاب العربي بيروت .

☆ التاريخ الكبير، للبخاري، دارالكتب العلمية بيروت .

☆ تاريخ مدينة دمشق، لابن عساكر، تحقيق محب الدين ابي سعيد و عمر بن غرامة العمروي، دارالفكر، بيروت، ۱۴۱۵ هج

☆ تذكرة الحفاظ، للذهبي، داراحياء التراث العربي، بيروت .

☆ تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة، لابن عراق، تحقيق عبدالوهاب عبداللطيف، و عبدالله الصديق، الطبعة الثانية ۱۴۰۱ هج ، دارالكتب العلمية بيروت .

☆ تهذيب تاريخ دمشق الكبير، لابن عساكر تهذيب عبدالقادر بدران،الطبعة الثانية ۱۳۹۹ هج، دارالمسيرة بيروت .

☆ الحلية الاولياء و طبقات الاصفياء، لابي نعيم، مكتبة خانجي القاهرة و دارالفكر بيروت .

☆ خصائص اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب، للنسائي، تحقيق ابو اسحاق الحويني، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۷ هج، دارالكتاب العربي، بيروت .

☆ دلائل النبوة، لاسماعيل الاصبهاني، طبعة الرياض .

☆ دلائل النبوة، للبيهقي ، تحقيق عبدالمعطي قلعجي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۵ هج، دارالكتب العلميه بيروت .

☆ دلائل النبوة، لابي نُعيم اصبهاني، عالم الكتب، بيروت .

☆ الذريّة الطاهرة النبويّة، للدولابي، تحقيق سعدالمبارك الحسن، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۷ هج، الدارالسلفيّة الكويت .

☆ الزهد، لهناد بن السري، تحقيق عبدالرحمٰن الفريوائي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۶ هج، دارالخلفاء الكويت .

☆ السنّة، لابن ابي عاصم، تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الباني، الطبعة الثانية ۱۴۰۵ هج، المكتب الاسلامي، بيروت .

☆ السنن، للبيهقي ، دارالمعرفة، بيروت .

☆ السنن، للترمذي ، تحقيق احمد شاكر، دار احياء التراث العربي، بيروت .

☆ السنن، للدارمي، تحقيق فواز احمد زمرلي، و خالد العلمي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۷ هج، دار الكتاب العربي، بيروت .

☆ السنن، لابي داؤد سجستاني، تحقيق محي الدين عبدالحميد، دار احياء السنّة النبويّة، مصر .

☆ السنن، لسعيد بن منصور، تحقيق حبيب الرحمٰن اعظمي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۵ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .

☆ السنن، لابن ماجة القزويني، تحقيق فواز احمد زمرلي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۱۴ هج، الكتاب العربي، بيروت .

☆ ايضاً، تحقيق محمد فواد عبدالباقي، دار احياء الكتب العربية –فيصل عيسىٰ البابي الحلبي .

☆ السنن الكبرىٰ، للنسائي، تحقيق عبدالغفار البنداري و سيد حسند، الطبعة الاولىٰ ۱۴۱۱ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .

☆ السنن الصغير (المجتبىٰ)، للنسائي، دارالكتاب العربي، بيروت .

☆ سير اعلام النبلاء، للذهبي، تحقيق جماعة، مؤسسة الرسالة، بيروت .

☆ شرح السنّة، للبغوي، تحقيق شعيب الأرناؤوط و زهير الشاوش، الطبعة الثانية ۱۴۰۳ هج، المكتب الاسلامي، بيروت .

☆ شرح مشكل الآثار، لابي جعفر الطحاوي، عالم الكتب، بيروت .

☆ شرح معاني الآثار، لابي جعفر الطحاوي، تحقيق محمد زهري النجار، الطبعة الاولىٰ ۱۳۹۹ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .

☆ شُعب الايمان، للبيهقي، تحقيق محمد السعيد زغلول، الطبعة الاولىٰ ۱۴۱۰ هج، داراكتب العلمية، بيروت .

☆ الشمائل النبويّة، للترمذي، تحقيق فواز احمد زمرلي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۱۳ هج، دارالكتاب العربي، بيروت .

☆ الجامع الصحيح، للبخاري، بشرح فتح الباري، ابن حجر عسقلاني، نشر جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية و طبعة دار الريان ، مصر .

☆ ايضاً، الجامع الصحيح، للبخاري، تحقيق محمد زهير بن ناصر الناصر، الطبعة الاولىٰ ۱۴۲۲ هج، دار طوق النجاة .

☆ الجامع الصحيح، للخُزيمة، تحقيق محمد مصطفىٰ الاعظمي، الطبعة الثانية ۱۴۱۲ هج، المكتب الاسلامي، بيروت .

☆ الجامع الصحيح، للمسلم القشيري، تحقيق عبدالباقي، نشر ادارات البحوث العلمية، الرياض، و دارالكتب العلمية، بيروت .

☆ الجامع الصحيح، للمسلم القشيري، تحقيق محمد فواد عبدالباقي، دار احياء التراث العربي، بيروت .

☆ الضعفاء الكبير، للعقيلي، تحقيق عبدالمعطي قلعجي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۴ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .

☆ الطبقات الكبرىٰ، لابن سعد، دار صادر، بيروت .

☆ كتاب العلل، للدارقطني، تحقيق محفوظ السلف٥،الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۵ هج، دار طيبة رياض .

☆ عمل اليوم والليلة، لابن السني، تحقيق سالم السلفي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۸ هج، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت .

☆ عمل اليوم والليلة، للنسائي، تحقيق فاروق حمادة، الطبعة الثانية ۱۴۰۶ هج، مؤسسة الرسالة، بيروت .

☆ كتاب الفتن، لنعيم بن حماد، تحقيق سمير الزهيري، الطبعة الاولىٰ ۱۴۱۲ هج، مكتبة التوحيد، القاهرة .

☆ المسند الفردوس، للديلمي، تحقيق فواز احمد زمرلي و محمد البغدادي، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۷ هج، دارالكتاب العربي، بيروت .

☆ ايضاً، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۶ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .

☆ فضائل الصحابه، لامام احمد، تحقيق وصي الله عباس، الطبعة الاولىٰ ۱۴۰۳ هج، مؤسسة الرسالة بيروت .

☆ قصص الانبياء، لابن كثير، دارالجيل، بيروت .

☆ الكامل، لابن عدي، تحقيق سهيل زكار و يحيٰ غزاوي، الطبعة الثالثة ۱۴۰۹ هج، دارالفكر بيروت .

☆ كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، لعلي متقي هندي، تحقيق الشيخ بكري حياني و الشيخ صفوة السقا، الطبعة الخامسة ۱۴۰۵ هج، مؤسسة الرسالة، بيروت .

☆ اللآلي المصنوعة في الاحاديث الموضوعة، للسيوطي، دارالمعرفة بيروت .

☆ لسان الميزان، لابن حجر، منشورات مؤسسة الاعلمي، بيروت .
☆ مجمع الزوائد، للهيثمي، دارالكتاب العربي، بيروت .
☆ ايضاً، تحقيق محمد عبدالقادراحمد عطا، الطبعة الاولیٰ ۱۴۲۲ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .
☆ المحلي، لابن حزم، دارالكتب العلمية بيروت .
☆ مختصر تاريخ دمشق، لابن منظور، تحقيق جماعة، الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۸ هج، دارالفكر بيروت .
☆ المستدرك على الصحيحين، للحاكم، دارالكتاب العربي، بيروت .
☆ ايضاً، تحقيق مصطفیٰ عبدالقادر عطا، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۱ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .
☆ المسند، لامام احمد، دارالفكر، بيروت .
☆ ايضاً، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، الطبعة الاولیٰ ۱۴۲۹ هج، دارالكتب العلمية، بيروت .
☆ ايضاً، محقق احمد محمد شاكر، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱٦ هج، دارالحديث، القاهرة .
☆ المسند، لاسحاق بن راهوية، تحقيق عبدالغفور البلوشي، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۲ هج، مكتبة الايمان، المدينة المنورة .
☆ المسند، للحُميدي، تحقيق حبيب الرحمٰن الاعظمي، دارالكتب العلمية، بيروت .
☆ المسند الشاميين، للطبراني، تحقيق حمدي السلفي، مؤسسة الرسالة، بيروت .
☆ المسند الشهاب، للقضاعي، تحقيق حمدي السلفي، الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۵ هج، مؤسسة الرسالة، بيروت .
☆ المسند، لابي داؤد الطيالسي، دارالمعرفة، بيروت .
☆ المسند، لابي عوانة، دارالمعرفة، بيروت .
☆ المسند، لابي يعلیٰ، تحقيق حسين اسد، الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۴ هج، دارالمأمون للتراث، دمشق .
☆ المصنّف، لابن ابي شيبة، الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۹ هج، دار التاج بيروت .
☆ المصنّف، لعبدالرزّاق، تحقيق حبيب الرحمٰن الاعظمي، الطبعة الثانية ۱۴۰۳ هج، المكتب الاسلامي، بيروت .
☆ المعجم الصغير، للطبراني، تحقيق عبدالرحمٰن عثمان، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة .
☆ المعجم الكبير، للطبراني، تحقيق حمدي السلفي، مكتبة ابن تيمية، القاهرة .
☆ المعجم الاوسط، للطبراني، تحقيق طارق بن عوذالله بن محمد و عبدالمحسن بن ابراهيم الحسيني، دارالحرمين، القاهرة .
☆ معرفة الصحابة، لابي نُعيم، تحقيق محمد عثمان، الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۸ هج، مكتبة الدار والحرمين، السعودية .
☆ معرفة علوم الحديث، للحاكم، الطبعة الثالثة ۱۹۷۹ هج، دارالآفاق الجديدة، بيروت .
☆ المنتقیٰ، لابن الجارود مع التخريج غوث المكدود لابي اسحاق الحويني، دارالكتاب العربي، بيروت .
☆ الموضوعات، لابن الجوزي، تحقيق عبدالرحمٰن عثمان، دارالفكر، بيروت .
☆ المؤطا، للامام مالك بن انس، تحقيق محمد فواد عبدالباقي، مطبعة البابي الحلبي، مصر .
☆ ميزان الاعتدال في نقد الرجال، للذهبي، تحقيق علي البجاوي، دارالمعرفة، بيروت .
☆ نوادرالاصول في معرفة احاديث الرسول، الحكيم ترمذي، دار صادر، بيروت .

☆ ☆ ☆ ☆ ☆